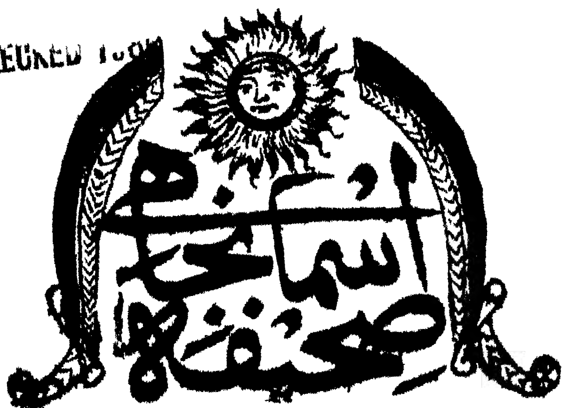


مکمل سوانح عمری نواب محمد مظہرالدینخان رفعت جنگ بشیرالدولہ عمدۃ الملک

اعظم الامرا امیر کبیر سر آسمانجاہ مرحوم و مغفور ـ کے سی ای ای

سابق مدارالمہام ریاست حیدرآباد دکن مع سفرنامہ ملک

یوروپ و کیفیت شرکت جشن جوبلی پنجاہ سالہ قیصرۂ ہند



خاکسار نیاز پیرلشے شجر الحسنے ـ رکن مجلس انتظام پائیگاہ

و مہتمم خزانہ علاقہ نواب صاحب مرحوم و مغفور

در مطبع صاحب دکن مطبوع و مشتہر شد



نواب محمد مظہر الدین خان نصرت جنگ بشیر الدولہ عمدۃ الملک مظفر الممالک آسمان جاہ بہادر کے سی آئی ای

H.H. Nawab Sir Asman





دیباچہ

حمد خدا و نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین قلم اوٹھانا گویا چھوٹا منہہ بڑی بات ہے اوسکی شان مین جب خود اون کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ فرمایا ہو تو ہم کیا اور ہماری ہستی ہی کیا جو اوس بے چون وچرا خالق ہر دوسرا کی حقیقت کو بیان کرسکین اور اون کے

رسول مقبول کی شان مین صرف یہہ مصرع کافی ہے
مصرع۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ اس کے بعد
ہمارا عین فرض ہے کہ اپنے خداوند مجازی پادشاہ
عالم پناہ سکندر شوکت دارا حشمت رستم دوران
ارسطوے زمان سلطان ابن السلطان ظل سبحانی
خلیفتہ الرحمانی علیحضرت قدر قدرت آصف جاہ
مظفر الممالک مظفر الدولہ نظام الملک نظام الدولہ
میر محبوب علیخان بہادر۔ جی۔ سی
ایس۔ آئی۔ وجی۔ سی۔ بی۔ خلد اللہ ملکہ و دولتہ
و ادام اللہ اقبالہ واجلالہ کی عہد معدلت مہد کی چند
بیش بہا نعمتون کا ذکر کرکے خدائے عزوجل
کی رحمت کاملہ کا شکریہ ادا کرین کہ ہم کو
ایسا نیک سیرت رعایا پرور پادشاہ کرامت

فرما جس کی عدل گستری و انصاف پروری
نے نوشیروان عادل کا نام ہمارے لوح دل سے
حرف غلط کی طرح مٹا دیا اور جس کے جود
وسخا بذل وعطا نے حاتم طائی کی سخاوت
کا قصہ بھلا دیا ہر قوم و ملت کے لوگ آزادی
سے بسر کرتے ہین اطمینان اور امن و امان کو
یوماً فیوماً ترقی ہے رعایا کی اصلاح معاش ومعاد
کے واسطے جابجا متعدد ذرائع تعلیم وتربیت
کے مہیا کیئے ہین صحت عامہ و امن عامہ کے لئے
صفائی و پولیس کا انتظام جس حسن وخوبی کے
ساتھہ ہو رہا ہے اگر اوس کا مقابلہ زمانہ سابق
کے ساتھہ کیا جائے تو آسمان و زمین کا فرق
نظر آتا ہے غرض کہ ہمارے بادشاہ ذیجاہ کا عہد

ہر طرح سے ہم رعایائے دکن کے حق مین رحمت و برکت کا زمانہ ہے۔

خدایا برحمت نظر کردہ کہ این سایہ بر ملک گستردہ

اللہ جلشانہ اس پادشاہ عادل کو تا قیام شمس و قمر قایم و برقرار رکھے اور اسکے دوست شاد و دشمن برباد ہون آمین یا رب العالمین۔

سبب تالیف کتاب

مجھکو جو تعلق خانہ زادی اور فدویت کا سرکار نواب سر آسمانجاہ مرحوم و مغفور سے تھا اوس سے اکثر ناظرین واقف ہون گے یہ کوئی جدید تعلق نہین ہے بلکہ پانچ پشت سے مین اور میرے بزرگ اس سرکار کے نمک خوار رہتے آئے

جو شجرہ ذیل سے بخوبی ظاہر ہوگا۔

میرے جدّ اعلیٰ

رائے خوب چند	ملازمت و تقرب نواب تیغ جنگ و شمس الامرا بہادر سے مفتخر و ممتاز تھے

اون کے فرزند

رائے سروپ چند	بعہد نواب فخر الدین خان شمس الامرا امیر کبیر اول اپنے آبائی خدمت سے سرفراز رہے۔

اون کے فرزند

رائے بنسی دہرداس	بزمانہ نواب عمدۃ الملک مرحوم امیر کبیر دوم خاص تقرب کا اعزاز رکھتے تھے

اون کے نواسے

راے تلجا پرشاد جو اس ناچیز کے والد تھے

خاص مورد عنایات عمدۃ الملک

مرحوم و آسمانجاہ مرحوم و مغفور

کے تھے۔

اس آبائی ملازمت کے لحاظ سے گویا مین اور میرا

تمام خاندان ساختہ و پرداختہ اس سرکار کا ہے

جبوقت میرے والد کا انتقال ہوا میری عمر

(۱۶) سال کی تھی اور مین مدرسۂ عالیہ کے

سول سروس کلاس مین تعلیم پاتا تھا میرے

لئے یہہ سخت دشواری کا زمانہ تھا نہ میری

سر پر کوئی بزرگ تھا جو سرپرستی کرتا نہ مجھہ مین

اسقدر تجربہ کہ اس ناگہانی حادثہ کا جو قیامت صغری

کی طرح میرے سر پر ٹوٹ پڑا تہا مقابلہ کر سکتا
لیکن مین اپنے آقائے ولی نعمت مرحوم و مغفور نواب
سر آسمان جاہ کا شکریہ کسیطرح ادا نہین کر سکتا ۔

اگر ہر موی من گردد زبانے ٭ زاو رانم بہر یک داستانے
نیارم گو ہر شکر یش سفتن ٭ سر موے زاحسانیش گفتن

کہ باوجود اکثر لوگون کی سخت مخالفت کے مجھ پر مربیانہ
و پدرانہ شفقت مبذول فرمائے اور جملہ خدمات
متعلقہ سرکار پائیگاہ جو والد مرحوم کے متعلق تہین باوجود
صغر سنی اور کم لیاقتی کے مجہکو سرفراز فرمایا
اور ہر دم و ہر لحظہ مجہی اپنے سلسلہ تعلیم کو
جاری رکہنے کی ہدایت فرمایا کرتے تہے جسکی
وجہ سے مین کچہ عرصہ تک سلسلہ درس و
تدریس جاری رکہ سکا ورنہ زمانہ کی نامساعدت

سے جو صدمۂ عظیم میرے سر پر اس کم سنی کی
حالت مین ڈالا تہا اس سے ہر طرح کی خرابیون
کے پیدا ہونے کا اندیشہ تہا ہوش سنبہالنے
کے بعد جب مین ہر وقت نواب صاحب مرحوم
ومغفور کی خدمت مین حاضر رہنے لگا تو اون مراحم
و الطاف مین اور بھی زیادتی ہوئی اگر اس
بندہ پروری کے حالات پورے پورے لکھے
جاوین تو اور ایک کتاب بنجائے۔ المختصر
نواب صاحب مرحوم ومغفور کے انتقال کے بعد
سے مجھے ہر وقت اس بات کی دہن رہا کرتی تہی
کہ اپنے آقائے ولی نعمت کی ایک مکمل لائف لکہون
لیکن یہہ خیال مین ہمیشہ اپنے دل مین رکہتا تھا
بان پر نہین لاتا تہا کیونکہ مجھی اپنے تجربہ ولیاقت پر

اس قدر بہروسہ نہ تہا کہ اس کار عظیم کو جو ایک
لایق و فایق مصنف کا کام ہے انجام دیسکونگا
کچہہ تو اپنی کم استعدادی اور کچہہ علالت مزاج
کے باعث کئی سال تک یہہ خیال میرے دل ہی
مین رہا بالآخر مین نے ڈرتے ڈرتے اپنے معزز
احباب رائے بالمکند صاحب منصرم ناظم
فوجداری بلدہ و رائے جگت ناراین صاحب
سے ایک روز اس کا ذکر کیا دونون صاحبان
کا مین بہت مشکور ہون کہ اونہون نے مجہے
ہمت دلائی اور ایک زبان ہوکر فرمایا
کہ چاہے کیسے ہی دشواریان پیش آئین
ضرور اس فرض کو ادا کرنا چاہئیے اور نواب
صاحب مرحوم مغفور کی بندہ نوازیون

اور پدرانہ شفقتون کا کچھہ شکریہ اگر ادا ہوسکتا ہے
تو اسی ذریعہ سے۔ یہہ سُنتے ہی مین نے اس
بھاری بوجھہ کو اوٹھانے کا مصمم قصد
کرلیا اور فوراً کام شروع کردیا اور چار پانچ
مہینے کے لگاتار کوشش ومحنت مین جسقدر
حالات نواب صاحب مرحوم و مغفور کے
دریافت ہوسکے فراہم کرکے اپنی ٹوٹی پھوٹی
زبان مین لکھہ کر ناظرین کے سامنے پیش
کردئے۔ جس زمانہ مین مین سوانح عمری
لکھہ رہا تہا مجھے خیال پیدا ہوا کہ نواب صاحب
مرحوم و مغفور نے اپنے سفر ولایت یورپ کا
روزنامچہ اپنے دست مبارک سے مرتب
فرمایا تہا۔ لیکن بعض وجوہ سے اسکے طبع وشائع

ہونے کی نوبت نہین آئی تھی اگر وہ سفرنامہ
بھی اس سوانح عمری کے ساتھہ شائع ہو جاتے
تو اسکی قدر و خوبی دہ چند ہو جائیگی چنانچہ
اس خیال کے پیدا ہوتے ہی مین اپنے معزز
دوست مولوی سید مرتضی صاحب کی خدمت
مین پہونچا جن کے پاس مسودۂ روزنامچہ امانتاً
رکھا ہوا تہا مین مولوی صاحب موصوف
کا کمال ممنون ہون کہ صاحب موصوف نے
میرا خیال سنتے ہی مسودۂ مذکور بطیب خاطر
مجھے عنایت فرمایا جو مین نے حرف بحرف
اس کتاب کے حصۂ دوم مین شائع کر دیا ہے
ناظرین کتاب کو اس سفرنامے سے بھی علاوہ
سیر یورپ کے اور بہت سے حالات

نواب صاحب مرحوم ومغفور کے معلوم ہو سکتے
ہین۔ یہ کتاب دو حصون پر مشتمل ہے حصۂ اول
مین نواب صاحب مرحوم ومغفور کی مکمل
سوانح عمری ہے جو مین نے اپنی بساط کے
موافق معتبر ذرائع سے حالات دریافت
کرکے بے کم وکاست لکھے ہین اور حصۂ
دوم مین نواب صاحب مغفور کا لکھا ہوا سفرنامہ
یورپ ہے۔

شکریہ



مین اپنے کرم فرما و استاد شفیق جناب
مولوی محمد کامل صاحب اوستاد و اتالیق نواب
صاحب قبلہ نواب محمد معین الدین خان

بہادر دام اقبالہ اور اپنے معزز دوست فال
بہادر صاحب کا بھی بدل مشکور ہون کہ جب
مین نے سوانح عمری کا مسودہ اون صاحبون
کی خدمت مین بغرض اصلاح پیش کیا تو اوسپر
نظر ثانی کی تکلیف گوارا فرمائے مین مولوی
سجاد علی صاحب نائب معتمد مجلس انتظامی
پائیگاہ کا بہی شکریہ ادا کئے بغیر نہین رہ سکتا
کہ صاحب موصوف نے کاپی وپروف کی
صحت اور کتاب کی چھپائی مین بڑی قیمتی مدد
دی آخر مین مسٹر دوسابھائی صاحب
پرایویٹ سکرٹری پائیگاہ کا بھی تہ دل سے
شکریہ ادا کرنا مین اپنا فرض سمجھتا ہون
کیونکہ صاحب ممدوح نے اپنے اوپر تکلیف گوارا

فرما کر اس سوانح عمری کے شائع کرنے کی منظوری جنابہ حضرتہ پادشاہزادی بیگم صاحبہ قبلہ کی پیشگاہ سے حاصل کر کے میری محنت و جانفشانی کو ٹھکانے لگایا چنانچہ نقل مراسلہ دفتر پرویٹ سکرٹری جسکے ذریعے سے اجازت طبع کتاب صادر ہوئی ہے درج ذیل ہے۔



نقل مراسلہ دفتر پرویٹ سکرٹری



عالیجناب نواب امیر اکبر سر آسمانجاہ بہادر مرحوم و مغفور

مراسلۂ دفتر پرائیویٹ سکرٹری واقع ۲۲ ہر شہریور ۱۳۱۲ف

نشان
۱۶۳

منجانب دوسابہائی نوشیروانجی پرائیویٹ سکرٹری

خدمت تیجراٹے جیو مہتمم خزانہ متفرقات سرکار پائیگاہ

مقدمہ

ترتیب و طبع کتاب سوانح عمری

سرکار مرحوم و مغفور

آپ جو مسودہ کتاب سوانح عمری نواب صاحب

مرحوم و مغفور واسطے ملاحظہ حضرتہ پادشاہزادی

بیگم صاحبہ قبلہ دام ظلہا کے لائے تھے مین نے

بھی اوس کے طبع کے متعلق عرض کیا تہا

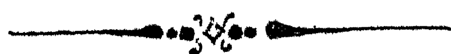
ارشاد ہوا کہ چونکہ مین سفر و حضر مین مرحوم
مغفور کے ہمیشہ ہمراہ رکاب رہا کرتا تھا
اپنے معلومات و واقفیت و ذمہ داری
سے اس کتاب کی صحت و ترمیم مین مدد
دون مین نے جہان تک اس کتاب کو دیکھا
بیشک آپ نے بہت بڑی محنت و جانفشانی
کے ساتھہ اس ذخیرہ کو جمع کیا ہے اور حضرت
ممدوح نے آپ کی اس محنت کو قدر
کی نظر سے ملاحظہ فرما کر اجازت طبع کرانیکی
دی ہے اس کتاب کو مین نے اپنے معلومات
کے لحاظ سے جہان جہان ترمیم و اصلاح
مناسب و ضرور ہی سمجھا درست کردیا ہے
اور بذریعۂ اس تحریر کے آپ کے پاس

بھیجتا ہون آپ اپنی خاص نگرانی مین صحت کے ساتھہ
اسکی چھپائی کا انتطام و بند وبست فرمائی مین بہی آپکی
اس محنت و جانفشانی پر اور نیزا وس دلچسپی پر جو اپنے
اس کام مین لیا ہے بہت خوشی کے ساتھہ مبارکباد دیتا ہون

ف۲ ۔ مین نے آپ سے کہا تہا کہ اور بھی مواد قابل
اندراج یعنے انگریزی تحریرات وغیرہ جو دفتر پرایوٹ
سکرٹری مین موجود ہے اور جسکے اندراج سے کتاب کو
دوبالا رونق ہوگی وہ بھی دیتا ہون حسب بحصول احکامات
حضرت ممدوحہ بست قطعہ اصل کا غذات انگریزی اسکے
ساتھہ مرسل ہین ولایت کے سفر کے محل و موقع پر اونکا
ترجمہ شریک کرنا آپ مناسب سمجہین گے فقط

شرحد ستخط
دوسا بہائی

التماس مصنف



اخیر مین ناظرین سے اس امر کی امید رکھتا ہون کہ اس اہم کام مین جو میری لیاقت و تحریر سے بہت زیادہ اور میری سعی کا پھلا نتیجہ ہے اور جسکو مین نے اپنے استعداد و حوصلہ کے موافق بے ربط و پریشان عبارت مین مرتب کرکے آپ صاحبون کے روبرو پیش کیا ہے اگر کوئی سہو و خطا جس سے مقتضائے بشریت بچنا ممکن نہین نظر آئے تو اوسکو بچشم عفو ملاحظہ فرماوینگے فقط

نیاز پیرائے
تیجرائے



پیدایش و حالات خاندانی



آپکا نام نامی و اسم گرامی محمد مظہر الدینخان بہادر اور خطاب رفعت جنگ بشیر الدولہ عمدۃ الملک اعظم الامرا امیر اکبر سہر آسمان جاہ بہادر تہا۔ آپکا سال تولد ۱۸۳۹ء مطابق ۱۲۵۵ھ ہجری ہے۔ آپ نواب سلطان الدین خان بہادر سبقت جنگ بشیر الملک مرحوم کے چہوٹے صاحبزادے اور نواب جناب محمد فخر الدین خان تیغ

شمس الدولہ شمس الملک شمس الامرا امیر کبیر مرحوم کے بزرگ بوڑھے

اس خاندان کے مورث اعلےٰ حضرت بابا شیخ فرید شکر گنج

رحمۃ اللہ علیہ تھے جو حضرت امیر المومنین شیخ عمر فاروق رضی اللہ

تعالیٰ عنہ خلیفہ دوم کی اولاد سے تھے۔

شاہان مغلیہ کے زمانہ مین یہ خاندان پھیرپور علاقہ خیرآباد ملک اودھ مین آکر

آباد ہوا تہا۔ اور پہر آگرہ کے قریب شکوہ آباد نامی ایک بستی مین چلا گیا تہا

حضرت خلد آشیان اورنگ زیب عالمگیر شاہنشاہ دہلی کے زمانہ مین اس

خاندان مین دیوان شیخ محمد بہاء الدین تعلقہ شکوہ آباد کی صدارت کے

عہدہ پر ممتاز و سرفراز تھے اون کے صاحبزادہ شیخ محمد ابو الخیر خان مقام

شادی آباد منڈو مین جو مالوہ مین واقع ہے سکونت پذیر تھے اور دربار دہلی

سے منصب پاتے تہے۔

جسوقت نظام الملک بہادر صوبہ دار مالوہ ہوے شیخ محمد ابو الخیر خان

سے ملاقات کرکے بہت خوشنود ہوے اونکو اپنی رفاقت مین جگہ دی

اور اپنے مشوروں مین شریک کرنے لگے -

شیخ محمد ابو الخیر خان کے قیمتی مشوروں کی وجہ سے نظام الملک بہادر ان سے بہت گرویدہ ہوے اور روز بروز انکی رفاقت بڑہتی گئی - اور نظام الملک بہادر کے دل مین انکی جگہہ زیادہ ہوتی گئی یہان تک کہ نظام الملک بہادر کی سفارش سے شیخ محمد ابو الخیر خان کو دربار دہلی سے خطاب خانی و بہادری - دو ہزار سوار اور پانچ ہزار پیادونکی سپہ سالاری مرحمت ہوئی -

نظام الملک بہادر نے دکن پہونچکر ابو الخیر خان کو مالوہ کا نائب صوبہ اور منڈو کا فوجدار مقرر کیا اور کچہہ دنون کے بعد چار ہزار سوار اور دو ہزار پیادون کی کمان ان کے سپرد کرنے کے علاوہ نوبت و نقارہ سے سرفرازی بخشی ۱۱۴۵ھ مطابق ۱۷۳۲ء مین جب غفران مآب نظام الملک بہادر نے ابو الخیر خان بہادر کو باجیراو پیشوا کے ایک مرہٹہ سردار کے مقابلہ مین روانہ کیا تو اوسوقت بہادر معز

بکمال شجاعت و مردانگی مقابلہ کرکے نایک مذکور کو ہزیمت فاش
دی۔ اسکے بعد ابو الخیر خان بہادر بنگلانہ کے فوجدار اور خاندیس
کے نائب صوبہ مقرر ہوے ۱۱۶۳ھ مین نواب ناصر جنگ شہید
کے عہد مین آپ خطاب شمشیر بہادر سے ممتاز اور اورنگ آباد
کے نائب صوبہ داری کے منصب پر سرفراز ہوے۔
نواب صلابت جنگ امیر الممالک خلد مکان کے عہد مین آپ
پالکی و ماہی مراتب و خطاب امام جنگ اور دوسرے اعزاز مع
سپہ سالاری پانچہزار پیدل اور چار ہزار سوار سے سرفراز ہوے
۱۷۵۳ء مطابق ۱۶ ربیع الاول ۱۱۶۴ھ مین ابو الخیر خان بہادر کا
انتقال ہوا اور برہان پور مین دفن ہوے۔ آپ کے دو صاحبزادے
تھے ایک ابو البرکات خان بہادر المخاطب بہ امام جنگ محمد بہادر نیز ان
دوم جو باپ کے حیات ہی مین بمقام برہانپور انتقال فرما چکے تھے
اور دوسرے محمد ابو الفتح خان بہادر شمس الملک جو باپ ہی کے

حیات مین منصب اور خطاب خانی اور بہادری سے ممتاز ہو چکے تھے۔

ابوالفتح خان تیغ جنگ بہادر

ابوالخیر خان شمشیر بہادر کے انتقال کے بعد جب نواب نظام علیخان بہادر ۱۱۹۰ھ مین برہان پور تشریف فرما ہوے اوسوقت نواب ابوالفتح خان بہادر کو بلحاظ وفاداری پدر بہادر معز بنظر قدر دانوازی محمد ابوالفتح خان تیغ جنگ بہادر کے خطاب موروثی سے معزز و ممتاز فرمایا۔

ابوالفتح خان تیغ جنگ بہادر نے بہت جلد نواب نظام علیخان بہادر کے مزاج مین رسوخ اور درخور حاصل کر لیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نواب رکن الدولہ وزیر دکن کے قتل کے بعد ان کے منصب مین حضور نظام علیخان بہادر نے بہت کچھ اضافہ فرمایا پانچہزار سوار اور تین ہزار سوار ونکی کمان انکے سپرد ہوئی۔ نشان۔ علم۔ پالکی۔ نالکی۔ نوبت۔ ونقارہ۔ روشن چوکی اور خطاب شمس الدولہ سے معزز و ممتاز ہوے

انکی وفاداری اور جان نثاری ضرب المثل تہی۔ نواب نظام علیخان بہادر کے دل مین انکا اسقدر اعتبار اور اعتماد تہا کہ اُنہون نے اپنی سلطنت کے اکثر اہم امور انہین کے اعتبار و بہروسہ پر چہوڑ دئے تھے اگرچہ نواب نظام علیخان بہادر نے بارہا یہ خواہش ظاہر کی کہ آپ کو منصب جلیلہ وزارت سے سرفراز فرماوین لیکن آپکو ہمیشہ اوس کے قبول کرنیسے انکار رہا۔ اور یہ عذر پیش کرتے رہے کہ مین بجائے ملکی خدمات کے فوجی خدمات کے لئے زیادہ مناسب و موزون ہُون۔ آپکی روش ہمیشہ سپاہیانہ رہی۔ آپ سپاہی دوست نجبا و شرفا پرور تھے۔ حضور نظام علیخان بہادر نے پائیگاہ یا باڈی گارڈ کے دس ہزار فوج اور باقاعدہ کے چار ہزار فوج کی کمان پر آپکو مقرر فرمایا۔ اور اوسکے اخراجات کے لئے ۱۱۹۵ھ م ۱۷۸۱ء مین باون لاکھ روپیہ سالانہ کی جاگیر آپکو عطا ہوئی جو جاگیرات پائیگاہ سے موسوم ہے اور اتبک اسی خاندان مین بغرض نگہداشت فوج پائیگاہ چلے آتی ہے۔

اور خطاب شمس الملک و شمس الامرا سے سرفراز ہوسے - تیغ جنگ
شمس الامرا بہادر کی نشست دیوان خاص مین ہوتی تھی - ان کے
ماتحتین جسقدر افسر اور عہدہ دار تھے اون پر کامل اعتماد اور اعتبار
کیا جاتا تہا - یہ لوگ بہی حضور نظام کے قدمون تک بلا روک ٹوک
جا سکتے تھے - تیغ جنگ شمس الامرا بہادر بڑے قوی ہیکل جوان زبردست
اور بڑی ہمت و بہادری کے آدمی تھے - جو زرہ بکتر وہ در بر کیا کرتے تھے
ابہی تک اس خاندان مین بطور یادگار چلا آتا ہے - انکا انتقال ۱۷۸۶ء
مطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۲۰۰ھ کو حیدرآباد مین ہوا اور حضرت
سید حسن برہنہ شاہ قدس سرہ کی درگاہ مین اپنے خاص مقبرہ مین
دفن ہوسے -

محمد فخر الدین خان بہادر شمس الامرا ثانی امیر کبیر اول

ابو الفتح خان تیغ جنگ بہادر کے انتقال کے وقت اگرچہ اون کے
صاحبزادے محمد فخر الدین خان صغیر سن تھے - تاہم تمام خطابات اور

اعزاز و روتی حضور نظام علیخان بہادر نے آپکو بخش دئے۔ اور ۱۱۹۶ھ
مطابق ۱۲۱۵ھ مین اپنی صاحبزادی بشیر النسا بیگم صاحبہ سے آپکی
شادی کردی۔ اور خاص نوازشات و عنایات شاہی آپ کے
حال پر مبذول فرمایئن یہ اعزاز ایسا عطا ہوا کہ جسکی بدولت
آپ گویا خاندان شاہی سے وابستہ ہو گئے۔
جو جو عنایات و نوازشات غفران مآب نواب نظام علیخان
بہادر نے اپنے دور مین مبذول فرمایئن تہین وہی نواب سکندر جاہ
بہادر مغفرت منزل و نواب ناصر الدولہ بہادر غفران منزل کے
عہد مین بہی جاری رہین۔ بلکہ اور زیادتی عمل مین آئی اور نواب
ناصر الدولہ بہادر کے عہد مین آپ خطاب امیر کبیر سے ممتاز فرمائے
گئے۔ فخر الدین خان امیر کبیر بہادر نہایت ذکی الطبع علم دوست
تہے آپکو علوم حکمت و ریاضی مین بڑا دخل تہا۔ جر ثقیل اور فن عمارت
مین کمال رکہتے تہے آپ کی تصنیفات سے چند کتابین مشہور رہین

جنکے نام یہ ہین۔ شمس الہندسہ۔ ستہ شمسیہ۔ رسالہ کرۃ الارض۔ رسالہ جغرافیہ۔ اور رسالہ کیمیا وغیرہ آپنے کئی ایک سائنٹفک کتابون سے ترجمے بہی زبان انگریزی اور یورپ کے دوسری زبانون سے فارسی اور اردو مین کئے تہے۔

آپ کے محل مین ابتک بہی کیمیاوی تجربات کے آلات موجود ہین جو انگلستان اور یورپ کے دیگر ممالک سے بصرف زرکثیر منگوائے گئے تہے ان آلات کو آپنے نمایش کے طور پر نہین منگوایا تہا بلکہ ہر ایک آلہ کو خود استعمال کرنیکی لیاقت و قابلیت رکہتے تہے آپ کی تعمیر کردہ عمارت موسوم بہ جہان نما۔ اُس زمانہ مین واقعی اسم بامسمیٰ تہی دور دور سے شایقین اُسکو دیکہنے کی غرض سے آتے تھے اور یورپ تک اس مکان کی شہرت تہی اُس زمانہ مین حیدرآباد مین اس کی مثل کوئی ایسی عالیشان بنی ہوئی عمارت نہ تہی۔

آپکو تعمیرات وغیرہ مین اسقدر دخل تہا کہ نواب افضل الدولہ مغفرت مکان نے جو محلات اپنے عہد مین تعمیر کرائے وہ آپ ہی کے زیر اہتمام و نگرانی تیار ہوے جن کے نام افضل محل و مہتاب محل و آفتاب محل وغیرہ رکہے گئے اور جو حیدرآباد مین بے نظیر ہین اور تمام حضوری محلات اور دیوڑہیون مین اس شان کی کوئی عمارت نہین ہے۔ حیدرآباد مین مغربی طرز پر فوج کی آراستگی و قواعد وغیرہ آپ ہی کی ایجاد ہے۔ حیدرآباد مین سڑک کی ابتدا آپ ہی نے کی برابر اپنے دولتخانہ مبارک سے باغ جہان نما تک بگی مین جانے کے لئے سڑک تیار کرائی اسکے قبل حیدرآباد مین کہین سڑک نہ تہی

نواب ناصرالدولہ بہادر غفران منزل کے عہد مین آپ نے چہہ ماہ تک امور وزارت کو بہی حسب خواہش حضور پرنور انجام دیا تہا اور بعد بوجہ کبر سنی و ضعیفی اوس خدمت سے

مستعفی ہوگئے لیکن اہم امور ریاست مین ہمیشہ اپنے قیمتی مشورہ سے
حضرت بندگانعالی کو مدد دیتے رہے ہے تعلیم سے بھی آپ کو اسقدر
دلچسپی تھی کہ حیدرآباد مین آپ ہی نے پہلا مدرسہ اپنی دیوڑہی
مین قایم فرمایا جو ابتک جاری ہے اور جس کا نام بھی آپ ہی کے
نام نامی کے ساتھ منسوب یعنی مدرسہ فخریہ کہلاتا ہے
جس مین فارسی وعربی وریاضی کی تعلیم ہوتی ہے ۔
آپ نے اپنے خاص ملازمین سے چند طالب العلمون کو انگریزی
ڈاکٹرون کے ذریعہ سے فن طبابت انگریزی کی تعلیم دلائی جس سے
وہ لوگ فن مذکور مین لایق و فایق ہوکر حیدرآباد کے مشہور اطبا سے
ہوے انہین مین سے ڈاکٹر محمد اشرف صاحب پدر نواب لقمان الدولہ
بہادر حال اسسٹانٹ سرجن حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
و ڈاکٹر محمد فیض اللہ خان صاحب فضل الحکما رجو نواب عمدۃ الملک
بہادر امیر کبیر و نواب فضل الدولہ بہادر کے بھی معالج رہنے تھے

نواب فخر الدین خان امیر کبیر بہادر کے پانچ فرزند اور دو صاحبزادیان تہین تین صاحبزادے جن کے نام درج ذیل ہین نواب صاحب ممدوح کے حیات ہی مین انتقال فرما چکے تہے

(۱) نواب فریدالدینخان بہادر سنہ ۱۲۱۷ھ مین پیدا ہوے اور سنہ ۱۲۳۱ھ مین بعمر ۱۴ سال عین عنفوان شباب مین فوت ہوے۔

(۲) نواب سلطان الدینخان سبقت جنگ بشیر الملک بہادر جو سنہ ۱۸۱۲ء مطابق سنہ ۱۲۲۹ھ مین پیدا ہوے اور سنہ ۱۸۴۲ء موافق سنہ ۱۲۶۱ھ مین داغ مفارقت ابدی دیگئے آپ کی شادی سنہ ۱۸۴۲ء مین سلطانی بیگم صاحبہ ہمشیرہ نواب ناصرالدولہ بہادر صاحبزادی سکندر جاہ بہادر سے ہوئی آپ نے جسوقت رحلت فرمائے اپکا سن شریف ۳۲ سال کا تہا آپ اسقدر حسین و صاحب جمال تہے کہ جس کا نظیر امرا مین نہ تہا۔ آپ کے دو صاحبزادے تہے ایک نواب محمد وزیر الدین خان محتشم الدولہ دوسرے نواب محمد مظہر الدینخان

بشیر الدولہ بہادر۔

(۳) نواب محمد بدر الدینخان معظم الملک بہادر نے (۱۲۵۹ھ) مین داعی اجل کو لبیک کہا۔ باقی دو صاحبزادہ جو بعد اون کے زندہ رہے اون کے نام یہ ہین۔

(۱) نواب محمد رفیع الدین خان بہادر۔ (۲) نواب محمد رشید الدینخان بہادر

سنہ ۶۳ء مطابق سنہ ۱۲۷۹ھ مین نواب محمد فخر الدینخان بہادر کا انتقال ہوا۔ اور نواب محمد رفیع الدین خان بہادر اون کے جانشین اور خطاب موروثی یعنے شمس الدولہ شمس الامرا امیر کبیر سے سرفراز و ممتاز ہوے

نواب محمد رفیع الدین خان بہادر

نواب محمد رفیع الدین خان بہادر بہی مثل اپنے پدر بزرگوار کے علم دوست شرفا پرور تھے۔ آپ خاندانی لحاظ سے خاص نواسے نواب نظام علیخان بہادر کے تھے اسلئے آپکا خاص طور پر اعزاز برٹش گورنمنٹ اور سرکار نظام مین تہا۔

نواب ناصر الدولہ بہادر و افضل الدولہ بہادر کی خاص توجہہ
آپکے حال پر مبذول تہی - جسوقت سر سالار جنگ مختار الملک
مرحوم اور افضل الدولہ بہادر حضور نظام مین کشیدگی خاطر
پیدا ہوئی اور وہ کشیدگی اس حد تک پہونچی کہ نواب مختار الملک
مرحوم اپنی خدمت سے استعفا پیش کرنے پر مجبور ہوے تو
حضور نظام کا رجحان اس امر پر ہوا کہ نواب صاحب مرحوم
اس عہدۂ جلیلہ کو اپنے ذمہ لین - لیکن چونکہ نواب صاحب
مرحوم اس امر سے پورے واقف تھے کہ سالار جنگ مرحوم
جفاکش و کارگزار وزیر ہین اور سرکار نظام و برٹش گورنمنٹ
کے خیر خواہ ہین آپنے اونکی علحدگی کسیطرح پسند نہین فرمائی
اور درمیان مین پڑکر بمشورۂ رزیڈنٹ صاحب سر سالار جنگ
مرحوم کے استقلال مین بڑی کوشش کی - اور خاص اعلحضرت
بندگانعالی سے اس امر مین بہت کچہہ عرض معروض کرنیکے بعد

سالارجنگ مرحوم سے معذرت نامہ لکھوا کر حضور مین داخل کرایا
جس سے سالارجنگ مرحوم اور نواب افضل الدولہ بہادر
مین ازسر نو صفائی ہوگئی اور حضور پرنور کی خاطر اقدس مین اپنے
وزیر کی جانب سے کوئی ملال باقی نرہا۔ اس کے بعد حضور پرنور نے
عیدالفطر کے دربار مین سالارجنگ مرحوم کی بڑی عزت افزائی
فرمائی اور پانچ پارچہ کا خلعت قیمتی پچاس ہزار روپیہ کا
دربار عام مین عطا فرمایا اوسوقت حیدرآباد کے رزیڈنٹ
سرجارج یول صاحب تھے۔ آپ بڑے مخیر و شرفا پرور تھے اپکی
داد و دہش ایسی پوشیدہ ہوتی تھی کہ جس کو آپ دیتے تھو
دوسرے کو خبر نہین ہوتی تھی۔ آپ نے اپنے زمانہ حکومت
مین نہ کوئی عمارت تعمیر کی اور نہ دوسرے اخراجات کئے
صرف نگہداشت فوج و ملازمین کے سوا اگر آپ کے زمانہ مین
دیکھا جائے تو کچھہ دوسرا خرچ نہین ہے البتہ لکھوکہا روپیہ سالانہ

صرف خیرات و غربا پروری مین صرف ہوتا تہا۔ آپ کے
قوے بالکل نحیف تھے اور غذا بہت ہی قلیل مقدار۔ اوایل
عمر مین آپ بہت قوی اور تنومند تھے لیکن مشہور ہے کہ ایک
وقت آپکو ہیضہ کی شکایت ہوگئی تھی جب سے آپ نے
بالکل کہانے مین احتیاط اختیار فرمایا تہا جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ آپ
بالکل ضعیف القوی ہوگئے تھے آپ پر انگریزی گورنمنٹ کا
اسقدر اعتبار و اعتماد تہا کہ حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
کے صغر سنی کے زمانہ مین بالکل آپ ہی کی تجویز و مشورہ پر
سالار جنگ بہادر کی حکمت عملی منحصر تھی اور آپ بہی ایسے خیرخواہ
دولت آصفیہ تھے کہ سر سالار جنگ بہادر کی ہر عمدہ تجویز و
تحریک کی منظوری و امداد مین کبہی دریغ نہین فرماتے تھے
جب ف۱۲۸۶ مطابق ۱۲۸۶ھ مین نواب افضل الدولہ بہادر آصف جاہ
خامس کا انتقال ہوا۔ اور اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

کی کم سنی کی وجہ سے گورنمنٹ آف انڈیا کو جدید طرز سے انتظام
کی ضرورت محسوس ہوئی اُسوقت نواب وایسرائے بہادر
گورنر جنرل ہندوستان نے بمشورہ کونسل خود نواب صاحب
ممدوح کو نائب حضور و کو ریجینٹ مقرر فرمایا اور سر سالار جنگ
اول کو جو اوسوقت منصب مدارالمہامی پر سرفراز تھے
ہدایت ہوئی کہ آپ کے مشورہ و اتفاق سے امورات
ریاست کو انجام دیں۔ آپ نے اپنی زندگی تک اس
اہم فرض کو اس خوبی و خوش اسلوبی سے انجام دیا کہ گورنمنٹ
آف انڈیا تک خوشنود و ممنون رہی آپ کے
یعنے نواب محمد رفیع الدین خان عمدۃ الملک شمس الامرا امیر کبیر
ثانی کے کوئی اولاد نہ تھی۔ آپ نے اپنے خاص بھتیجوں
(نواب محمد وزیر الدینخان) و (نواب محمد منظہر الدین خان) کو
جو (نواب محمد سلطان الدین خان) کے بیٹے تھے۔ مثل اپنے

فرزندون سے کے پرورش فرمایا اور اون کی تعلیم و تربیت
و پرداخت مین وہی دلچسپی آپکو تھی جو ہر شخص کو اپنے خاص
فرزندون کی پرورش مین ہوتی ہے۔ آپ اپنے برادرزادونکو
صلبی اولاد سے زیادہ چاہتے تھے۔ اور اُن کے ہر ایک
امور کی پرداخت و نگہداشت بمحنت شاقہ و الفت بے اندازہ
فرماتے تھے اور دونون کو اپنی آنکھون کا نور اور لخت دل و جگر
تصور فرماتے تھے اور ہمیشہ اُنکی فلاح و بہبود و تعلیم و تربیت
مین کوشان رہتے تھے کیون نہو یہہ دونون آپ کے عزیز برادر
کی زندہ تصویر تھے ایک قوت و طاقت مین ہمو زن
پدر بزرگوار تو دوسرا شباہت و وجاہت و اخلاق
و ترحم مین لاثانی۔ چونکہ آپ خود مثل اپنے پدر بزرگوار نواب
فخرالدین خان مرحوم کے علم دوست و علوم ریاضی و حکمت
و فلسفی کے پورے عالم و ماہر تھے۔ ناظرین غور فرماسکتے ہین

کہ اپنے نور نظر و لخت جگر کی تعلیم و تربیت کس طرح فرمائی ہوگی
نواب محمد قطب الدین خان بشیر الدولہ سہراب جنگ آسمان جاہ بہادر
کی عمر جسوقت آپکے والد نواب سلطان الدین خان بشیر الملک
کا انتقال ہوا پانچ چھہ سال کی تھی۔ اسوجہ سے آپ کی پرورش
و پرداخت وغیرہ تا سن بلوغ شاہزادی صاحبہ یعنے
نواب بشیر النسا بیگم صاحبہ محل نواب فخر الدین خان مرحوم نے
کی جو خاص آپکی دادی تھین۔ ہر وقت اپنے پاس رکھتی تھین
اور نہایت ناز و نعم سے آپنے پرورش فرمایا اور بعد بلوغ
آپکی تعلیم و تربیت زیر نگرانی آپ کے عم بزرگوار یعنی رفیع الدین خان
نواب عمدۃ الملک بہادر کے ہوئی آپ کی فارسی و عربی و علوم
ریاضیہ کی نہایت عمدہ طرح پر تعلیم ہوئی اور سخت اہتمام تھا
کیونکہ آپ کے عم بزرگوار و جد امجد نہایت علم دوست
اور خود ہر ایک علم مین لایق و عالم تھے آپ کی بسم اللہ

اور ختنہ کی شادی بڑی دہوم دہام اور تزک و احتشام سے
بماہ ربیع الاول ۱۲۶۱ھ ہجری و شادی ختنہ بماہ ربیع الثانی ۱۲۶۵ھ
ہوئی۔

۱۸۶۹ء مطابق ۱۲۸۵ھ ہجری مین جب نواب افضل الدولہ غفران مکان
کا انتقال ہوا اور حسب رائے وصوابدید نواب ویسرائے بہادر
کو یہ بخشی و خدمت نیابت حضور پرنور بندگانعالی پہ نواب
رفیع الدین خان عمدۃ الملک بہادر کا تقرر ہوا۔ تو اوسی انتظام
کے ضمن مین یہہ قرار پایا کہ چار صدر المہام یعنے وزرا کا بھی
تقرر کیا جائے جو ہر ایک صیغہ کو اپنی زیر نگرانی رکھکر ماتحت
وزیر اعظم سرکار عالی امور ریاست کو انجام دین۔
ایک صدر المہام عدالت۔ ایک صدر المہام مال۔
ایک صدر المہام کوتوالی۔ ایک صدر المہام متفرقات
اور اس تقرر سے یہ غرض تہی کہ حیدر آباد کے نوجوان ہونہار

امرا، ریاست کی مہمات سے واقف ہون۔ اور آیندہ
چلکر ملک کے لئے بکار آمد ثابت ہون۔ لیکن نواب
محمد مظہر الدین خان رفعت جنگ بشیر الدولہ سرآسمانجاہ بہادر
کو منجملہ اُن چہار خدمات کے ایک صدر المہامی قبول کرنیکی
تحریک کرنے سے پہلے سالارجنگ مرحوم کو اس امر کا اندیشہ تہا
کہ شاید نواب صاحب معز بوجہ اپنی عظمت و رتبہ کے جو اونکو
خاندانی لحاظ سے حاصل ہے اس خدمت کو قبول کرنے سے
انکار فرما دینگے اور آپ کے عم بزرگوار یعنی نواب رفیع الدین خان
عمدۃ الملک مرحوم بہی شاید اسکو ناپسند فرما دین۔ لیکن حسب توقعت
یہ امر نواب صاحب کے ذہن نشین کیا گیا کہ ایسی سترگ اور
ذمہ داری کی خدمت پر جیسی کہ صدر المہامی عدالت ہے
آپ سے ہی رتبہ و منزلت کا شخص ضرور ہے جس سے
عہدۂ مذکورہ کو رونق و عزت ہو تو آپ اپنے تمام ذاتی

مرتبہ و عظمت کا خیال ترک کرکے اپنے مالک و ملک کی خدمات
بجالانے کے لئے مستعد ہوگئے - لیکن آپ نے نہر سالار جنگ
مختار الملک مرحوم مدار المہام سرکار عالی سے کہدیا کہ
کہ اس خدمت کی تنخواہ جو پانچہزار ماہوار مقرر ہوئی ہے
نہ لونگا - بلا اخذ تنخواہ مین اس خدمت کو انجام دینے کے لئے
تیار ہون چنانچہ حسب رائے نواب مختار الملک مرحوم آپکا تقرر
صدر المہامی عدالت پر بذریعۂ جریدۂ اعلامیہ سرکار عالی
مورخۂ ۲۶ رجب ۱۲۸۶ء جلد اول صفحۂ (۳) مشتہر ہوا -

شادی

آپکی شادی جناب شہزادی صاحبہ قبلہ پرورش النسا بیگم صاحبہ
قبلہ مدظلہا سے بماہ شعبان المعظم ۱۲۸۶ء بڑے تکلف و تزک
و احتشام سے ہوئی آپ منجلی صاحبزادی افضل الدولہ بہادر کی ہین
یہہ شادی اس دہوم دہام و تکلف سے ہوئی کہ بلدۂ حیدرآباد مین

اس قسم کا تکلف و جشن کبھی نہ ہوا ہو گا۔ ادہر سے آپ کے
عم بزرگوار نواب محمد رفیع الدین خان مرحوم نے اپنی دلی آرزو
نکالنے مین کوئی کسر نہ اوٹہا رکھی اور منجانب حضور پر نور بندگانعالی
مختار الملک مدار المہام سرکار عالی کا اہتمام تہا۔ تمام عمایدین امرا
و معززین شہر کو تورے و جوڑے تقسیم ہوے لکوکہا روپیہ طرفین سے
صرف ہوا۔ مختار الملک بہادر مدار المہام سرکار عالی اور
مہاراجہ نرندر بہادر پیشکار و نواب رشید الدینخان وقار الامرا بہادر
و صاحبزادی صاحبہ قبلہ مہر النسا بیگم صاحبہ ہمشیرہ نواب رفیع الدینخان
عمدۃ الملک بہادر کے جانب سے مختلف تاریخون مین بڑے
تزک و احتشام سے منجے داخل ہوے اور صدہا دوشالے
و جوڑے تقسیم ہوے۔ بتاریخ ۱۶ شعبان ۱۲۸۶ھ روز یکشنبہ
نواب محمد رفیع الدینخان عمدۃ الملک بہادر نے مع نواب
وقار الامرا بہادر و نواب محتشم الدولہ و نواب خورشید جاہ

خلوت مین حاضر ہو کر بعد دکشتیان بابت پوشاک
و پان و مصالحہ مع خاصہ و دیگبندی وغیرہ کے حضور پر نور مین
داخل کین۔ دوسرے روز بتاریخ ۱۷ شعبان روز دوشنبہ
صاحبعالیشان رزیڈنٹ صاحب بہادر کی دعوت مع
ایکسو دیگر صاحبان انگریز و افسران بلوارم و سکندرآباد کے
بڑے تکلف سے جدید حویلی مین کی گئی علیٰ ہذا ساچق و مہدی
و شب گشت و بازگشت بھی یہان کے رواج و دستور کے
موافق اس دہوم دہام و تکلف سے آئے اور گئے۔ کہ جسکا
حال قلمبند کرنا یا تو ناول نویسون یا شاعرونکا کام ہے نہ مجھ مین
اتنی لیاقت ہے نہ قابلیت کہ اوسکا فوٹو کہینچ سکون اور میرا
ارادہ اس قسم کی رنگ آمیزی کا ہے حتی الامکان اس امر کا
لحاظ رکھا گیا ہے کہ سچے واقعات کو سلیس عام فہم عبارت مین
ظاہر کیا جائے اور مبالغہ سے کوسون دور رہون۔

آپ ۱۸۷۵ء مین مختار الملک مرحوم مدار المہام سرکار عالی
کے ساتھہ بطور سفیر حضور پر نور کی جانب سے پرنس آف ویلز
کے استقبال کی غرض سے بمبئی تشریف لے گئے۔ پہلے یہ تجویز
تھی کہ خود حضور نظام بغرض استقبال بمبئی تشریف لیجاوین
مگر اطباء کی یہ رائے ہوئی کہ حضور نظام کا بمبئی تشریف لیجانا
مضر صحت ہوگا۔ لہذا نیابتاً مختار الملک مرحوم مع چیدہ جماعت
امرا کے جسمین نواب صاحب موصوف اور اون کے
برادر محترم نواب محتشم الدولہ بہی شریک تھے تشریف فرما ہوے
اور حضور پرنس آف ویلز سے بڑی تپاک سے ملاقات ہوئی۔
ماہ جنوری ۱۸۷۶ء مین جسوقت نواب مختار الملک مرحوم
کلکتہ بغرض شرکت جلسہ اسٹار آف انڈیا تشریف فرما ہوے
اور بعد مین جب مختار الملک مرحوم کو سفر دور و دراز یورپ
درپیش ہوا تو ہر دو مواقع پر نواب صاحب معز شرکت

نواب مکرم الدولہ بہادر مع اپنی سابقہ خدمت یعنی صدرالمہامی عدالت
کے خدمت مدار المہامی کو بھی بمنصرمانہ انجام دیتے رہے
آپ سینیر ممبر و نواب مکرم الدولہ بہادر جونیر ممبر قرار دیئے گئے
تھے آپنے جس لیاقت و قابلیت سے مختار الملک مرحوم کے
زمانہ دراز کی غیر حاضری مین امورات ریاست و فرایض
عہدہ جلیلہ مدار المہامی کو انجام دیا اس سے ظاہر ہے کہ خود
گورنمنٹ آف انڈیا نے اسکا اعتراف سرکاری طور پر کیا
اور آپ کا شکریہ ادا کیا۔
اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ جسوقت دربار قیصری
کی شرکت کی غرض سے دہلی تشریف فرما ہوے تو اوسوقت
آپ مع برادر محترم نواب محتشم الدولہ بہادر نیابتاً اپنے
عم بزرگوار نواب رفیع الدینخان مرحوم کی جانب سے
(جو علیل تھے اور اس سفر کی صعوبت برداشت نفرما سکتے تھے

ہمراہی حضرت بندگانعالی مین تشریف فرما ہوسے۔ اور شریک
دربار قیصریہ ہوسے اور وہین آپکو سرکار انگریزی سے تمغہ
(کمی موریشس میڈل) ملا۔ جبوقت نواب مختار الملک بہادر
مدار المہام سرکار عالی اضلاع مرہٹواڑی و اورنگ آباد وغیرہ
کے دورہ پر تشریف فرما ہوسے تو آپ بحیثیت صدر المہام عدالت
مدار المہام بہادر کے ہمراہ دورہ پر تھے اور انتظام و اصلاح عدالت
مین مختار الملک مرحوم کو اپنے مشورہ اور رائے سے امداد
دیتے تہے جسکا اعتراف خود مختار الملک مرحوم نے بعد واپسی دورہ
فرمایا اور اپنی کمال خوشنودی نواب صاحب معزز کے قیمتی مشورون
و مدد کی نسبت ظاہر کی - بحیثیت صدر المہام عدالت ہمیشہ آپکو
مشہور مدبر ہندوستان سرسالار جنگ مرحوم کے ساتہہ
کام کرنیکا موقع ملا۔ اور ہمیشہ آپ نے مستعدی و جفاکشی سے
امور ریاست کو انجام دیا۔ بزمانہ صدر المہامی آپ ہمیشہ

سوائے ایام تعطیلات گیارہ بجے بغرض انجام دہی امور متعلقہ اپنے دیوڑھی خاص سے دفتر متعلقہ کو جو قریب محل سالارجنگ واقع تھا تشریف لیجاتے تھے اور بعد فراغ کار مفوضہ پانچ بجے مراجعت فرمائے دولت خانہ ہوتے تھے۔ جب آپ باوقات مقررہ دفتر متعلقہ مین معاملات عدالت ملاحظہ فرماتے رہتے تھے تو اکثر موقع پر خود مدار المہام بہادر تشریف فرما ہوتے اور ضروری اور اہم امور کو بعد مشورہ بالمشافہہ طے فرمایا کرتے تھے۔ اکثر مواقع پر مختار الملک مرحوم کی غیر حاضری مین آپ نے خدمت مدار المہامی کو بہی منصرمانہ انجام دیا ہے آپ نے بزمانہ صدر المہامی خود جملہ عدالتہامی سرکار عالی کی اصلاح کے لئے نئے قوانین گشتیات نافذ فرمائین جن سے عدالت کو قوت و وقعت ہوئی ورنہ اسکے پیشتر عدالتون کے احکام کی کچھہ وقعت نہ تھی آپکی صدر المہامی کے زمانہ مین اور اوس کے بعد عدالتہائی کا سررشتہ الیسے

کو وہ عظمت و قدرت حاصل ہوئی جو حیدرآباد کی تواریخ مین ہمیشہ یادگار رہے گی۔ بزمانہ صدر المہامی آپ کے معتمد و مشیر پہلے مولوی مودودی صاحب بعد مولوی مشتاق حسین صاحب تھے جو انتصار جنگ وقار الدولہ وقار الملک بہادر کے خطاب سے ممتاز و سرفراز ہوے۔ اور بزمانہ مدار المہامی نواب لایق علیخان بہادر صوبہ داری سمت شرقی و بزمانۂ مدار المہامی نواب صاحب معز عہدۂ جلیلۂ معتمد مالگذاری و فینانس سے مفتخر و ممتاز تھے اور اکثر امور ریاست و پولیٹیکل معاملات مین مشیر رہے صدر المہامی کے زمانہ مین علاوہ مولوی مودودی صاحب و مولوی مشتاق حسین صاحب المخاطب بہ انتصار جنگ وقار الملک کے نواب صاحب کا اعتبار و اعتماد مولوی حسین عطاء اللہ صاحب پر بھی بہت تہا جو خدمت مددگاری معتمدی پر سرفراز تھے یہہ صاحب نہایت لایق و جفاکش و دیانت دار عہدہ دار ہین۔ اور نہایت تشرع

ومتقی ہین اور بزمانہ مدار المہامی نواب صاحب ممدوح آپ نے
مختلف خدمات مثل مددگاری ہوم سکرٹری و مددگاری فینانس
کو نہایت دیانت و لیاقت سے انجام دیا۔ اور بالآخر جب
نواب سر آسمانجاہ بہادر عہدۂ مدار المہامی سے مستعفی ہوئے
اسکے ساتھہ ہی مولوی صاحب موصوف بھی اپنی خدمت سے
معقول پنشن پر علیحدہ ہوگئے تو نواب صاحب نے بلحاظ دیانت
و وفاداری و کارگذاری مولوی صاحب موصوف کو اپنی
پائیگاہ خاص مین خدمت میر مجلسی پر طلب فرمایا جہان ابتک
آپ کارگذار ہین اور تمام پائیگاہ کو اپنے حسن اخلاق و کارگزاری کا
ممنون و مشکور کر رکھا ہے۔ نواب صاحب قبلہ کی تعلیم عربی و فارسی
وغیرہ تو خورد سالی ہی مین ہوچکی تھی اور جب آپ کو صدر المہامی کے
انجام دہی کرنی پڑی اور اس خدمت کے لحاظ سے اکثر عہدہ داران
انگریزی و رزیڈنٹ صاحب وغیرہ سے ملنے کے مواقع پیش آئے

تو آپ نے اکتساب زبان انگریزی کی جانب بہی توجہ فرمائی اور تہوڑے عرصہ مین ضرورت کے موافق انگریزی بہی آپنے حاصل فرمالی تہی اور بلا تامل زبان انگریزی مین گفتگو فرما سکتے تھے اور بقدر ضرورت لکہہ بہی سکتے تھے۔ بوقت تشریف فرمائی سفر یورپ و بزمانہ مدار المہامی خود آپ اچھی طرح سے زبان انگریزی کے ماہر ہوگئے تھے۔

۱۸۷۶ء مطابق ۲۰ ربیع الاول ۱۲۹۴ھ مین جب آپ کے عم بزرگوار نواب محمد رفیع الدین خان بہادر کا انتقال ہوا تو آپ حسب وصیت مرحوم مغفور و حسب ہبہ نامہ مورخہ ۱۱ ذیحجہ ۱۲۸۸ھ جس کی نقل ذیل مین درج ہے۔

نقل وصیت نامہ

مہر
شمس الامرا

حمد و ثنا اوس قادر ذو الجلال ہی کو سزاوار ہے کہ جس نے

ابدیت کو اپنی ذات سے اختصاص دیا اور عالم کو عدم کا
محکوم کیا اور قوی وضعیف کے لئے موت کو مقدر کیا اور
اعلیٰ وادنےٰ کے لئے یکساں لحد کو آخری قیام گاہ ٹھہرایا
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَاٰلِہٖ الْمُکَرَّمِیْنَ وَاَصْحَابِہٖ
امابعد۔ بفحوائے آیۂ وافی ہدایۂ کلام ملک العلام
کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ وَکُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ۔
ہر شے ہلاک ہونے والی اور ہر ذی حیات معدوم ہونیوالی ہے
اور بمصداق اِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ
اس حیات بے اعتبار کے محدود زمانہ میں تعجیل وتاخیر تقلیل
وتکثیر غیر ممکن ہے لہذا میں نے بخیال آئندہ جیسا مناسب سمجھا
اپنی جائداد موجودہ ومقبوضہ کو حسب قرارداد ہبہ نامہ
جداگانہ اپنے اقربا پر تقسیم کر دیا ہے۔ اور دوسرے

عطیات مثل جاگیر و مناصب وغیرہ کے جو کہ بلحاظ مراتب
داستحقاق ہین اگرچہ کہ عطائے سلطانی ہین مگر چونکہ اس سرکار
ابدقرار کا ہموارہ یہی دستور رہا ہے کہ متوفی کے
فوت ہونے کے بعد اُس کے عزیز اقربا پر وہ بحال و برقرار
کئے جاتے ہین اسلئے مین نے بحالت صحت ذات وثبات عقل
سرکاری جاگیرون اور منصبون وغیرہ کا بطور مناسب
حصہ اور انتظام کر دیا ہے اور مختار الملک بہادر اور
محتشم الدولہ بہادر اور بشیر الدولہ بہادر کو اپنا وصی قرار دیا ہے
کہ میرے فوت ہوجانے کے بعد ہر ایک چیز جیسا کہ مین نے
ذیل مین لکھدیا ہے میرے اقربا پر قایم رکھی جانے گی اور
اور تصدیق کے لئے جتنے ابواب ضروری تھے مین نے
اون سب کو مکمل کر دیا ہے۔ اور مجھے قوی امید ہے کہ مین نے
جس طور سے تقسیم و انتظام کیا ہے حضرت بندگانعالی بھی اوسے

منظور فرما کر براحم خسروانہ اوسے بحال و برقرار رکہین گے
بنابران یہہ چند کلمہ بطور وصیت نامہ کے لکہدیئے گئے اور
یہ کہ بعد میرے فوت ہو جانے کے اس سرکاری انتظام
کی بابت کوئی شخص اعتراض یا اختلاف کرنے کا
مجاز نہو گا۔

(۱) میری دستخطی فرد جداگانہ کے مطابق پائیگاہ کی
تقسیم۔

(۲) منصب اور حکومت پائیگاہ محتشم الدولہ کو
نامزد کرتا ہون۔

(۳) کورجنٹی یا شریک مدار المہامی کے متعلق مجہے چندان
خیال کرنے کی ضرورت نہتہی مگر چونکہ صدر المہامی کی خدمت
بشیر الدولہ بہادر کو دی گئی تو سرکار اس امر سے بخوبی آگاہ تہی
کہ حسب دستور قدیم سرکار مجہپر یہ بات لازمی نہتہی کہ مین

مشار الیہ کے لئے اوس عہدہ کو قبول کرتا مگر قطع نظر اوس قدیم دستور کے اور بغیر کسی عذر کے مین نے اوس عہدہ کو مشار الیہ کیلئے قبول کر لیا۔ میرا مقصد اوس سے یہہ ہی تہا کہ آیندہ چلکر بہادر موصوف کورینجنسی کی خدمت کے لایق ہو جاوین اسلئے میری دلی آرزو یہی ہے کہ بشیر الدولہ بہادر (کوریجنٹ) مقرر کئے جائین۔

نقل ہبہ نامہ

اوسی خالق رحیم و کریم ہی کی ذات سزاوار حمد و سپاس ہے کہ جو اپنی مخلوق کو بے منت روزی عطا فرماتا ہے۔ وہی اسباب تکوین عالم کو جاری رکہکر اس کے دوام اور قیام کا باعث ہے رب الارباب مسبب الاسباب ہے۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الْاَطْہَارِ وَاَصْحَابِہِ الْاَخْیَارِ کہ ہادیان صراط مستقیم ہین۔ من بعد حسب الارشاد فیض بنیاد کہ باہمی اختلاط و ارتباط اور موالفت و موانست زیادہ ہونے اور فیما بین جود و سخا سے

تمتع حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کو تحف و ہدایا دئے
چنانچہ اسی نظر سے اتحاف و اہدا کی رسم درمیان اہالیان
معاشرت کے دوا تا مطبوع و مرغوب رہی ہے اور قبول
ہدایا مستحبات دینی سے ہے۔ بنابران بحالت صحت ذات
و ثبات عقل اور جمعیت حواس ذریعہ ہذا مین سے اپنی جائداد
منقولہ و غیر منقولہ کو کہ جس پر مین بلا استحقاق احدے
قابض و متصرف ہون بعوض ایک انگشتری الماس
اور ایک انگشتری زمرد جو کہ سایر اعتراضات نقص سے
بری ہین محتشم الدولہ بہادر و بشیر الدولہ بہادر کو ہبہ
بالعوض کر دیا اور جائداد مذکورہ بغیر کسی نقص کے اون کے
قبضے مین دیدی اور انگشتری ہائے مذکورہ اپنے قبضے
و تصرف مین لے لین۔ لہذا یہہ چند کلمہ بطور ہبہ نامہ کے
لکہہ دئے گئے کہ عند الحاجت سند ہو اور کام آوے

اشیا کی فہرست جوکہ نواب محتشم الدولہ بہادر اور بشیر الدولہ بہادر کو دی گئی ہین میری دستخط کے بعد منسلک ہذا ہین - المحررہ ۱۱ ذیحجۃ الحرام ۱۲۸۸ھ

انتظام تقسیم تعلقات پائیگاہ خاص حسب الحکم نواب شمس الامرا بہادر مرحوم من ابتدائے ۱۲۸۱ف مطابق ۵ ذیحجہ ۱۲۸۸ھ ہجری مطابق ۱۵ فبروری ۱۸۷۲ عیسوی جوکہ متوفی کے وصیت نامہ کے ساتھہ شامل ہے اور جسکے روسے ہز اکسلنسی مدار المہام سرکار عالی وصی مقرر ہوئے -

اسمائی تعلقات وغیرہ

تعلقات جوکہ ذات سے متعلق رہی ہین

پرگنہ بیلگرپ

[illegible]
۱۰ / ۶

تعلقہ والنڈی — [illegible] ۱۵ر ۳ر

تعلقہ کولور — [illegible] ۱۳ر ۶ر

عطیات دوامی جاگیرداروں کو

موضع بامل کہیڑا تحت غلام محی الدین خان — [illegible] ۱۴ر ۶ر

موضع مدہرگہی بنام وقار جنگ — [illegible] ۹ر ۶ر

موضع سرسی بنام سیلگری پنڈت — [illegible] ۱۵ر

موضع ماسانی گوڑہ بنام کشن پرشاد — [illegible] ۱ر

موضع گیور بنام محمد شکور — [illegible]

موضع ہکیا وغیرہ بنام غلام محی الدین — [illegible] ۸ر

موضع نادرگاؤ بنام نرسنگراؤ — [illegible] ۴ر

موضع کوکٹا بنام — [illegible] ۳ر

موضع ہلوراہ بنام سید غلام محی الدین — [illegible]

تعداد آمدنی دیول شوراپور — [illegible] ۱ر

آپ اور آپکے برادر بزرگ نواب محتشم الدولہ بہادر
آپ کے عم بزرگوار کے جانشین ہوے اور تمام جائداد
و جاگیرات و فوج حسب خواہش مرحوم مغفور بالمناصفہ
دونون بہائیون مین تقسیم ہوئی — اور مختار الملک مدارالمہام
وقت نے بھی آپکو اور نواب محتشم الدولہ بہادر کو
اپنے عم بزرگوار کا جانشین تسلیم کیا۔ لیکن اسکے بعد بزمانہ
کورنمنٹی نواب محمد رشید الدین خان بہادر چند واقعات
اور نزاعات ایسے پیش آئے کہ جسکی تفصیل اگر لکھی جائے
تو باعث طوالت کتاب ہوگی۔
افترا پردازی اور سازش کیوجہ سے آپکے عم بزرگوار
کا ایک خاص پروردہ ملازم محمد شکور نامی بیوفائی کرکے
آپکی ملازمت سے علحدہ ہوکر نواب محمد رشید الدین خان
مرحوم کے پاس چلا گیا اور چند جائیداد دین و جاگیرات وغیرہ

جو اوسکی تحویل مین تہین اون کے قبضہ مین کرا دین جسکی نسبت
بہت سی باضابطہ کارروائی منجانب بہادران ممدوح عمل مین
آئی جس مین بالآخر گورنمنٹ آف انڈیا کو مداخلت کرنیکی
ضرورت واقع ہوئی اوربعد بہت تحقیقات و دریافت کے
اسکی نسبت گورنمنٹ آف انڈیا سے باتفاق نواب مختارالملک
مرحوم تصفیہ کیا گیا جو باضابطہ فیصلہ کے ذریعہ سے نافذ ہوا
چونکہ اسکے تفصیلی واقعات سے بحث کرنا غیرضروری اورسوانح عمری
نواب صاحب معزسے غیرمتعلق ہے لہذا صرف اسقدر لکھنا
کافی ہے کہ ان تمام مشکلات اور نازک زمانہ مین جو آپکے لئے
ایک آزمائش کا وقت تہا آپ نے نہایت تحمل و متانت کو
کام فرمایا۔ اور ہرطرح سے ضابطہ وقاعدہ کے پابند
رہے۔ اور اپنے آقائے ولی نعمت حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
کی کم سنی کا لحاظ فرما کر اپنے ذاتی اغراض کا کچہہ بہی خیال

نہین فرمایا۔ بلکہ ہمیشہ جیسا کہ آپ کا قاعدہ تہا اپنے مالک کے خیرخواہی و جان نثاری مین ثابت قدم رہے۔ ابہی ان نزاعات کا تصفیہ کامل طورسے گورنمنٹ آف انڈیا سے نہین ہوا تہا کہ آپکو ایک دوسرا بڑا بہاری صدمہ ہوا یعنے عم بزرگوار کے انتقال سے چہار سال بعد ۱۲۹۸ھ ہجری مین آپ کے برادر بزرگ نواب محتشم الدولہ بہادر کا انتقال ہوا جس سے نواب صاحب معز کو انتہا درجہ کا رنج اور قلق ہوا نواب صاحب مرحوم کو آپ اپنا بزرگ و مربی خیال فرماتے تھے اور عم بزرگوار کے انتقال کے وقت سے آپ ہمیشہ اپنے برادر بزرگ نواب محتشم الدولہ کے ارشاد و ہدایات کے مطابق کاربند رہتے تھے دونون بہائیون مین انتہا درجہ کا اتفاق اور محبت تھی۔ مشہور ہے کہ جسوقت نواب محتشم الدولہ بہادر سخت علیل ہوے توآپ نے تمام اطبار کو جمع کرکے

یہہ ارشاد فرمایا کہ بالاتفاق بہائی کی صحت کے لئے کوشش
کرین اگر بفضل ایزد ذوالجلال بہائی صاحب تندرست ہوجائینگے
تو اون کے ہموزن طلا و زر نقد آپ لوگون کو بخشون گا لیکن
حکم قضا و قدر کے آگے سب مجبور ہین سے روزیکہ قضا باشد
آن روز قضا نیست ۔ روزیکہ قضا نیست در مرگ روا نیست
الحاصل بتاریخ ۲۳ ماہ ربیع الاول ۱۲۹۸ہجری نواب محتشم الدولہ
بہادر بعمر ۔۔۔ سال بعارضۂ بخار و فالج راہی فردوس برین
ہوے ۔ اور خاندانی مقبرہ واقع درگاہ حضرت برہنہ شاہ
صاحب قبلہ قدس سرہ مین دفن ہوے ۔ اس دوہرے
صدمہ سے بہی جو آپ کو اس چار سال مین واقع ہوا یعنی عم بزرگوار
و برادر محتشم کے انتقال پُر ملال سے آپ نے اپنے معمولی
استقلال و صبر و تحمل کو ہاتہہ سے نہین چہوڑا شب و روز
اپنے آقائے ولی نعمت حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

کی خیر خواہی و جان نثاری مین مشغول رہتے اور خالق باری
سے حضرت اقدس و اعلےٰ کی تخت نشینی و حکمرانی کی دعا
فرمایا کرتے اور اکثر آپکا یہہ مقولہ تہا کہ اگر حضرت کی نظر
پرورش میرے حال پر رہے کافی ہے - بمصداق اس کے

عدو اپنا اگر سارا زمانہ ہو تو کیا غم ہے
فقط محبوب کی اپنے حمایت مجھکو کافی ہے

اگرچہ بلحاظ حقیقی بہائی ہونے کے نواب محتشم الدولہ
مرحوم کی کل جائداد و جاگیرات وغیرہ کے آپ تنہا
وارث شرعی تھے لیکن یہان بہی کارروائی نواب محمد
رشید الدین خان بہادر کی جانب سے آغاز ہوئی جو
اوسوقت کو ریجنٹ تھے اور برٹش گورنمنٹ کو پولیٹکل
مصالح کے لحاظ سے بہادر ممدوح کی دلجوئی منظور رہتی مختار الملک
مرحوم بہی اعلیحضرت بندگانعالی کی کمسنی اور بلحاظ ضرورت وقت

و دیگر پولیٹکل اغراض سے ہر طرح پر نواب محمد رشید الدینخان بہادر کے مطالبات و دعاوی کی تائید کے لئے مجبور رہتے تھے اس عرصہ مین نواب محمد رشید الدین خان بہادر کا انتقال ہو گیا اور نواب مختار الملک مرحوم نے باتفاق رائے صاحب رزیڈنٹ و گورنر جنرل بہادر ہند یہہ تصفیہ فرمایا کہ نواب محتشم الدولہ بہادر کی ذاتی جاگیرات تو وراثتاً نواب بشیر الدولہ بہادر کو ملین لیکن پائیگاہ چونکہ عطیۂ سلطانی ہے لہذا اوسکے تین حصہ ہو کر ایک نواب بشیر الدولہ بہادر کے قبضہ مین رہے اور ایک ایک حصہ نواب خورشید جاہ بہادر و نواب وقار الامرا بہادر فرزندان نواب محمد رشید الدینخان مرحوم کو ملے۔ اور خطاب شمس الامرائی وغیرہ نواب خورشید جاہ بہادر کو دیا جائے کیونکہ وہ اون کے والد کو مل چکا ہے۔ لیکن اس سے یہہ خیال نکیا جائے کہ نواب بشیر الدولہ بہادر

کا رتبہ اوسنے کسی طرح کمتر خیال کیا گیا ہے۔ بلکہ اسی پایہ کا
کوئی خطاب ان کے لئیے بھی تجویز ہو گا۔ اگرچہ نواب
مختار الملک مرحوم نے باتفاق نواب ویسرائے بہادر
ہند اس قسم کا فیصلہ صادر فرمایا لیکن نواب ویسرائے
بہادر نے اوس مین یہہ الفاظ اور زاید فرما دئے کہ
اگرچہ بلحاظ کمسنی حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
مین نے باتفاق نواب مختار الملک مرحوم مدار المہام
یہہ تصفیہ کیا ہے لیکن اعلیحضرت کو بعد تخت نشینی خود بہر وقت
یہہ اختیار رہیگا کہ اسکو تغیر و تبدل یا منسوخ فرماوین
اگرچہ اس فیصلہ سے نواب بشیر الدولہ بہادر
راضی نہ تہے اور اون کے واجبی حقوق نا انصافی سے
نظر انداز کئے گئے تہے۔ بااین ہمہ نواب صاحب معز
نہایت مستقل مزاجی سے صرف اعلیحضرت کی تخت نشینی

وحکمرانی کی تمنامین اپنے ذاتی اغراض سے فوت ہوجانیکی
کچھہ پروا نہ کرکے ہمیشہ بدل و جان اپنے مالک کی خیرخواہی
وجان نثاری مین مصروف وکوشان رہے۔

سفر نیلگری و مدراس وغیرہ

آپ سنہ ۱۲۹۹ ہجری بغرض تبدیل آب وہوا مع مصاحبین وملازمین
کوہ نیلگری پر تشریف فرما ہوے جہان گورنر صاحب مدراس
سے ملاقات ہوئی۔ گورنر صاحب ممدوح بھی بغرض ملاقات
بازدید آپ کے قیام گاہ پر تشریف لائے۔ واپسی کیوقت
مدراس مین آپ نواب صاحب آرکاٹ کے مہمان رہے
اوربعدمین آپ بمبئی و احمدآباد واجمیر شریف بغرض زیارت
حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے گئے
اوردہلی ولاہور وغیرہ ملاحظہ فرماتے ہوے آپ کا قصد اپنے
مورث اعلےٰ حضرت باباشیخ فرید شکرگنج رحمۃ اللہ علیہ کی

زیارت کا تہا لیکن اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی کی طلب پر آپ لاہور سے واپس ہوگئے۔ اور پاک پٹن شریف جانے کا قصد ملتوی فرمادیا۔

اصلاح فوج و انتظام ملک پائیگاہ

بعد انتقال عم بزرگوار نواب محمد رفیع الدینخان بہادر جسوقت آپ نے جاگیرات و ملک پائیگاہ کا انتظام جو آپ کے حصہ مین آیا تہا اپنے ہاتہہ مین لیا تو بلحاظ اس وسیع تجربہ کے جو آپکو انجام دہی خدمت صدر المہامی سے امورات ریاست مین حاصل ہوا تہا آپ نے خاص ملک پائیگاہ مین بہی اصلاح کا قصد فرمایا۔

اس کے قبل بزمانہ نواب محمد فخر الدین خان شمس الامرا امیر کبیر اول و نواب محمد رفیع الدین خان بہادر عمدۃ الملک جملہ تعلقات پائیگاہ تعلقدار ون کو بہ تقرر دوامی سپرد تہے جسقدر رقم

تعلقات کی وصول ہوتی تہی اوسکے لحاظ سے فی روپیہ دو آنہ تعلقدار
خود لے لیا کرتے تھے اور اسی دو آنی مین عملون اور نائبون کا
تقرر اپنے اقتدار اور اپنے حسب مرضی کیا کرتے تھے
سرکار کو صرف محاصل سے کام رہتا تہا اندرونی انتظام
ملک پر تعلقدار پورے حاوی ہوتے تہے نہ باضابطہ
عدالتین ضلع مین قایم تہین نہ بلدہ مین کوئی صدر محکمہ سوائے
دارالانشاء کے موجود تہا۔ آپ نے اس انتظام کو بالکل
توڑ دیا اور کل ملک پائیگاہ کو دو ضلعون مین منقسم فرماکر
ہر ایک ضلع کے لئے ایک ایک تعلقدار مقرر فرمایا
اور تقرر دو آنے موقوف فرماکر سات سو روپیہ
ماہوار تعلقدارون کی مقرر فرمائی۔ علیٰ ہذا عملون وغیرہ کا
تقرر بہی سرکاری طور پر ہوا۔ ہر ایک ضلع مین تین تین تعلقے
اور ہر ایک تعلقہ پر ایک ایک تحصیلدار مقرر کیا گیا

اور سابق مین جو نیابت وغیرہ کے عہدے تھے تخفیف ہوے
اور تحصیلدارون اور تعلقدارون کو اختیارات باضابطۂ
دیوانی و فوجداری عطا ہوے۔ اور تعلقدارون و تحصیلدارون
کے منفصلہ مقدمات کے اپیل اور دیگر مقدمات کی نگرانی
کے لئے بلدہ مین دو اعلے محکمون کا تقرر کیا گیا ایک
محکمۂ معتمدی مالی و ملکی و فوجی۔ دوسرا محکمۂ معتمدی عدالت
وکوتوالی جو اپنے اپنے متعلقہ صیغون مین تعلقداران ضلع کی نگرانی
کرتے تھے اور جملہ مقدمات اضلاع و بلدہ اپنے معتمدون کے
ذریعہ سے بغرض منظوری سرکار مین پیش ہوتے تھے۔
اضلاع کی حسب ضابطہ پیمایش و بندوبست و دہارہ بندی
کے لئے ایک محکمۂ بندوبست قایم ہوا۔ جو ابتک موجود ہے
اور اکثر تعلقون کی پیمایش و دہارہ بندی ختم ہوچکی ہے
اور اکثر تعلقون مین ابتک کام جاری ہے۔ اسکے سوا ے

کوتوالی کا عمدہ انتظام ہوا۔ ہردو ضلع مین با ضابطہ کوتوالی
مقرر ہوئی۔ اور سابق مین جو جوانان دیہی وغیرہ تھے وہ تخفیف
کئے گئے۔ اور باضابطہ امینون کا تقرر ہر تعلقہ کے لئے
عمل مین آیا۔ اور محکمہ کوتوالی کے انتظام و اہتمام کے لئے
ایک صدر مہتمم کوتوالی کا عہدہ قایم ہوا جسپر مرزا حیدر بیگ خان
صاحب مشہور افسر کوتوالی جو سرکار عالی مین عرصۂ دراز تک
کارگزار رہ چکے تھے مقرر ہوے۔ لوکل فنڈ رعایا پر جاری ہوا
جو بخوشی رعایا نے قبول کیا اس لحاظ سے دیگر ناجایز ٹیکس و
پٹیات وغیرہ فی الفور آپ نے موقوف فرما دئے۔ اور
آمدنی لوکل فنڈ سے رفاہ عام و آسایش رعایا کے لئے
تعلقات پائیگاہ مین مدارس و شفاخانہ جات قایم فرمائے
جس سے باضابطہ درس و تدریس کا سلسلہ رعایا مین جاری
ہوا۔ ہردو ضلعون اور بلدہ مین محالس تعمیر ہوے جس مین

قیدیون کو صنعت و حرفت کا کام سکہایا جانے لگا۔ اس عمدہ انتظام سے رعایائے پائیگاہ نہایت ہی راضی و خوش و دست بدعا ہوئی۔ اور ملک پائیگاہ سرسبز و شاداب ہوا۔ انعام دارون و وطن دارون کے حفظ حقوق کے لئے آپ نے ایک محکمہ دریافت حقوق انعام داران وغیرہ کا مقرر فرمایا۔ جس سے جملہ انعام دار و وطن دار اپنے حقوق کو پہونچکر آپ کے ازدیاد عمر و اقبال کیو اسطے دست بدعا رہے ہے اضلاع کے انتظام سے فراغت حاصل کرنیکے بعد آپ نے فوج پائیگاہ کی درستی کی جانب عنان توجہ معطوف فرمائی۔ آپ کا ہمیشہ یہ قول تہا کہ سرکار نے ہمکو جو ملک پائیگاہ سپرد فرمایا ہے یہہ اسلئے نہین ہے کہ ہم اپنے ذاتی تصرف مین لاوین بلکہ یہہ ملک بغرض نگہداشت فوج ہے۔ جو ہر وقت و ہر ساعت

اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی پر جان نثاری کیواسطے آراستہ و شایستہ و مستعد و آمادہ رہنی چاہئیے۔پس اسی لحاظ سے آپ سے نے متفرق سواروں کو جو مختلف عہدہ داروں سے کے تحت تھے ایک جائے شامل کرکے باضابطہ رسالہ باقاعدہ سے کے طرز پر ترتیب دیا جسکی تعداد دو سو نفر ہوئی اور اوسکا نام آپ سے نے جہان نما لانسرز رکھا۔کیونکہ کل فوج باقاعدہ کے چھاؤنی سے کے لئے آپ سے نے مقام جہان نما کو پسند فرمایا تہا اور اور ایکسو سوار خاص روہیلون سے کے جدید بہرتی سے کئے جس کا نام روہیلہ باڈی گارڈ مقرر کیا۔اسیطرح انفنٹری کی بہی ایک بٹالین قایم کی گئی جسکی تعداد آٹھ سو نفر تہی۔علی ہذا دو توپخانے ایک گہوڑونکا اور ایک بیلون کا ترتیب دیکر پوری باقاعدہ برگیڈ قایم کی گئی اور اس تمام برگیڈ کی کمان پر ایک یوروپین افسر کرنل کوبرن صاحب کا تقرر بجا ہوا

بارہ سو روپیہ عمل مین آیا اور اون کے ماتحت اسٹاف مین
دوسرے چھوٹے چھوٹے افسر وغیرہ مقرر ہوے اسکے قبل
نہ اسطرح باضابطہ فوج کی ترتیب تھی اور نہ باقاعدہ
انتظام تہا۔ فوج باقاعدہ کے علاوہ ایک کثیر فوج
بیقاعدہ مثل ہنکرہ علی غول وعرب وحبشی و سفید پوش
وغیرہ بہی آپ کے علاقہ مین ملازم ہے جو مختلف جمعدارون
و بخشیون کے تحت مین ہین۔
ان تمام محکمہ جات کی عام نگرانی و تنقیح دستورات متعلقہ
ضابطۂ انتظام مال و دیگر ابواب انتظامی و امورات
اہم کے لئے ایک مجلس کا تقرر بہی کیا جس مین آپنے
پہلے پہلے اپنے علاقۂ پائیگاہ کے قدیم وتجربہ کار معززین
ومعتبرین کو مثل سید غلام محمد صاحب المخاطب بہ نواب
آسمان یار جنگ وغیرہ کو شریک فرمایا تاکہ ابتدا جدید

وباقاعدہ طرز انتظام سے آپ کے قدیم تجربہ کار ومعتبر
وخیرخواہ ملازم بیدل نہون اور اونکو بہی انتظامی
امور مین رائے ومشورہ دینے کا موقع ملے۔
سنہ ۱۸۸۳ء م سنہ ۱۳۰۰ھ مین مختار الملک مرحوم کا انتقال ہوا
اور حیدرآباد مین ایک نیا انقلاب پیدا ہوا یعنے
سر اسٹورٹ بیلی صاحب ممبر کونسل گورنمنٹ ہند
نے مقرر فرمایا کہ بمشورہ رزیڈنٹ صاحب کوئی جدید
اسکیم بغرض انتظام مہمات ریاست مرتب کرین جسنے
ایک کونسل آف ریجنسی قایم ہوئی جسکے رکن اعلےٰ
نواب صاحب ممدوح ہی مقرر ہوئے۔ اور ایگزیکیٹیو
اختیارات راجہ نرندر پرشاد بہادر پیشکار کو بشرکت
نواب لایق علیخان بہادر فرزند اکبر نواب مختار الملک
مرحوم سپرد ہوئے۔

جب اعلیٰحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی مع اپنے دیگر ارکان ریاست و مہاراجہ نرندر پرشاد بہادر و سرسالار جنگ بہادر ثانی کے بغرض شرکت نمایش و ملاقات ویسرائے ہند کلکتہ رونق افروز ہوئے اوسوقت بہی حضرت اقدس و اعلے بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی حیدرآباد مین آپ ہی کو چہوڑ گئے کہ واپسی تک مہمات ریاست کو اونہین اقتدارات و اختیارات کے ساتھہ انجام دین جیساکہ ایک مقتدر مدارالمہام انجام دیتا ہے۔ جب آپ کو بوجہ منصب می خدمت مدارالمہامی رزیڈنٹ بہادر سے جو ہمراہ رکاب نصرت انتساب اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کلکتہ مین تھے خط وکتابت کا موقع ملا تو آپ نے اس موقع کو غنیمت تصور کرکے نہایت زور و ادب سے برٹش گورنمنٹ مین اس امر کا اظہار اور اپنی رائے پیش کیکئے کہ حسب شرع شریف

اٹھارہ برس کی عمر پہونچتی ہے اعلیحضرت کو تمام اقتدارات
واختیارات سلطنت سونپنے چاہئین اور تخت نشینی کے
تمام رسومات ادا ہونی چاہئین کیونکہ بغیر اُس کے مہمات
سلطنت و امور ریاست مین جو پیچیدگیان اور دقیقتین پڑی ہوئی
ہین اونکا سلجھنا دشوار ہے چنانچہ آپ کی اس رائے زرین
کو رزیڈنٹ اور خود ویسرائے بہادر نے نہایت غور وپسندیدگی
کی نظر سے ملاحظہ فرمایا۔ اور اوسی کے تھوڑے دنون بعد
بماہ فبروری ۱۸۸۴ع لارڈ رپن بہادر بغرض شرکت جلسہ
تخت نشینی اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی
مدظلہ العالی حیدرآباد تشریف لائے اس جشن وجلسہ
دلفریب تخت نشینی خاقان دکن یادگار سے تمام رعایا وبرایائے
دکن کیا اہل سیف کیا اہل قلم کیا ہندو کیا مسلمان اپنے
مالک وآقا کو تخت موروثی پر جلوہ افروز دیکھکر جامہ مین

پہولے نہین سماے اور مالک حقیقی کا شکریہ مسجد و دیولون و خانقاہون مین ادا کیا ۔ الحمد للہ ہر آن چیز کہ خاطر میخواست آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید ۔ اس جشن اور تقریب تخت نشینی کی تفصیل درج کرنا موجب طوالت کتاب ہے ۔ ابہی تک اسکا نقشہ خود ناظرین کے آنکہون کے سامنے ہوگا ۔ اور رعایاے حیدرآباد ایسے بڑے جشن و لفریب تخت نشینی اعلیحضرت قدر قدرت مدظلہ العالی کو جو تاریخ دکن مین یادگار ہے کبہی نہین بہولیگی ۔ یہان پر یہ بہی ظاہر کرنا بیموقع نہو گا کہ حضرت اقدس و اعلے کی تخت نشینی کے ساتہہ ہی ساتہہ خدمت جلیلۂ مدار المہامی پر نواب لایق علیخان سالارجنگ بہادر فرزند اکبر سالارجنگ مختار الملک مرحوم کا تقرر عمل مین آیا اور دیگر امرا و معززین و جمعدار پیشہ وغیرہ خطابات و مناصب سے سرفراز ہوے ۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا

وگورنمنٹ نظام سے نواب بشیرالدولہ سرآسمانجاہ بہادر کی اون
خدمات پر خوشنودی وشکریہ کا اظہار فرمایا گیا جو آپ
اعلیحضرت بندگانعالی و مدارالمہام کی غیر حاضری کے
نازک زمانہ مین حیدرآباد مین امن وامان قایم رکھنے اور
امورات سترگ مدارالمہامی کے انجام دہی مین بجالاسکے تھے
سفر دوم نیلگری و مدراس ہمراہ رکاب اعلیحضرت
جسوقت اعلیحضرت قدرقدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
بغرض ملاقات گورنر صاحب مدراس رونق افروز مدراس
ہوے اور وہان سے بغرض تبدیل آب وہوا کوہ نیلگری
تشریف فرما ہوے اور ہمراہ رکاب سعادت نواب
میر لایق علیخان بہادر سر سالارجنگ مدارالمہام سرکار عالی
و دیگر امرا و اسٹاف تھے اور نواب سرآسمان جاہ بہادر
کی نسبت بلدہ ہی مین رہنے کا حکم پیشگاہ حضرت اقدس اعلی سے

نافذ ہوا۔ اگرچہ کہ آپ ہی اپنے آقائے ولی نعمت کی ہمراہی
مین رہنے کو باعث افتخار خیال فرماتے تھے اور ساتھ رہنے کو
بہت بیتاب تھے۔ لیکن باتباع حکم خداوندی کہ الامر فوق الادب
کے لحاظ سے آپ نے تعمیل حکم شاہی کی۔ لیکن چند روز کے
بعد خود اعلیٰحضرت قدر قدرت کا حکم شفقت آمیز بذریعہ
تار برقی صادر ہوا کہ جلد حاضر مقام کوہ نیلگری ہو جاوین حسبہ
آپ بہ تعمیل ارشاد شاہی اہتمام سفر فرما کر مع مصاحبین
و مقربین فی الفور بلدہ سے روانہ ہوگئے اور کوہ نیلگری پہونچکر
شرف ملازمت و قدمبوسی خاقان دکن سے مستفیض و بہرہ مند
ہوئے تاقیام سواری مبارک بکوہ نیلگری حضرت اقدس و اعلے
کی بیحد عنایات و سرفرازیان آپ کے حال پر مبذول
رہین۔ اکثر خاصہ وغیرہ عنایت ہوا کرتا تھا متعدد مرتبہ
خود آپ کی یاد خاصہ پر ہوئی اور آپ شریک دسترخوان

شاہی رہے۔ اور ایک دفعہ خود اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی نے بنفس نفیس مع اسباب دولت آپکی فرودگاہ پر ملاقات کے لئے رونق افروز ہوکر عزت افزائی فرمائی تخمیناً دو ہفتہ تک آپ ہمراہ سواری مبارک بمقام مذکورہ قیام فرماکر مع الخیر ہمراہ رکاب سعادت آقائے ولی نعمت حضرت بندگانعالی مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔

جن ایام مین حضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے دشمن شکایت ہیضہ مین بمقام سرور نگر مبتلا ہوئے آپ نے جسوقت یہہ خبر سنی فی الفور شب ہی کو دوڑے ہوئے حضرت کی خدمت مین چلے گئے اور دو شبانہ روز برابر خدمت مبارک مین حاضر رہے اور بالحاح وزاری اوس قادر ذو الجلال کی درگاہ بے نیاز مین

اپنے آقا و مالک کی صحت و سلامتی کے لئے دست بدعا ہے
اور اپنی دیوڑہی پر اپنے جیب خاص سے ہزار ہا روپیہ
محتاجین و مساکین کو خیرات کرنے کا حکم صادر فرمایا
اور جب حضرت اقدس و اعلےٰ کا مزاج مبارک رو بہ صحت
ہوا۔ آپ نے سجدۂ شکر و سپاس درگاہ خدائیتعالیٰ ہین
ادا فرمایا۔
بماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۴ ہجری تبقریب جشن جوبیلی ملکہ معظمہ
قیصرۂ ہند حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی نے
نواب سر آسمانجاہ کو نیابتاً اپنے جانب سے شریک
جلسہ جوبیلی ہونے کے لئے منتخب و حکم فرمایا حسبہ سفر
ولایت کی تیاریان مستعدی سے ہونے لگین و باتباع
حکم خاوندی آپ مستعد ہوگئے کہ اپنے مالک و آقا
کے حسب خواہش اس سفر کو وسیلۃ الظفر تصور کرکے

روانہ ہو جاؤن - اسٹاف منتخب ہوا سامان مہیا ہوا تاریخ
مقرر ہو گئی۔ لیکن آپکے ذمہ جو وسیع ملک پائیگاہ
و فوج و جاگیرات خانگی کا کام تہا آخر اوسکا ضروری
تہا پس آپ نے اپنے اس زمانۂ غیر حاضری مین تمام اہم امور
ریاست پائیگاہ و فوج و جاگیرات خانگی کے انتظام و انصرام
کے لئے اپنے برادر عزیز نواب وقار الامرا بہادر جنکو وہ حقیقت
آپ اپنا قوت بازو بلکہ یک جان و دو قالب خیال فرماتے تہے
انصرام امور پائیگاہ کے لئے مقرر فرمایا۔ اور یہ امید بہی
ظاہر کی کہ حضرت اقدس و اعلے بہی اس تقرر کو پسند فرماوینگے
چنانچہ جو حکم بوقت روانگی آپ نے متعمدین و عہدہ دار
و سررشتہ داران وغیرہ کی نسبت صادر فرمایا ہے
اوسکو ہم بجنسہ درج ذیل کرتے ہین جس سے ناظرین اندازہ
فرماوینگے کہ آپ اپنے برادر عزیز کسقدر اعتبار

واجمادر کہتے تھے۔

نقل

یادداشت اطلاع انتظام علاقۂ پائیگاہ وغیرہ۔ از طرف نواب اعظم الامرا امیر اکبر سر آسمان جاہ بہادر بزمانۂ خاص سفر ولایت وغیرہ۔

از دفتر معتمد ملکی و مالی وغیرہ پائیگاہ۔

چونکہ میری روانگی بہ نیابت اعلیٰ حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی بغرض شرکت جلسۂ تہنیت جشن جوبیلی علیا حضرت ملکۂ معظمۂ قیصر ہند دام سلطنتہا بمقام لندن مقرر ہوئی ہے ابتداء ماہ رجب سنہ رواں مین روانگی ہوگی اگرچہ میری حالت حضر و حالت سفر مین میرے اور میرے علاقہ دارون کے حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی پرورش فرما و محافظ عزت و حرمت ہین بہرحال نظر بر پرورشی مبذول

فرماتے رہین گے لیکن واسطے اجرائے کار خاص میرے اقتدار کے اور نگرانی امور مفوضہ عہدہ دارون کے برادرم عزیز نواب وقار الامرا بہادر کو منصرم کیا ہون یقین ہے کہ اس کارروائی کو حضرت ولی نعمت مدظلہ العالی نہایت پسند فرمائین گے اور امور مستدعیہ مین برادر عزیز کی حل مشکل فرماتے رہین گے۔

ف ا - مین بیسوین ماہ رواں سے امتحاناً اور واسطے تمانیت خاطر کے اپنا اقتداری کام برادر عزیز کو تفویض کرتا ہون اور اپنے معتمدون اور سر دفترون سے امید رکہتا ہون کہ امور متعلقہ جس طور سے میری حاضری مین سرانجام دیتے تہے اوسیطرح بہ استعانت و منظوری برادر عزیز کے سرانجام دین گے۔

ف ۲ - میری مراجعت تک ابواب جاریہ حسب مستمرہ

اجرا رہین گے اور کوئی نیا کام نیا قاعدہ بلا اشد ضرورت اجرا نہ ہوگا۔

۳- مین قبل از سفر اپنے ایک اعلان نامہ جس مین تواریخ مقامات درمیان راہ تا انگلستان و نشان و منزل شہر لندن درج رہین گے بتصریح تمام مرتب کرونگا تاکہ اوس سے برادر عزیز و تمامی عہدہ دار واقف رہین اور برادر عزیز ہر ہفتہ مین جو ڈاک ذریعہ جہاز دُخانی روانہ ولایت ہوتا ہے ذریعہ روزنامچہ کے یا تار برقی کے صحت وسلامتی ذات بابرکات حضرت ولی نعمت مدظلہ العالی اور میری محل خاص کی جو ہمشیرہ حضرت ولی نعمت مدظلہ العالی کی ہین میرے نزدیک روانہ کرین گے۔ بعد فیوز انگلستان کے دوسرا اعلان نامہ وہان سے مرتب کرکر روانہ کرونگا کہ اوس سے زمان مراجعت تک کی آگہی ہوگی۔

ف ۴ - تمامی معتمدون و سررشتہ داروں کو بہ مقدمات آنکے امور متعلقہ کے اگرچہ اقتدارات ضروری دیا ہوں اور مقدمات واجب التعمیل و لازم الالتوا سے آگاہ کیا ہوں لاکن جو مقدمات کہ اون کے زائدالاقتدار ہیں اوس میں دستخط منظوری برادر عزیز کی ضرور لینا چاہئے -

ف ۵ - معتمدین و سررشتہ دار کہ امور زائدالاقتدار میں برادر عزیز کے نزدیک کاغذ پیش کرکے منظوری لیں گے فہرست اون کی بتصریح درج تختہ علیحدہ ہو -

ف ۶ - جو کاغذ مداخل مخارج رقومات کے سررشتہ خزانہ جات و توشکخانہ و محلات وغیرہ وغیرہ سے برادر عزیز کی منظوری کے لئے پیش ہوں گے بعد ملاحظہ اسنادات میرے دستخطی کاغذ کے دستخط کیا کریں گے -

ف۷۔ ضابطۂ انتظام مال مین جن دستورات کا داخلہ دیا گیا ہے اور وہ ابہی ناتمام ہین حسب مستمرہ مجلس معینہ مین طے ہوکر بدستخط منظوری برادر عزیز کے اجرا ہونگے

ف۸۔ معاملات انتظام جدید وکوتوالی تعلقات وصدر مجلس وغیرہ کے بہی ذریعۂ معتمد مالی وملکی کے بمنظوری برادر عزیز کے انجام پاوینگے اور تعلق ناظم عدالت کا معاملہ کوتوالی مین بہ مقدمات معاملۂ عدالت کے رہیگا اور معتمد مالی وملکی کا بمقدمات انتظامی وغیرہ۔

ف۹۔ ناظم عدالت ومعتمد مال کے روبکارات کا سرنامہ اگرچہ میرے نام سے رہیگا لاکن اجرائی بحکم برادر عزیز کے لکہی جاویگی۔

ف۱۰۔ محلات کا اندرونی انتظام محلات کے مرضی کے

موافق حسب مستمرہ رہیگا اگر کبہو محلات سے کے متعلق کوئی امر
لائق نگرانی برادر عزیز کے متصور ہووے امید ہے کہ
برادر عزیز بہ اطلاع و رضامندی میرے والدہ صاحبہ قبلہ
وغیرہ خاص سے طے کیا کرینگے۔
۱۱۔ مین اپنے تمامی علاقہ داران اہل سیف و اہل قلم
کو آگاہ کرتا ہون کہ اس میرے سفر چندروزہ مین بالادست
و زیردست و حاکم و محکوم باہم مانند شیر و شکر رہین تا کہ
انشاءاللہ تعالے مین جسوقت بخیر و عافیت یہان آؤن بمعائنہ
اس اتفاق تمامی علاقہ دارونکی شکر و سپاس جامع المتفرقین
بتہہ دل ادا کرون۔
۱۲۔ اب مین ختم تحریر مین اپنی خوشنودی
ظاہر کرتا ہون کہ موافق تحریر فقرات صدر سے
اور حضر کام کیا کرین گے۔

المرقوم ۱۲ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۲ ہجری۔

دستخط

آسمان جاہ

الحاصل جب پورا سامان سفر تیار ہوگیا اور احکام ضروری متعلقہ پائیگاہ آپنے جاری فرما دئے حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی سے رخصتی قدمبوس حاصل فرما کر بتاریخ ۲۸ مارچ ۱۸۹۵ء مطابق ۲ رجب سنہ ۱۳۱۲ ہجری روز دوشنبہ ۱۱ بجے شب کو اسٹیشن حیدرآباد سے مع مفصلۂ ذیل ہمراہیوں کے روانہ یورپ ہوئے۔

مسٹر کوبرن چیف سکرٹری۔ دوسابہائی پریوٹ سکرٹری۔ سید رکن الدینخان بہادر ایڈیکانگ۔ کپتان عبداللہ بیگ افسر اسٹاف۔ ڈاکٹر اعتماد الحق اسٹاف سرجن۔ محمد یسین خانساماں اور سات نفر مردمان شاگرد پیشہ وغیرہ

اسٹیشن پر مشایعت کے لئے تمام امراء و عمائدین و معززین
بلدہ جمع تھے۔ اور خاص ملازمین و مقربین پائیگاہ کا تو
یہہ حال تہا کہ خارج از تحریر ہے گویا کہ کوئی روح کو اون کے
جسم سے کہینچے لئے جارہا ہے لیکن مجبور تھے۔ سب بدل
وست بدعا تھے اور ہر ایک کی زبان پر یہہ شعر
جاری تہا۔

بسفر رفتنت مبارک باد
بسلامت روی و باز آئی

اکثر رفقاء و مصاحب و جانثار بمبئی تک مشایعت کے لئے
ہمراہ رکاب گئے اور جہاز کے رخصت ہونے کے بعد
مدعائے سلامتی و واپسی نواب صاحب ممدوح واپس آئے
نواب سرخورشید جاہ بہادر واڑی تک مشایعت کے لئے
تشریف لے گئے رخصتی ملاقات کرکے نواب صاحب

ممدوح کی ٹرین روانہ ہونے کے بعد بلدہ واپس ہوے۔
دوسرے روز صبح کو یعنی ۴ رجب ۱۳۰۵ ہجری روز چہارشنبہ
نواب صاحب معہ بمبئی پہونچے اور فرسٹ گرانڈ ہوٹل
مین فروکش ہوے جہان مشایعت کے لئے نواب میر لایق علیخان
سر سالار جنگ بہادر مدار المہام سرکار عالی تشریف فرما
ہوے اور گیارہ مہر بنام حضرت امام ضامن علیہ السلام
باندہے گئے ہین۔ اسکے بعد لارڈ و لیڈی رے گورنر بمبئی سے
ملاقات ہوئی۔ اون کے وہان دعوت لنچ کہائی۔ اور
لارڈ رے گورنر بمبئی نے بہت سی ملاقاتی چٹہیان لنڈن کے
بڑے بڑے امرا و عہدہ دارون کے نام نوابصاحب
ممدوح کے نام دین۔ دوسرے روز نواب صاحب
ممدوح مع ہمراہیون کے ڈاسنے کو بالا ڈینو پر سوار ہو کر
راہی یورپ ہوے۔ اگرچہ میرا قصد تہا کہ مجملی حالات

اس سفر کے لکھکر ناظرین کو ضروری و اہم واقعات سفر سے آگاہ کرون لیکن میری خوش قسمتی سے ایک مسودہ سفر نامہ کا جو جواہر مین تولنے کے قابل ہے مجھے ملگیا یعنے جسوقت نواب صاحب ممدوح بغرض سیاحت یورپ بلدہ سے روانہ ہوے آپ نے اوسی روز سے اپنا سفرنامہ بطریق روزنامچہ کے لکھنے کا اہتمام فرمالیا تھا اور بعد واپسی تمام پرچہ جات روزنامچہ مولوی سید مرتضیٰ صاحب پرسنل اسسٹنٹ پریوٹ سکرٹری کو عنایت ہوے۔ جنہون نے بہت محنت و عرقریزی کے ساتھہ اوسکو ترتیب وار جمع کیا اور ہمیشہ نواب صاحب قبلہ کی خدمت مین معروضہ کرتے رہے کہ اگر ارشاد ہو تو اوسکو بطریق سفرنامہ یہہ خانہ زاد اپنے نام شائع کرے لیکن چونکہ نوابصاحب قبلہ کا مزاج ہمیشہ سے شہرت پسند نہ تھا

باوجود اصرار و معروضات مولوی صاحب معزا اس کے شائع کرنے کی منظوری دینے مین تامل فرماتے رہے اتفاق سے وہ مسودہ سفرنامہ قلمی نواب صاحب مرحوم مغفور مجھے ملگیا اس کے لئے اپنے دلی دوست مولوی سید مرتضیٰ صاحب پرسنل اسسٹنٹ وحال اتالیق انگریزی صاحبزادہ صاحب بلند اقبال نواب محمد معین الدینخان بہادر دام اقباله و اجلاله کا ازحد مشکور و ممنون ہون کہ مولوی صاحب موصوف نے جب مجھ سے یہہ سنا کہ مین سوانح عمری نواب صاحب ممدوح لکھنا چاہتا ہون اور میری یہہ تمنا ہے کہ سفرنامہ یورپ بہی اوسمین شامل ہو تو بطیب خاطر مسودہ مجھے مرحمت فرمایا۔ پس مین نے ناظرین کو مختصر واقعات

سفر کے بدلے سوانح عمری نواب صاحب مرحوم کے ساتھہ ہی
ساتھہ اونکے ہاتھہ کی لکھی ہوئی سفر نامہ کے ذریعہ یورپ
کی سیر کرانا ہی مناسب و موزون خیال کر کے بجنسہ سفر نامہ
قلمی نواب صاحب موصوف کو اس سوانح عمری کے حصۂ دوم
مین شائع کر دیا ہے جسکے معائینہ سے ناظرین کو علاوہ واقعات
و حالات سوانح عمری کے سفر دور و دراز یورپ کے
دلچسپ حالات خاص نواب صاحب معز کے قلم کے لکھے ہوے
پڑہنے سے تفصیلی حالات و واقعات سفر ظاہر ہونگے
جس سے بڑہکر مفصل واقعات کا لکھنا میرے امکان سے
خارج ہے۔ پس اس مقام پر مین مجمل واقعات واہم امورات
و ضروری باتین درج کرنا مناسب سمجھتا ہون کیونکہ سفر نامہ
جو حصہ دوم مین لکھا گیا ہے اوس کے پڑہنے سے ناظرین کو
تفصیلی واقعات و روزانہ حالات سفر پورے طور سے

ظاہر ہو جائینگے۔

المختصر۔ نواب صاحب ممدوح جہاز ڈامی نیکو با لاڈ نیو ین بندر بمبئی سے مع ہمراہیان سوار ہو کر براہ عدن سویز کو بتاریخ ۱۴ ؍ اپریل ۱۸۸۷ء مطابق ۲۰ ؍ رجب ۱۳۰۴ھ ہجری روز چہارشنبہ پہونچے جہان گورنر سویز مسمیٰ رشید بے اور مسٹر جمیس کمانڈنگ افسر ملاقات کے لئے تشریف لائے اور عرصہ تک بذریعہ ترجمان گفتگو ہوتی رہی کیونکہ گورنر ممدوح صرف عربی زبان جانتے تھے وہان سے نواب صاحب قبلہ قاہرہ روانہ ہوئے۔ اسٹیشن تک گورنر صاحب وکمانڈنگ افسر صاحب مشایعت کے لئے تشریف لائے۔ دوسرے روز نواب صاحب قاہرہ پہونچے ۱۴ ؍ اپریل مطابق ۱۹ ؍ رجب روز جمعہ کو دس بجے سر ایولین بیرنگ صاحب بہادر حال لارڈ کرومر گورنر قاہرہ خدیو کے جانب سے ایک عمدہ گاڑی لیکر

قبل استقبال کے لئے تشریف لائے نوابصاحب ممدوح مع اشراف کے خدیو معظم کے شرف ملاقات کے لئے تشریف فرما ہوئے۔ خدیو معظم توفیق پاشا لب فرش تک استقبال فرما کر نواب صاحب ممدوح کو لے گئے نواب صاحب ممدوح نے اپنے ہمراہیون کو خدیو معظم کے روبرو پیش کیا تخمیناً بیس منٹ تک ہمکلام رہے۔ بیرنگ صاحب گورنر ترجمان تھے اسکے بعد قہوہ و سگریٹ کی تواضع ہوئی۔ رخصت کے وقت بھی خدیو معظم نے نواب صاحب ممدوح کو لب فرش تک تشریف لاکر مرخص فرمایا ہرچند نواب صاحب موصوف فرماتے رہے کہ اسقدر تکلیف و تکلف فرمائی کی ضرورت نہین۔ لیکن جناب ممدوح نے اپنے اخلاق و نوازش سے اوسی طرز سے ملاقات فرمائے جیسا کہ پادشاہون کے شایان سے۔ جناب خدیو معظم نے اپنا

خاص دستخطی فوٹوگراف نواب صاحب ممدوح کو عنایت کیا
اور اپنا خاص ریل کا سیلون مرحمت فرمایا جس مین سوار
ہوکر نواب صاحب قبلہ بآسایش تمام بغرض سیاحت
اسکندریہ تشریف فرما ہوے - ۱۶ اپریل مطابق
۱۲ رجب کو نواب صاحب نے اسکندریہ پھونچکر خدیو معظم
کا جہاز ملاحظہ فرمایا جہاز کے کپتن حسن بے نے آکر ملاقات
کی اور گارڈ نے سلامی اوتاری خدیو معظم کا جہاز ملاحظہ فرماکر
نواب صاحب ممدوح بہت خوش ہوے بوقت ملاحظہ فرمائی
جہاز بیانڈ بجتا رہا - بعد ملاحظۂ جہاز وہان سے رخصت ہوکر
دوسرے جہاز پر سوار ہوکر مع ہمراہیان نیپلس روانہ ہوے
جو ملک اٹیلی کا مشہور شہر ہے وہان سے ملک اٹیلی کے
شہرون مثلاً وینس - فلارنس روم وغیرہ کے سیاحت
فرماتے ہوے سوئیٹزرلینڈ تشریف فرما ہوے اور

وہانکی سیر و سیاحت فرماتے ہوے تاریخ ۱۰ - می موافق
۱۶ - شعبان ۱۳۰۵ ہجری پیرس دارالسلطنت فرانس پہونچکر مع ہمراہیان
گراند ہوٹل مین فروکش ہوے - اسی ہوٹل مین سالار جنگ
مختار الملک مرحوم بہی ٹھیرے تھے اور یہین نواب صاحب
ممدوح کے پاون مین ضرب آئی تھی - پارس مین کپتن
سدرلینڈ صاحب جو ایک زمانہ تک نواب صاحب ممدوح
کے پرسنل سکرٹری رہچکے تھے لندن سے آکر ملاقی ہوے
لندن مین جس مقام پر نوابصاحب قبلہ فروکش ہونے والے تھے
اوسکا اہتمام وغیرہ اور دیگر ضروری انتظامات سب کپتن
سدرلنڈ صاحب کے تفویض تھے چنانچہ اسیکی نسبت اطلاع
دینے کے لئے کپتن موصوف نے لندن سے حاضر ہوکر
پیرس مین ملاقات کی نواب صاحب ممدوح چہار روز بغرض
سیر وسیاحت پارس مین مقام فرماکر مع ہمراہیان لندن کو

ہوسنہ۔ اور بتاریخ ۱۴ مئی مطابق ۲۰ شعبان سنہ ۱۳۰۴ ہجری ۴ بجے
شام کو لنڈن داخل ہوئے اسٹیشن پر منجانب سکرٹری آف اسٹیٹ ہند
سر جرار ڈفنز جیرالڈ صاحب پولیٹکل ایڈیکانگ بغرض استقبال
حاضر تھے اون سے ملاقات فرماکر نواب صاحب ممدوح
مع ہمراہیان فرودگاہ پر تشریف فرما ہوئے جسکو مس
سدرلینڈ نے عمدہ طرز پر حسب مذاق نواب صاحب قبلہ آراستہ
و پیراستہ کر رکھا تھا۔ ۱۶ مئی مطابق ۲۲ شعبان سنہ ۱۳۰۴ ہجری
روز دوشنبہ کو ۱۱ بجے نواب صاحب ممدوح سے انڈیا
آفس مین سکرٹری آف اسٹیٹ ہند کی ملاقات ہوئی سکرٹری
موصوف نے نہایت خوش اخلاقی سے ملاقات فرمائی اور
عرصہ تک خیر و عافیت اور سفر کے حالات دریافت
فرماتے رہے اوسی روز ونڈسرکیسل مین جناب ملکہ معظمہ
قیصر ہند دام اقبالہا کی ملاقات کا وقت مقرر ہوا تھا

قریب دو بجے کے سرجرالڈ فٹزجرالڈ صاحب تشریف لائے
اور اپنے ہمراہ نواب صاحب ممدوح کو اسٹیشن لے گئے
نواب صاحب ممدوح کے ساتھہ کرنل کوبرن چیف سکرٹری
اور سید رکن الدین خان ایڈیکانگ تھے اسٹیشن سے
جناب ملکہ معظمہ کے خاص سیلون مین سوار ہوکر جو پہلے سے
مقرر تھے ونڈزر کو روانہ ہوے وہان سے گاڑی مین سوار
ہوکر جناب ملکہ معظمۂ قیصر ہند کے محل موسوم بہ ونڈزر کیاسل
کو مع ہمراہیان روانہ ہوے جہان نواب صاحب ممدوح
کے لئے ٹفن کا اہتمام تہا۔ ٹفن سے فارغ ہونے کے بعد
سرجرارڈ فٹزجرالڈ صاحب نواب صاحب ممدوح کو مع
ہمراہیون کے جناب ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کی شرف ملازمت
کے لئے لے گئے۔ نواب صاحب ممدوح قدیم دستور کے
موافق جناب ملکہ معظمہ کو آداب تسلیمات بجالائے

اور نذر پیش کئے بعد ازآن اپنے ہمراہیون کو بھی پیش کیا جناب ممدوح نے نہایت اخلاق سے نواب صاحب سے استفسار فرمایا کہ کیا آپکا یہہ پہلے مرتبہ انگلستان مین آنا ہوا ہے جسکا جواب نواب صاحب ممدوح نے اثبات مین دیا کچھہ اور مختصر گفتگو ہونے کے بعد برخاست فرما کر واپس ہوے۔

۱۷ مئی موافق ۲۳ شعبان ۱۳۰۴ھ ہجری روز سہ شنبہ کو آپ جناب پرنس آف ویلز ولیعہد بہادر کی دعوت بال مین مدعو ہوے۔ جناب پرنس نے بڑی تپاک سے مصافحہ فرمایا اور اثنائے گفتگو مین یہہ ارشاد فرمایا کہ حیدرآباد مین آپ کے لئے ایک جلیل القدر خدمت تجویز ہوئی ہے جسکی وجہ سے آپکا یہان زیادہ قیام نہو سکے گا دیہان پرنس ممدوح کا اشارہ خدمت مدار المہامی حیدرآباد کیجانب

تھا جو لایق علیخان سالار جنگ کے مستعفی ہونیکی وجہ سے خالی
ہو چکی تھی اور جسپر حضرت بندگا نعالی متعالی مدظلہ العالی نے
نواب صاحب ممدوح کا انتخاب وتقرر فرما دیا تھا۔ اور
جو خبر ولایت تک مشہور ہو چکی تھی) نواب صاحب ممدوح
نے جواب دیا کہ مجھے خود جلد یہان سے چلے جانیکا سخت
افسوس ہے لیکن مجھے حکم آگیا ہے کہ بعد ادائے مراسم
وشرکت تقریب جوبلی یہان سے روانہ ہو جاؤن۔ پس
حسب الحکم عمل کرونگا۔

اس دعوت مین دوسرے ملک کے روسا وغیرہ بھی شریک
تھے مثل مہاراجہ کوچ بہار ومہاراجہ سرپرتاب سنگہ وغیرہ
وغیرہ۔ دوسرے روز بکنگھم پیالیس مین ڈرائنگ روم کی
دعوت تھی جہان نواب صاحب ممدوح مع اپنے ایڈیکانگون کے
شریک ہوے۔ اس دعوت مین ممالک غیر کے سفیر وغیرہ

بھی مدعو تھے۔

۱۲ مئی مطابق ۲۷ شعبان ۱۳۰۰ھ ہجری روز شنبہ کو دربار لیوی مین نواب صاحب ممدوح کو شریک ہونا تھا جہان کسی سبب سے جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند تشریف نہ لاسکین اور جناب پرنس آف ویلز نے جناب ممدوحہ کے قایم مقام ہوکر ملاقات فرمائی تھی اثنائے قیام لندن مین نواب صاحب ممدوح سے بڑے بڑے امراء وغیرہ مثل لارڈ نارتھ بروک و لیڈی و لارڈ کرانس و ڈیوک آف کیمبرج و سر لیپل گریفن و جرنل فریزر و جارج کلارک و مسٹر جونس و کرنل و مسس ٹیوڈی وغیرہ وغیرہ سے ملاقات ہوی جو ہندوستان مین آکر گئے تھے اور جنسے نواب صاحب ممدوح سے پرانی ملاقات تھی۔

۱۴ مئی کو نواب صاحب ممدوح کی دعوت انڈیا آفس مین

ہوئی جہان ڈنر مین خود پرنس آف ویلس مع پرنسس آف ویلز بھی شریک تھے۔ اس دعوت مین میز کے ٹکرے علیحدہ علیحدہ کئے ہوے تھے جس میز پر جناب پرنس آف ویلز بہادر تشریف رکہتے تہے اوسی پر پرنس ممدوح نے بکمال اخلاق نواب صاحب ممدوح کو بھی یاد فرماکر اپنے ساتھ بیٹھنے کا افتخار بخشا۔

چونکہ تقریب جوبلی کو عرصہ تہا اسلئے نواب صاحب ممدوح نے اس عرصہ مین اسکاٹ لینڈ کی سیر کا بہی قصد فرمایا اور مع ہمراہیان اسکاٹ لینڈ روانہ ہوگئے۔ اسکاٹ لینڈ کے گورنر صاحب کو انڈیا آفس سے پہلے ہی ہدایت ہوگئی تھی کہ جو مقامات قابل دید ہون اوسکی سیر نواب صاحب ممدوح کو کرائین۔ حسبہ گورنر صاحب ممدوح نے قلعہ اور جو جو مقامات قابل دید تھے ہمراہ ہوکر اونکی سیر کرائی

وہان سے نواب صاحب ممدوح منچسٹر دبرمنگھم وغیرہ شہرون کی
سیاحت نسرما کر ۹ جون مطابق ۱۶ رمضان سنہ ۱۳۰۴ ہجری
کو پھر لندن مین داخل ہوے جو ڈپوٹیشن حضرت بندگانعالی
متعالی مدظلہ العالی کی جانب سے شریک تقریب جلسہ جوبلی
ہونے والا تہا اسکے ساتہہ ظفر جنگ شمس الملک بہادر بہی لندن
آکر نواب صاحب ممدوح سے ملاقات فرمائے ۔ اور
سردار دلیر الملک بہادر ہوم سکرٹری سے خریطہ اور
تحائف جو منجانب گورنمنٹ نظام پیش ہونے تہے
لاکر نواب صاحب ممدوح کی خدمت مین گذرانے نواب صاحب
معزنے تمام تحایف کی جداگانہ فہرستین مرتب کرائین
جو تحائف کہ جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی جناب مین
اور جناب پرنس آف ویلز و ڈیوک آف کناٹ کے
خدمات مین پیش ہونے کے تہے وہ تمام علیحدہ علیحدہ مرتب

کرائے سرجارج ڈنفرج الڈصاحب نے نواب صاحب
ممدوح کو منجانب سکرٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا یہ اطلاع
دے کہ جناب ملکۂ معظمہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ
بعد تقریب جوبلی اعلیحضرت کا خطبہ لیا جائیگا اور اسلئے
نواب صاحب ممدوح کو ایک ہفتہ اور لنڈن مین
قیام فرمانا ضروری ہوا پس نواب صاحب ممدوح
نے بغرض حصول اجازت تار حیدرآباد کو دیا جہان سے
حضرت اقدس اعلے کا ارشاد بذریعۂ تار شرف صدور
پایا کہ حسب منشاء جناب ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند ایک ہفتہ کی
قیام کی نواب صاحب ممدوح کو اجازت دیجاتی ہے
تاکہ بعد فراغ جملہ رسوم تقریب جوبلی واپس ہون
حسبہ نواب صاحب ممدوح نے ایک ہفتہ اور قیام
فرمایا آخرش تقریب جوبلی کی تاریخ پہونچی بتاریخ

۱۲ جون ۱۸۸۵ء مطابق ۲۸ رمضان ۱۳۰۲ ہجری روز سہ شنبہ پروسشن مقرر تہا۔

پروگرام کے موافق نواب صاحب ممدوح کی دوگاڑیان جوبلی کے پروسشن مین شریک تہین۔ باقی تمام راجہ و مہاراجہ و روسا ہندوستان جو شریک جوبلی ہوے تھے اونکی صرف ایک ایک گاڑی شریک پروسشن تھی پروسشن مین نواب صاحب ممدوح کے ہمراہ نواب ظفرجنگ بہادر و سردار دلیرالملک بہادر و کرنل کوبرن چیف سکرٹری و مسٹر پلاتھر ویٹ تھے پروسشن کی شرکت کے بعد جملہ تقاریب جوبلی مین نواب صاحب ممدوح کو حسب پروگرام شرکت کا اعزاز حاصل ہوا چنانچہ اسکے تفصیلی واقعات سفرنامہ نواب صاحب ممدوح کے معاینہ سے (جو حصہ دوم مین شایع ہوا ہے) تمام وکمال

ناظرین پر واضح ہونگے جملہ دعوتون وگارڈن پارٹیون و قواعد فوج وغیرہ مین جو بہ تقریب جلسہ جوبلی پنجاہ سالہ ہوئین اون سب مین نواب صاحب ممدوح شریک رہے اور خاص ملکۂ معظمۂ قیصرۂ ہند کی عنایات بیغایات آپکے حال پر مبذول رہین۔ جناب پرنس آف ویلز و ڈیوک آف کناٹ و شاہزادگان عالی تبار آپ سے کے ساتھہ دوستانہ و اخلاقانہ برتاو فرمایا کرتے تھے جو سفرنامہ کے ملاحظہ سے ناظرین پر روشن و منکشف ہوگا۔

جب آپ کل تقاریب جلسۂ جوبلی سے فارغ ہوچکے تو تاریخ ۳۰ جون ۱۸۸۷ عیسوی مطابق ۸ شوال ۱۳۰۴ حضور ملکۂ معظمۂ قیصرہ ہند کی جناب مین باریاب ہوکر حضرت اقدس و اعلےٰ بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کا خریطہ پیش فرمایا اور جوتحائف کہ حضور پرنور نے روانہ

فرمائے تھے داخل سے گئے اور جو تحائف کہ پرنس آف ویلز بہادر و ڈیوک آف کناٹ کے لئے بہیجے گئے تہے وہ بہی داخل کئے افسوس ہے کہ بہت تلاش کے بعد بہی مجہے اونکی تفصیلی فہرستین نہین مل سکین لہذا درج کتاب نہو سکین ۔

جب تمام تقاریب جلسۂ جوبلی سے آپ نے فراغت حاصل فرمائے تو بتاریخ غرۂ جولائی ۱۸۸۷ع موافق ۹ شوال سنہ ۱۳۰۴ ملکہ معظمۂ قیصرۂ ہند سے رخصتی ملاقات فرما کر مع ہمراہیان جہاز وینکٹا نامی پر بندر ڈوور سے سوار ہو کر بعجلت تمام روانہ ہوے اگرچہ آپکو اکثر اصحاب نے منع کیا کہ یہہ موسم سفر جہاز کے لئے ناموزون ہے اور اکثر دریا مین طوفان و تخیزہ کی شدت رہتی ہے لیکن چونکہ آپکو آقائے ولینعمت کا حکم اقدس

فوری واپسی کی نسبت پہونچ چکا تہا آپ نے ان تمام خطرات کا کچہہ بہی اندیشہ نفرمایا اور راہی ہوگئے مصداق اسکے
جسکی کشتی کا ناخدا ہو خدا * لاکہہ طوفان ہو تو کیا ڈر ہے۔
الحاصل بتاریخ غرۂ جولائی ۱۸۸۵ء مطابق ۹ شوال ۱۳۰۲ھ سوار جہاز ہوکر براہ کیاسس و برنڈزی وغیرہ بہ عجلت تمام سفر فرماکر بتاریخ ۱۷ جولائی ۱۸۸۵ء موافق ۵ شہر شوال ۱۳۰۲ھ بندر بمبئی مین داخل ہوئے اثناے سفر مین آپکے جہاز کو سخت طوفان رہا اور آپ کے سب ہمراہی مرض طوفان مین مبتلا رہے لیکن آپکو سبکی فکر ہمیشہ رہتی تہی اور آپ ایک ایک ادنے ملازم کے حال کے نگران خبرگیران رہتے تہے یہان تک کہ اپنی ذات سے اونکو کہانے وغیرہ کی تاکید فرمایا کرتے بندر بمبئی پر آپ کے استقبال کے لئے نواب وقارالامرا بہادر برادر عزیز نواب صاحب

ممدوح مع اسٹاف و نواب انتصار جنگ بہادر و مولوی
افضل حسین و مسٹر فرید ونجی و اکثر ملازمین مقربین
و جان نثاران پائیگاہ مثل کرنل نیل صاحب و راے ملجا پرشاد
مہتمم خزانہ و سررشتہ دار افواج پائیگاہ و حافظ غلام محمد
و نور اللہ خان ڈاکٹر و غیرہ وغیرہ مقربین حاضر و موجود
تھے۔ آپ نے جہاز سے اتر کر سب سے بخندہ پیشانی
ملاقات فرمائے اور ہر ایک شخص نے قدمبوس ہو کر
شرف ملازمت حاصل کیا۔ بمبئی مین دو روز قیام فرما کر
راہی بلدۂ فرخندہ بنیاد ہوے اثنائے راہ مین آپنے
گلبرگہ شریف مین ایک روز قیام فرمایا اور زیارت
حضرت خواجۂ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ سے
مشرف ہوے محتاجین و مساکین کو کہانا کہلایا گیا اور خیرات
تقسیم ہوئی۔

آپ جین قیام گلبرگہ شریف بنگلہ صوبہ داری مین فروکش
ہوے تھے۔ وہان کے عہدہ دار مثل صوبہ دار صاحب
وتعلقدار صاحب وغیرہ وغیرہ بغرض انتظام و استقبال
حاضر تھے۔ آپ کے ہمراہیون سے ایک صاحب کا
بیان تہا کہ جس بنگلہ مین آپ تشریف رکہتے تھے وہ
اوسی زمانہ مین کئی ہزار کی لاگت سے ذریعۂ تعمیرات
تیار ہوا تہا اور جس روز آپ وہان ٹہیرے ہوے
تھے اتفاق سے بارش شدید ہوئی اور تمام مکان ٹپکنے
لگا آپ نے اوسیوقت محکمہ تعمیرات کی کارروائی پر
افسوس ظاہر کرکے فرمایا کہ سرکاری ہزار ہا روپیہ
صرف ہوتا ہے اور اسطرح لاپروائی اور عہدہ دارون
کی عدم توجہی سے کام خراب بنتا ہے چنانچہ جو عہدہ دار
مثل انتصار جنگ بہادر وغیرہ آپکے ہمراہ تھے اونکو بھی

آپ سے اس امر پر متوجہ کیا۔ بعد مین معلوم ہوا کہ بوقت
مدارالمہامی خود آپ نے اس تعمیر کی مثل طلب فرماکر
اسکی نسبت سخت احکام صادر فرمائے۔ اس بیان سے
میرا یہہ مقصود تہا کہ ابتدا سے آپکو ہر ایک مقدمات و معاملات
جزوی مین بہی بددیانتی پسند نہ تہی۔ اور آپ ہمیشہ سے
بددیانت عہدہ دارون کے سخت دشمن تھے۔ گلبرگہ
شریف سے بعد ادای نیاز و فاتحہ وغیرہ آپ راہی
بلدۂ فرخندہ بنیاد ہوے۔ یہان آپ کی رونق
افروزی کی خبر پہلے ہی سے مشہور رہتی اور آپ کے
متقربین و جان نثاران پائیگاہ کا جوش قدمبوسی حد سے
زیادہ گذر گیا تہا بمصداق اسکے۔ ؎

وعدۂ وصل چون شود نزدیک ۞ آتش شوق تیز تر گردد

کیونکہ سب لوگ اپنے آقائے ولی نعمت کو جو مثل مان باپ کے

اسپنے ملازمین ومتعلقین پر نظر شفقت و پرورش رکھتے تھے
اس جہاز کے سفر دور و دراز یوروپ کے چندروزہ
مفارقت کے بعد جو اون پر سخت ناگوار رہی اوسنکے دیکھنے
اور شرف ملازمت و قدمبوسی حاصل کرنے کے لئے
بہت بے تاب تھے اور جوق جوق استقبال وحصول
قدمبوسی کے لئے جمع ہونیکو مستعد اور یہی حال تمام عہدہ داران
و امراء ومعززین شہر کا بھی تہا۔ کیونکہ تقرر عہدۂ جلیلہ
مدار المہامی کی خبر زبان زد خاص و عام ہوچکی تھی اور
اس لحاظ سے ان صاحبون کا اشتیاق حصول قدمبوسی
بھی کچھہ بیجا نہ تہا۔ لیکن اونہین ایام مین حضرت قدر قدرت
بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی کے ایک صاحبزادہ کی رحلت
کی خبر وحشت اثر بندر بمبئی مین آپ کے گوش گذار ہوچکی
تھی۔ پس آپ نے اوسی لحاظ سے سخت احکام اپنے معتمدین

وغیرہ کے نام بذریعۂ تار برقی صادر فرمائے تھے کہ کوئی صاحب
بغرض استقبال اسٹیشن پر نہ آویں اور نہ کوئی اور تکلف
وغیرہ جو ایسے استقبالی رسوم کے وقت ہوتے ہین ادا ہون
بلکہ اپنے جملہ ملازمین و متعلقین پائیگاہ کو آگاہ فرمایا کہ جو شخص بغرض
استقبال ریلوی اسٹیشن پر آویگا اوس سے مین سخت ناخوش
ہونگا اس سے صاف معلوم ہو سکتا ہے کہ آپکو حضرت بندگانعالی
متعالی مدظلہ العالی سے کسقدر عقیدت تھی اور آپ حضرت کے
ملال سے کسقدر متاثر ہوتے تھے الحاصل باوجود اس ممانعت
و احکام سخت کے بھی ایک کثیر مجمع عامۂ خلایق کا آپکے
استقبال کے لئے اسٹیشن بلدہ پر موجود تہا اور آپ بتاریخ
۴ ذیقعدہ ۱۳۲۸ھ چہار ماہ کامل کے سفر دور و دراز یورپ
کے بعد داخل بلدہ ہوسے ۔ آپ کے جملہ ملازمین و متعلقین
و مقربین آپ کی شرف ملازمت و قدمبوسی سے مستفید و

بہرہ یاب ہوے ہے العیش کہ باد صبح گلبو آمد ہمی نوش کہ آب رفتہ در جو آمد ہ خوش باش کہ بخت خفتہ سر بالا کرد ہ دولت ز نشاط تہنیت گو آمد ہ اوسی روز کرنل مارشل کے ہمراہ حضرت بندگانعالی متعالی مظلہ العالی کی دیوڑہی مبارک پر حاضر ہوکر آداب عرض کراسے اور دوسرے روز افتخار باریابی حاصل کرکے نذر گذرانے اور تمام کیفیت تقریب جوبلی و ملاقات جناب ملکہ معظمۂ قیصرۂ ہند کی حضرت اقدس والےعلا کی خدمت مین عرض کی۔ اعلیحضرت مدظلہ العالی عرصہ تک بکمال نوازش وشفقت خسروانہ آپ سے تفصیلی حالات سفر یورپ وجشن جوبلی ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند وغیرہ دریافت فرماتے رہے اور جناب ملکہ معظمۂ قیصرۂ ہند وشاہزادگان والا تبار کا اخلاقانہ ونوازشانہ برتاؤ سنکر نہایت مسرور ومحظوظ ہوے

اوس کے بعد حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی نے خدمت مدارالمہامی پر (جو سالار جنگ میر لایق علیخان کے مستعفی ہونے سے خالی ہوئی تھی) کسی لایق و تجربہ کار امیر کا تقرر ضروری خیال فرماکر آپکو منتخب فرمایا اس سے بہتر انتخاب غیر ممکن تھا کیونکہ سر سالار جنگ اول کے بعد آپکا وسیع تجربہ اور لیاقت مسلمہ تھی اور آپ نے جس خیر خواہی و وفاداری و جان نثاری کا ثبوت اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کی کم سنی مین دیا تھا وہ اظہر من الشمس تھا پس بتاریخ ۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۵ ہجری آپکا تقرر خدمت جلیلہ مدارالمہامی پر ہوا اور بذریعہ جریدۂ غیر معمولی مورخہ ۲۰ شہریور سنہ ۱۲۹۶ ف جلد چہارم صفحہ (۸۷) (جسکی نقل ذیل مین درج ہے) باضابطہ مشتہر کیا گیا۔

نقل جریدۂ غیر معمولی

جلد چہارم روز شنبہ تاریخ ۲۰ شہریور ۱۲۹۶ف
مطابق ۸ ذیقعدہ ۱۳۴۵ھ صفحہ ۷۰

علاقۂ پولیٹکل فنانس
حکم حضرت اقدس واعلےٰ

حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی نے بنظر مراحم خسروانہ نواب محمد مظہر الدینخان رفعت جنگ بشیر الدولہ عمدۃ الملک اعظم الامرا امیر اکبر آسمانجاہ بہادر کو خدمت جلیلہ مدار المہامی سرکار عالی پر جو کہ نواب سر سالار جنگ بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کے مستعفی ہونے کیوجہ سے خالی ہوئی ہے سرفراز فرمایا۔

ف ۲ - اس موقع پر حضرت اقدس و اعلےٰ تمام معین المہامون اور معتمدین اور صدر عہدہ داروں کی کارروائی پر جو کہ حضرت نے بوجہ ملاحظہ فرمانے کام مدار المہامی کے دیکھے اظہار

خوشنودی فرماتے ہین۔

تمام رعایا و برایائے دکن اس انتخاب و تقرر سے نہایت راضی و خوش ہوے اور اپنے مالک و ولی نعمت حضرت اقدس و اعلےٰ کے حق مین دست بدعا۔ ۵

کیا پیر و مرشد نے جو انتخاب ٭ حقیقت مین اعلی تھا وہ انتخاب

عطا کرتے ہین جسکو عہدہ حضور ٭ سمجھ لیتے ہین دلمین یہ بالضرور

کہ اس عہدہ کو دیگا انجام یہ ٭ بخوبی بجا لائیگا کام یہ

کہین دور کیون جائے اے جناب ٭ وزارت ہی کا دیکھئے انتخاب

عموماً رعایا و برایائے دکن کا عام مقولہ اور عام راے آپکی نسبت نہایت ہی عمدہ تھی۔ جو ذیل کے اشعار سے ظاہر ہے اور جو ایک لایق شاعر نے آپ کی ہر دلعزیزی کی نسبت عام راے کا اظہار اپنی مثنوی مین نظم کیا ہے۔

نہین خوف کچھ خصم بدخواہ کا ۔ کہ یہہ دور ہے آسمان جاہ کا

امیرون مین اعظم رفیع المکان ۔ خجل فیض سے جنکے دریا و کان

امارت کی زینت ریاست کی زیب ۔ اسی ذات سے ہے وزارت کی زیب

وزارت کو فخر آپ کی ذات سے ۔ کرم کو مباہات اسی بات سے

مہ و مہر شادان نظر آتے ہین ۔ ستارے خوشی سے کھلے جاتے ہین

خبر ہے یہ مشہور بازار مین ۔ کہ زہرا کا مجرا ہے دربار مین

برنگینی و شوکت و احتشام ۔ ہے قوس قزح خم برائے اسلام

ملین اب جدائی کو مدت ہوئی ۔ خوشی سے یہ خواہش ہے قطبین کی

سعید و مبارک کا ہے دور اب ۔ ہے روپوش اندیشہ سے ذو ذنب

یہہ اقوال ہین سبع سیارہ کے ۔ کہ عرصہ ہوا ہمکو پہرتے ہوے

تھی مدت سے جس عہد کی جستجو ۔ وہ آیا ہے پوری ہوئی آرزو

اب آوارہ پہرتے ہیں کیا فائدہ ۔ کرو بیٹھہ کر شکر اللہ کا

بمنت عطارد کی ہے التجا ۔ قلمدان والا مجھے ہو عطا

گئی بھول وہ اوج اور برتری ۔ زمین پر اوتر آئی ہے مشتری

تھے حاضر ور آسمانجاہ پر ۔ کہ سرکار کو کوئی کر دے خبر

بجاتے تھے پھر ایک کا انبساط ۔ بچھایا خدا ہی نے ایسا بساط

ہوا جس سے حاصل دلونکو سرور ۔ فراہم کا ہر روز پایا وفور

خوشی سے ہر اک دل ہوا باغ باغ ۔ تفکر تردد سے پایا فراغ

سراسر رفاہ خلایق ہوئی ۔ مسرت کا موقع ہے یہ واقعی

ہوئے آپ جیسے مدار المہام ۔ بہت عمدہ عمدہ ہوا انتظام

کہ تھی مثل جس کا نہ مانند تھے ۔ بکار آمد اور فائدہ مند تھے

تھی مشکور خلقت ہزاران ہزار ۔ نہ کچھ حد تھی جسکی نہ کوی شمار

ہوئے انتظامات بے انتہا ۔ کہ منجر ہے ہر اک سوی فائدہ

کسیکو بھلا یاد کیونکر رہے ۔ اگر ایک ہووے تو کوئی کہے

آپنے خدمت جلیلۂ مدار المہامی سلطنت آصفیہ سے سرفراز

ہوکر بارگاہ ایزدی مین دوگانہ شکر وسپاس ادا فرمایا
اور نذر نہرنرازی اپنے آقائے ولی نعمت حضرت
بندگانعالی کی خدمت اقدس مین حسب دستور پیش فرما کر
جائزہ خدمت مذکورہ کا لیا اور بعد اخذ جائزہ جو اشتہار
تمام رعایا و برایائے دکن و جملہ ساہوکار و تجار کی آگہی
کے لئے بتاریخ ۱۱۔ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۹ بذریعہ جریدہ غیر معمولی
جلد چہارم صفحہ (۸۹) شائع فرمایا اوسکی نقل بہی ہم ذیل
مین درج کرتے ہین جس سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ آپنے
کسقدر سچے اور مستحکم وعدے اصلاح ملک و فنانس ریاست
و انتظام آئین و قوانین ملک کے فرمائے اور یہہ بھی
ناظرین سے پوشیدہ نہین ہے کہ اون وعدون کے ایفا
مین آپنے کسقدر سعی و کوشش کی اور اوس مین کامیاب
ہوئے جو جو اصلاحین اور انتظام آپ کے عہد وزارت

مین ہووے اور جسطرح خزانہ معمور اور رعایا خوشنود و ملک سرسبز و شاداب تہا اوسکے تفصیلی حالات مشرح آیندہ درج کئے جاوینگے۔

نقل جریدۂ غیر معمولی

جلد چہارم روز سہ شنبہ تاریخ ۲۳ شہریور ۱۲۹۶ف موافق ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۰۴ ہجری صفحہ (۸۹)

علاقہ پولیٹکل و فنانس

حکم مدار المہام سرکار عالی

اشتہار

منجانب ہز اکسلنسی نواب محمد مظہر الدینخان رفعت جنگ بشیر الدولہ عمدۃ الملک اعظم الامرا امیر اکبر سر آسمان جاہ بہادر مدار المہام سرکار عالی چونکہ حضرت ولی نعمی بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے

مراحم خسروانہ سے مین نے منصب وزارت سے سرفرازی
پائی اور مدارالمہامی کے عہدہ کا جائیزہ لیا لہذا اب بعد
اس دعا کے کہ خداوند تعالے جلشانہ مجھکو ہمیشہ اپنے
پادشاہ اور ملک کی خیرخواہی اور خدمتگذاری مین
نیک توفیق بخشے اور میرے نیک ارادون مین مجھکو
کامیاب کرے اور بعد ادای شکر اون نوازشات
اور خاوندیون کے جن سے حضرت خداوندی نے
اپنے اس آبائی خانہ زاد کو اس بڑی ذمہ داری کی خدمت
سے سرفراز فرمایا اور جو ایک ایسا شکر ہے کہ لفظون کے
ذریعہ سے ادا نہین ہو سکتا مین حضرت کے تمام امرا اور
جاگیردارون اور زمیدارون اور ساہوکارون
اور تجار اور عہدہ داران اہل قلم و اہل سیف اور
عموماً تمامی رعایائے سرکار عالی کو اس سبب سے

پچھلے اشتہار کے ذریعہ سے جو مین اپنی مدار المہامی کے بعد مشتہر کرتا ہون اطمینان دلاتا ہون کہ جہان تک میرے امکان مین ہے مین اپنا تمام وقت اور ہمت اور توجہ و محنت کو آپ سب کی بہتری اور ملک کی خیر خواہی مین صرف کرون گا۔

۳ - نواب سر سالار جنگ مختار الملک میر ترابعلیخان مرحوم کا طویل زمانہ مدار المہامی جن کے ساتھہ مجھکو سولہ برس تک ملکی انتظامون مین شریک رہنے کی خوشی حاصل رہی ہی میرے سامنے بطور ایک روشن مثال اور نمونہ کے ہوگا اور جو بات کہ مرحوم موصوف کی قسمت مین نہ تھی اور خوش قسمتی سے مجھکو حاصل ہے یعنے حضرت خداوندی کی حکمرانی کی قوت اور برکت وہ میری کشتی مہمات انتظام ریاست کی ناخدائی فرماویگی اور

مجھکو کامل یقین ہے کہ شہنشاہی گورنمنٹ اور اُسکی جانشینون سے بھی جنکی دلی خواہش ہمیشہ اس ملک کی بہبودی اور فلاح کی رہی ہے مجھکو ہر ایک وا جبی مدد پہونچیگی۔

ف۔ مین اس موقع پر ملک کے سامنے تفصیل کے ساتھ بہت وعدے کرنا نہین چاہتا بلکہ جو کچھہ میرے ارادے ہین انشاء اللہ تعالی مین اونکو اپنے کامون سے ثابت کرونگا صرف اسقدر کہنا کافی سمجھتا ہون کہ میرا فرض عین یہہ ہوگا کہ ملک کے ہر صیغہ کے انتظام کے لیئے جن قواعد و ضوابط کی ضرورت ہو زمانہ کی رفتار کے ساتھہ ساتھہ آگے بڑھاؤن اور ملک کی زراعت اور تجارت کو جو ملک کی دولت کے دو وسیع چشمے ہین۔ ترقی دینا۔ صنعت و حرفت کو جس مین اب بہ نسبت سابق کے کچھہ انحطاط نظر آتا ہے سنبھالنا

تعلیم اور درستگی اشاعت کے ذرائع کو وسعت دینا
باشندون کی صحت اور تندرستی کی حفاظت کیواسطے
شفاخانون کی تعداد مین جواب بہت کم ہین اضافہ کرنا
اورخصوصًا پردہ نشین عورتون کے معالجات مین
سہولت کرنا رعایا کی راحت و آرام کیواسطے ضروری
تدابیر کو کام مین لانا اور امن اور عافیت اور عدل
و انصاف کو ترقی دینا۔ عدالتون کے احکام کی بلا ناجائز
تاخیر و رعایت تعمیل کرانا۔ اور محابس کی حالت کو
جو بہت اصلاح طلب ہے درست کرنا۔ ریلوی اور
معدنیات کی کمپنیون کو جنکی کارروائیون سے
ملک کی دولت اور بہبودی کی ترقی کی امید ہے
ہر ایک ضروری اور مناسب مدد دینا کہ جس سے
اون کے کام مین آسانی اور ملک کو فائدہ ہووے

اعلی ترین فرایض میری خدمت کے ہونگے اور سب سے بڑھ کر اہل ملک کے حقوق کو بطور کامل ملحوظ رکھا جائیگا اور مداخل و مخارج کے انتظام کا اور کفایت شعاری کے ساتھہ موجودہ آمدنی کی بہتر طور پر استعمال کا ہر وقت خیال رہیگا تاکہ سلطنت کے قرضے جن کی تحقیق و تنقیح کی تکمیل کیجاویگی ادا ہو جاوین اور خزانہ کی عمدہ حالت جو ملک کی ہر قسم کی ترقی کے لئے سب سے ضروری آلہ ہے اور جس کے بغیر مفید سے مفید کام بہی اختیار نہین کیا جا سکتا قایم رہے۔

فہ ۔ امور مذکورہ کے متعلق جن اصلاحون کی وقتاً فوقتاً ضرورت ہوگی اونکی تمام تجویزین بعد کامل غور کے منظوری کے لئے حضرت خداوندی مین پیش کیجاوینگی۔

اور میری دایمی کوشش یہہ ہوگی کہ اپنے پادشاہ اپنے
آقا اپنے مالک کی غلامی اور فرمان برداری ورضاجوئی
مین ہر وقت ثابت قدم رہون اور جیسے کہ اس کوشش
مین کامیابی حاصل کرنا ابتدا سے میری دلی تمنا رہی ہے
ویسے ہی اون تعلقات دوستی و یکجہتی کو ملحوظ رکہنا بلکہ
مستحکم کرتے رہنا میرا کام ہوگا جو حضرت خداوندی
کی گورنمنٹ کو نسلاً بعد نسل گورنمنٹ قیصری کے ساتھ
رہے ہین -

آخر مین مجھکو امید ہے کہ تمام عہدہ دار جو اعضائے
سلطنت ہین اور جنکی مدد سے مجھکو اپنے ان تمام ارادون
مین کامیاب ہونے کی پوری توقع ہے اپنے اپنے
کامون مین اطمینان اور خوشدلی اور ہمت اور استقلال
کے ساتھہ مصروف اور ہر وقت اور ہر حالت مین

رعایا اور خصوصاً رعایائے زراعت پیشہ کی بہبودی
اور فلاح اور آرام و راحت کی تجاویز مین مشغول رہینگے
کیونکہ یہی ایک امر ہے جسکے واسطے حضرت خداوندی
نے مجھکو کل امور سے زیادہ تاکید فرمائی ہے۔ ۱۱ شہر
ذی قعدہ ۱۳۰۸ہجری

اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللہِ تَعَالٰی

تختہ تعین اوقات ملاقات نواب مدار المہام بہادر
سرکار عالی

الحکم
حسب حکم مدار المہام سرکار عالی تختہ تعین اوقات
مصرحۂ بالا بغرض اطلاع و آگہی جمیع خاص و عام
مشتہر کیا جاتا ہے۔

(۱) مدار المہام سرکار عالی بروز ہائے معینۂ پیشی بوقت
مقررہ ہر ایک معتمد سے اجرائے کار کے لئے ملاقات

فرماوینگے۔

(۲) اگر کسی معتمد کو کوئی ضروری کام درپیش ہو اور وہ سوائے روز ہائے معینہ کے دوسرے روز ملاقی ہونا چاہین تو پریوٹ سکرٹری کے ذریعہ سے اطلاع دین۔

(۳) اگر سوائے معتمدین کے دوسرے افسران سررشتہ یا عہدہ داران سرکار مدارالمہام سرکار عالی سے سرکاری کامون کی ضرورت سے ملاقات کرنا چاہین تو اپنے اپنے معتمدون کے وقت پر آوین اور بہتر ہوگا کہ اپنے اس ارادہ سے وہ اپنے صیغہ کے معتمد کو بھی مناسب وقت پر اطلاع کر دین تاکہ جس معاملہ پر گفتگو ہونیوالی ہو معتمدین اون کا غذات کو بھی اپنے ہمراہ رکھین۔

(۴) اسکے علاوہ جبکہ کسی کو مدارالمہام سے ملنا ہو تو

وہ اپنی درخواست پرایوٹ سکرٹری کے پاس بہیجدین

پرایوٹ سکرٹری مدارالمہام کی اجازت لیکر ملاقات کیوقت

سے اطلاع دینگے۔

(۵) پرایوٹ سکرٹری اون تمام انتظامون سے جو وقتاً فوقتاً

مدارالمہام کی ملاقاتون کا ہوا ہوا ایڈیکانگ کو مطلع کردیا کرینگے

ایڈی کانگ اوقات معینہ پر آنیوالون کو لین سگے اور اونکی

اطلاع مدارالمہام کو کرین سگے اور ملاقات کرائین سگے

تختۂ تعین اوقات پیشی معتمدین در پیشی مدار المہام سرکار عالی							
نشان	یوم	۲۰ — ۳	۳ — ۳۰	۳۰ — ۴	۴ — ۴۰	۴۰ — ۵	۵ — ۵۰
۱	شنبہ	معتمد مالگذاری	معتمد ہوم ڈپارٹمنٹ	معتمد فوج باقاعدہ	معتمد پولیٹکل و فنانس	ناظم دفتر ملکی	صدر محاسب و خزانہ
۲	یکشنبہ	•	•	•	•	•	•
۳	دوشنبہ	معتمد عدالت و کوتوالی	•	معتمد تعلیمات	معتمد پولیٹکل و فنانس	ناظم دفتر ملکی	صدر محاسب و خزانہ
۴	سہ شنبہ	معتمد مالگذاری	معتمد فوج بیقاعدہ	معتمد انگریزی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۵	چہارشنبہ	معتمد تعمیرات عامہ	معتمد ہوم ڈپارٹمنٹ	معتمد فوج باقاعدہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۶	پنجشنبہ	معتمد عدالت و کوتوالی	معتمد فوج بیقاعدہ	معتمد انگریزی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۷	جمعہ	•	•	•	•	•	•

بعد ادای شکریہ ایزد ذو الجلال و آقائے ولی نعمت آصف ملک و رعایا سے جو جو وعدے بذریعہ اشتہار مقدم اصدار فرمائے اوسکے ایفاء مین اپنے کو ہمہ تن وقف کر دیا اور جو جو اصلاحین آپ نے اپنے زمانہ مین کین وہ بعد کے واقعات سے ناظرین پر اچھی طرح سے ظاہر ہو جائینگی۔

سب سے پہلے آپ ایک بڑے عہدہ دار کیجانب متوجہ ہوے جنکا زمانہ مدار المہامی سابق مین نظام گورنمنٹ مین بہت بڑا اعتبار و اعتماد تہا اور جنکی وساطت سے معاملہ معدنیات و ریلوی وغیرہ سلطنت آصفیہ کا تصفیہ ہوا تہا۔ اسکی تفصیل یہ ہے کہ بذریعہ سردار دلیر الملک معتمد ہوم ڈپارٹمنٹ و انگلش کمپنی سے معدنیات کے ٹہیکہ کی نسبت یہہ قرارداد ہوا کہ سرکار عالی کو سالانہ

پچاس ہزار روپیہ ملا کرینگے اور یہ کہ ٹھیکہ پانچ سال کے لئے کمپنی مذکور کے قبضہ مین رہیگا اور کمپنی کو تمام معادن دکن پر قبضہ اور کام کرنیکا اختیار دیا گیا کمپنی نے ولایت مین اس کام کے لئے دس لاکھ پونڈ کے شیرز یعنے حصہ جاری کئے اسکی تمام کارروائی بزمانہ سرسالار جنگ مدار المہام سابق بذریعۂ سردار دلیر الملک بہادر ہوم سکرٹری طے اور تصفیہ پاچکی تھی اور عہدہ دار مذکور کو بطور کمیشن سرمایہ کا جو تہائی حصہ دینا قرار پایا تہا اوسکے معاوضہ مین واٹسن کمپنی نے حصہ جات اون کے نام منتقل کر دئے اور یہہ سب کارروائی صیغۂ راز مین طے پا گئی عہدہ دار صاحب موصوف نے ایک چالاکی اور یہی کی کہ ولایت سے فوراً واپس ہوکر اوسقدر حصہ جات جو اونکو کمیشن مین بطریق ناجایز ملے تھے فی الفور کسی طریق سے سرکار عالی کے

ہاتھہ فروخت کرکے خزانہ سے نقد روپیہ حاصل کرلیا
اور بیفکر ہوگئے جسوقت اس قسم کی کارروائی ولایت مین
واٹسن کمپنی سے ہو رہی تھی نواب سر آسمانجاہ بہادر
بھی ولایت مین تشریف رکھتے تھے اور کسیطرح سے
آپکو تمام چالاکیون کی خبر ہوگئی تھی اور آپ نے اُس
تمام ٹہیکہ وغیرہ کے معاملہ کو نظر اشتباہ سے ملاخطہ فرمانا
شروع کیا تہا اور بعد مراجعت بلدہ جب آپکو پوری پوری
تصدیق اس امر کی ہوگئی کہ سراسر بد دیانتی کا برتاؤ
اس معاملہ مین ہوا ہے تو آپنے فوراً اونکی معطلی کا حکم صادر
فرمایا حسبہٗ معتمد سردار دلیر الملک بہادر عہدہ ہوم سکرٹری
سے معطل کئے گئے اور بجائے اون کے سید علی صاحب
بلگرامی منصرم ہوم سکرٹری مقرر ہوئے۔ بعد معطلی بہادر
موصوف سرکار سے یہہ حکم صادر ہوا کہ جو رقم

حصہ جات مرقوم الصدر کی بابت خزانہ سرکار سے
وصول کی گئی ہے فوراً واپس داخل سرکار کیجاوے
رقم کے واپس دینے مین بہت حیلہ و حوالہ ہوا آخرش
جب سخت تقاضا گورنمنٹ نظام سے ہوا تو مجبوراً نقد
ساتہہ لاکہہ روپیہ داخل کئے اور بقیہ پندرہ لاکہہ روپیہ
کے عوض اپنی کل جائداد واقع بمبئی (جو اسی ناجایز رقم
سے خریدی گئی تھی) گورنمنٹ نظام مین مکفول کردی گئی۔
اسطرح سرکار عالی سے جو ساڑہے بائیس لاکہہ روپیہ بددیانتی
اور چالاکی سے حاصل کئے گئے تھے خزانۂ عامرہ مین
واپس ہوے اور ازسرنو جدید اسکیم مشورۂ عہدہ داران
و وکلاء و بیرسٹران لایق و تجربہ کار تیار ہوے
جسکی روسے ٹہیکہ سابق بحال رہا لیکن سرکار کو جو رقم
سالانہ بابت معدنیات سابق مین وصول ہوتا قرار پایا تھا

اوسکی مقدار دوچند ہوگئی جس سے سرکار عالی کو کثیر فائدہ ہوا۔ اور یہہ جدید اسکیم جو نواب سر آسمانجاہ بہادر نے بعد رد و قدح بسیار منظور فرمائے تھے اوسکو ولایت مین پارلیمنٹ نے بھی پسند کیا اور دکن مینگ کا جھگڑہ بالآخر طے ہوگیا۔

اسکے سوائے آپ نے ایکسال کے عرصہ مین ہرایک صیغہ کی ترقی اصلاح مین بے انتہا کوشش فرمائے۔ موازنہ معمولی وقت اور ختم سال سے قبل حضور مین منظوری کے لئے پیش ہی نہین کیا گیا بلکہ اوسمین بہت کچھہ اہم اور ضروری اصلاحین بہی عمل مین آئین ہر ایک صیغہ مین ضروری اصلاحین کی گئین جس سے کفایت شعاری کے ساتھ محمدہ کام چلنا مقصود تہا۔ ختم سال پر ایک مکمل اڈمنسٹریشن رپورٹ پیش کی گئی جو آپ کے وقت کے انتظام و

واصلاح کا آئینہ تھی جسکے ملاحظہ سے حضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی نہایت محظوظ ومسرور ہوے اور حضرت اقدس و اعلےٰ نے آپ کے انتظام وکارگذاری سے اپنا کامل اطمینان وخوشنودی ظاہر فرمائے ۔

سرفرازی نواب سر آسمان جاہ بہادر

بتاریخ ۱۴ ماہ شوال ۱۳۰۵ہجری مطابق ۲۵ ماہ جون ۱۸۸۸ء یوم دوشنبہ ایک عظیم الشان دربار مین جو خلوت مبارک مین منعقد ہوا اور جسمین تمام بڑے بڑے امرا اور جاگیردار اور جمعدار پیشگان اور دیگر عہدہ داران اہل سیف اور اہل قلم حاضر تھے حضرت پیر و مرشد بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی نے فرط نوازش شاہانہ اور مراحم خسروانہ سے نواب سر آسمانجاہ بہادر کے ۔سی۔ آئی۔ ای۔ کو خلعت دیوانی سے سرفراز فرماکر عہدۂ دیوانی پر

مستقل فرمایا خلعت مین حضرت غفران مآب نواب میر نظام علیخان بہادر علیہ الرحمۃ کا ملبوس خاص عنایت ہوا جسمین سات عدد جواہر بیش بہا شامل تھے۔ جو حضرت پیر و مرشد مدظلہ العالی نے اپنے دست مبارک سے سردربار مرحمت فرمائے حسب تفصیل ذیل۔

سرپیچ	طرہ	ہار	کنٹھی
عدد	ملسب	ملسب	ملسب

بازوبند	پہنچبند	دستبند	
زوج	زوج	زوج	

سرفرازی تمغۂ
کے۔ سی۔ آئی۔ ای

اور دوسرے روز بتاریخ ۱۶ شوال ۱۳۰۵ ہجری مطابق ۲۷ جون ۱۸۸۸ عیسوی یوم چہارشنبہ کو رزیڈنسی مین

ایک بہت بڑا شاندار دربار ہوا جسمین حضرت پیر و مرشد بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی بہ نفس نفیس اور دیگر امرا و عہدہ داران اور افسران افواج علاقہ سرکارین شریک تھے اس دربار مین مسٹر ای پی ہاول رزیڈنٹ نے حضرت ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کے طرف سے نواب سر آسمان جاہ بہادر کو معزز تمغہ طبقہ اعظم نائیٹ کمانڈر سلطنت ہند کا عنایت فرمایا اور اپنے ہاتھ سے نواب سر آسمانجاہ بہادر کے ۔سی۔ آئی۔ ای کے سینہ پر جانب چپ اوسکو لگایا۔ سند سرفرازی تمغہ جو صاحب عالیشان بہادر نے عطائے تمغہ کے وقت سر دربار زبان انگریزی مین پڑھ کر سنائی اوسکا ترجمہ حسب ذیل ہے ۔

نقول ترجمہ



وکٹوریہ بفضل خدا ملکہ سلطنت متحدہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ
حامی ملت و قیصرۂ ہند سلطانہ طبقہ اعظم سلطنت ہند
کیطرف سے نواب بشیر الدولہ امیر اکبر سر آسمان جاہ
بہادر مدار المہام ریاست حیدر آباد کو بعد ما یناسب کے
واضح ہو کہ ہر گاہ ما بدولت کو منظور رہے کہ آپکو اپنے
طبقۂ اعظم مذکورۂ سلطنت ہند کا نائیٹ کمانڈر نامزد
و مقرر کرین لہذا حسب تحریر ہذا ما بدولت آپکو
اعزاز طبقۂ مذکورہ کے نائیٹ کمانڈر کا عطا فرماتے
ہین اور بذریعہ تحریر ہذا آپکو اجازت دیتے ہین
کہ طبقہ مذکورہ کے نائیٹ کمانڈر ہونے کا اعزاز
و رتبہ مع اون جزو کل حقوق کے جو اوسکے بابتہ متعلق

و ملزوم ہین آپ کو حاصل رہے اور آپ اوسپر برقرار
اور اوس سے متمتع رہین ۔
آج یکم جنوری ۱۸۸۰ء کو ما بدولت کے پنجاہ و یکم سال
جلوسی مین بمقام ایوان دربار مابدولت موقوعہ آسبرن
مابدولت کے دستخط اور طبقہ مذکور کی مہر سے مکمل ہوکر
عطا کیا گیا ۔

حسب الحکم سلطانہ

شرحدستخط

کراس

سند اعزاز نائیٹ کمانڈر طبقہ سلطنت ہند

بنام نواب بشیرالدولہ امیر اکبر سر آسمانجاہ

بہادر



۔ وکٹوریہ افضل خدا ملکہ سلطنت متحدہ گریٹ برٹن و ایرلینڈ حامی ملت و قیصرہ ہند سلطانہ طبقہ اعظم سلطنت ہند کیطرف سے نواب بشیر الدولہ امیر اکبر آسمان جاہ بہادر مدار المہام ریاست حیدر آباد کو بعد ماسبق کے واضح ہو کہ ہرگاہ مابدولت نے بخوشی آپکو اپنے طبقہ اعظم مذکورۂ سلطنت ہند کا نائیٹ کمانڈر نامزد و مقرر کیا ہے اور ہرگاہ مابدولت کو اپنے طبقہ مذکورہ کے قوانین کے بموجب قدرت و اختیار کامل اس امر کا حاصل ہے کہ آئین متعلقہ عطائے تمغہ کی پابندی سے معاف کر دیں لہذا بتاثیر اوس اختیار کے جو مابدولت کو بحیثیت سلطانہ طبقۂ مذکورہ کے حاصل ہے بذریعۂ تحریر ہذا آپکو قدرت و اختیار کامل عطا و مرحمت ہوتا ہے

کہ ستارہ کو اپنے لباس بیرونی کے جانب یسار پہنین
اور استعمال کرین اور اوس فیتہ اور تمغہ کو بھی
جو ما بدولت کے طبقہ مذکورہ کے نائیٹ کمانڈر کے
ساتھ مخصوص ہوتا ہے پہنین اور استعمال کرین اور
از روی اختیار مذکورہ بالا ما بدولت کے طرف سے
آپکو اجازت دیجاتی ہے کہ وہ جز وکل حقوق ورعایتین
اور مدارج جو ما بدولت کے طبقہ مذکورہ کے نائیٹ
کمانڈر سے تعلق رکھتے ہین آپکو حاصل رہین اور آپ
اوسپر برقرار اور اوس سے متمتع رہین مع اوس
ممتاز لقب کے استعمال و تمتع کے جو سلطنت ما بدولت
کے ایک نائیٹ بیچلر کو حاصل ہوتا ہے ۔ اور یہہ
جمیع امورات سے کافی و وافی طور پر حاصل رہین
جسطرح کہ آپ اوس صورت مین اون سے

متمتع ہونیکے مستحق ہوتے جبکہ تمغہ و اعزاز نائیٹ ہڈ کا
اپکو ما بدولت کے دست خاص یا ما بدولت کے
نام و ما بدولت کے طرف سے ہمارے
ویسرائے و گورنر جنرل ہندوستان کے ہاتھہ سے
جو ہمارے طبقۂ اعظم مذکورہ کے گرینڈ ماسٹر (مالک اعظم
ہونیکی حیثیت رکھتے ہین باضابطہ عطا ہوتا گو اسکے خلاف
کوئی قانون یا فرمان بھی ہو۔

آج ۱۱ فبروری ۱۸۸۸ء کو ما بدولت کے پنجاہ و یکم سال
جلوسی مین بمقام ایوان دربار ما بدولت واقع آسبرن مالت بدولت
کی دستخط و طبقہ مذکورہ کی مہر سے مکمل ہو کر عطا کیا گیا۔

حسب الحکم سلطانہ
(شرحد ستخط)
کراس

دوسرے روز اسی تقریب مین ڈنر کی دعوت ہوئی جسمین رزیڈنٹ مسٹر ہاول نے نواب صاحب ممدوح کا جام صحت تجویز فرماتے وقت حسب ذیل تقریر کی۔

ترجمہ اسپیچ مسٹر ہاول رزیڈنٹ حیدرآباد

لیڈیز اینڈ جنٹلمین

قبل اسکے کہ ہم میز پر سے اوٹھین مین آپ سب صاحبون سے خواہش کرتا ہون کہ آپ لوگ میرے ساتھ اوس فرض کے انجام دہی مین شریک ہون جو ایک طرح سے فرض ہی ہے اور خوشی بھی ہے آپ لوگ خوب جانتے ہین کہ آج ہم سب یہان اسلئے جمع ہوے ہین کہ سر آسمانجاہ کو تمغہ نائیٹ کمانڈر آف دی موسٹ امینینٹ آرڈر آف دی انڈین امپایر عطا کرین

اور اس اعزاز پر اونکو مبارکباد دین۔

مین آپ صاحبون کو یاد دلاتا ہون کہ یہہ خطاب جناب ملکہ قیصرہ ہند دام اقبالہا نے ۱۸۷۸ء سے ان لوگونکے لئے جاری کیا ہے جو جناب ملکۂ معظمۂ قیصرۂ ہند اور سلطنت ہندوستان کے خدمات بجالاتے ہین)

اور یہہ بھی آپ صاحبون کو معلوم ہے کہ جناب ویسرائے گورنر جنرل بہادر گرانڈ ماسٹر آف دی آرڈر اور جناب پرنس آف ویلز و ڈیوک آف انڈنبرگ و ڈیوک آف کناٹ اور ڈیوک آف کیمبرج اکسٹرا نیشن گرانڈکمانڈر اور لارڈ کانیمرا۔ لارڈ رے لارڈ ابرڈین نیٹ گرانڈ کمانڈر ہین۔

ان تمام مرقوم الصدر معزز و ممتاز فرقہ کے ساتھہ آج سر آسمان جاہ بہادر بہی شامل ہون گے۔

آپ صاحبون سے مخفی نہین ہے کہ سر آسمان جاہ بہادر حیدر آباد کے ایک بہت ہی معزز خاندان سے ہین۔ اور وہ حضور نظام کے خاص قریب کے رشتہ دار ہونیکی عزت رکھتے ہین۔ اون کے عم بزرگوار راول کو ریجنٹ حیدر آباد اسٹیٹ کے تھے جو مشہور سر سالار جنگ کے ساتھہ مقرر ہوے تھے۔ نواب ممدوح کے بزرگ ہمیشہ سے خاص فوجی کمانڈر یعنی پائیگاہ خاص کے سرداری پر حضور نظام کی ریاست مین مقرر ہوتے آئے اور مجھے یقین کامل ہے کہ نواب سر آسمانجاہ بہادر اپنے دل مین اپنے آبائی خدمات یعنی فوجی لایف کو ضرور ترجیح دیتے ہونگے۔ اور اگر اپنی اوائل عمر سے وہ بخوشی ہر موقع پر بجائے قلم کے تلوار کا استعمال کرتے تو بلاشبہ اوسی مصروفیت وادای فرض کیوجہ سے

آج وہ مثل ایک سپاہی کے بجائے ایک اہل قلم کے
دنیا مین نامور ہو رہے ہین۔ جنگ افغانستان کے موقع پر نواب
ممدوح نے اپنی اور اپنی فوج کے خدمات گورنمنٹ آف انڈیا
کے سپرد کرنیکی خواہش ومستعدی ظاہر فرمائے تھے۔
جب آپکی آفیشل لائف شروع ہوئی تو آپ نے اوسمین
تعلیم و تجربہ بحیثیت صدر المہام عدالت حاصل فرمایا
جس خدمت کو آپنے بغیر کسی معاوضہ وصلہ کے قریبًا ۱۴
سال تک انجام دیا۔ اور یہہ صرف اس غرض سے
کہ عند الخلوی خدمت گورنمنٹ اپنے کو اوسکے قابل
بنادین۔
نواب ممدوح نے بارہا سر سالار جنگ کی زندگی مین
اور مہاراجہ نریندر پرشاد بہادر پیشکار کی غیر حاضری مین
خدمت مدار المہامی کو منصرمانہ انجام دیا ہے۔

اور آپ کونسل آف ریجنسی و کونسل آف اسٹیٹس کے
ممبر بھی رہے ہین۔ سالگذشتہ آپ کو نیابتاً اعلیحضرت
کے جانب سے جوبیلی ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند مین شریک ہونیکا
اعزاز بھی حاصل ہوا ہے۔ آخر مین آپ سب صاحبونکو
مطلع کرتا ہون کہ حضرت اقدس و اعلے کے حسب خواہش
اور منظوری گورنر جنرل انڈ کونسل نواب صاحب ممدوح
ایکسال کے امتحان کے بعد حال ہی مین خدمت جلیلہ
مدار المہامی حیدر آباد پر مستقل فرمائے گئے ہین۔ حیدر آباد
گورنمنٹ کے خدمات درحقیقت انڈین امپایر اور قیصرۂ
ہند کے خدمات ہین اور جبکہ نواب صاحب ممدوح
کو اعزاز عظیم حیدر آباد گورنمنٹ سے عطا ہوا ہے تو
آپ بیشک بمعا وضہ اون خدمات کے جو آپ ہز مجسٹی
کے انڈین امپایر کے بجا لائے ہین مستوجب خطاب

ایمنیٹ آرڈر کے بھی ہین۔ نواب صاحب ممدوح نے ان
سرفرازیون کے اظہار مسرت اور تہنیت کے طور پر سرکاری
دفاتر اور مدارس مین ۱۹-۲۰ ؍ شوال ۱۳۱۹ ہجری یوم
شنبہ و یکشنبہ کو اور اضلاع مین جہان جہان جریدہ پہونچے
اوسکے دوسرے دن سے دو دن کی تعطیل کا حکم بذریعہ
جریدۂ اعلامیہ صادر فرمایا۔
آپکے استقلال خدمت جلیلہ مدار المہامی سے تمام رعایا
و برایائے دکن اسقدر خوش و مسرور ہے جسکی حد و انتہا
نہ تھی۔ اور آپکی ہر دلعزیزی اسقدر رہی جو خارج از تحریر ہی
آپ پر آقائے ولی نعمت حضرت بندگان قدرت بندگان عالی
متعالی مدظلہ العالی کی اسقدر عنایت و مہربانی مبذول تھی کہ
آپ نہایت اطمینان و تشفی و خاطر جمعی سے اپنی خدمت
جلیلہ و امور مفوضہ کے اہم امور کو انجام دیتے تھے اور

رعایا و برایا کے فلاح و بہبود و رفاہ عامہ کے کاموں میں
شب و روز مصروف رہتے تھے ترقی زراعت و
تجارت ملک سے آپکو اسقدر دلچسپی تھی کہ آپکو جو موقع و
محل ان امور کی ترقی کا ملتا تھا اوسکو آپ کبھی فروگذاشت
نہین فرماتے تھے۔ چنانچہ آبپاشی ملک تلنگانہ کے لئے
بصدارت نواب وقار الامرا بہادر آپ نے ایک
مجلس کا تقرر فرمایا جسکا کام یہہ تہا کہ ملک تلنگانہ مین
جہان پانی کی اشد ضرورت تھی اور جہان بغیر پانی کے
کاروبار زراعت غیر ممکن تہا۔ ذرایع آبپاشی مہیا کر
او تالابون اور باؤلیون کی مرمت وغیرہ کراے تاکہ
کاشتکارون کو آسانی ہو اس مجلس کو مبلغ دس لاکھ روپیہ
سالانہ ان کامون مین صرف کرنیکا اختیار دیا گیا۔
جس سے بہت بڑا انتظام ہوا اور تمام ملک تلنگانہ

سیراب و شاداب ہوا اور تمام رعایا و کاشتکار ازحد مسرور و مشکور ہوے۔ اور اونکی خشک و سوکھی کشت زار امید مین ازسرنو تازگی آگئی۔ بقول شاعر

یہہ آپس مین کہتا ہی چہوٹا بڑا ٭ کہ اب سوکھے دہانون مین پانی پڑا

قلعۂ گولکنڈہ مین آپ نے ایک کارخانہ شال بافی کا قایم کیا جس مین ملک کے یتیم و لاوارث بچون کو شال بننے کا کام سکہلایا جانے لگا۔ پنجاب وغیرہ سے عمدہ کاریگر طلب اور اونکو شالبافی کی تعلیم دینے کے لئے مقرر ہوے۔ چنانچہ چند عرصہ مین کارخانہ مذکور مین عمدہ عمدہ شال و جامہ وار مثل کشمیر و لودہیانہ وغیرہ تیار ہونے لگے۔ آپ نے خود بنفس نفیس ایک مرتبہ تشریف فرما ہوکر کام ملاحظہ فرمایا اور کئی تہان شال و جامہ وار کے خرید فرمائے اور ازراہ قدر

دل بڑہانے کے لئے عمدہ کام کرنیوالون کو ایکہزار روپیہ حالے
انعام مرحمت فرمایا اسکے سوائے تمام دفاتر بلدہ و ضلاع
پر یہہ حکم بہ سختی آپ نے نافذ فرمایا کہ اضلاع و بلدہ کے
دفاتر وغیرہ کے خرچ مین سے کہ صادر وغیرہ چہوٹی چہوٹی
چیزون مین بہی ملکی مصنوعات کا لحاظ رکہا جائے اور حتی الامکان
ملکی ساخت کی چیزین صرف کئے جاوین اور کاغذہ وغیرہ
و دیگر اشیا ملکی کارخانجات کے تیار کئے ہوے
استعمال کرین اور مجالس اضلاع و بلدہ مین خاص صنعت
و حرفت کو ترقی دینے کی نسبت احکام جاری فرمائے
چنانچہ اکثر مجالس اضلاع و صدر مجلس بلدہ مین صنعت
و حرفت کا کام نہایت خوبی کے ساتہہ جاری ہوا۔ ایک
محکمۂ زراعت و تجارت زیرنگرانی ایک لایق افسر کے
قایم کیا گیا جسکا کام تہا کہ ملک کی زراعت و تجارت کو

ترقی دینے کے وسائل مہیا کرے۔ اور وقتاً فوقتاً سرکار کو بھی ترقی تجارت و زراعت کی نسبت اپنی راے سے آگاہ کرے۔ چنانچہ اس محکمہ کے ذریعہ سے بہت سے مفید کام ہوے اضلاع مین اکثر مقامات پر نمایش گاہین قایم ہوئین جہان ملکی مصنوعات پیش ہوئین اور کاریگرون و صناعون کی حوصلہ افزای و قدردانی کے طور پر سرکار سے انعام عطا ہوے اسیطرح بلدہ مین بھی ایک نمایش گاہ بمقام ملک پیٹھ قایم ہوئی جہان تمام ممالک محروسہ کے مصنوعات جمع کئے گئے کئی روز تک یہ اکزبیشن قایم رہی خود نواب صاحب ممدوح نے اسکا افتتاح فرمایا اور صاحب رزیڈنٹ بہادر نے بھی جاکر اس نمایش گاہ کو ملاخطہ اور اکثر اشیا و مصنوعات سلطنت آصفیہ کو نہایت پسند فرمایا۔

جس طرح ترقی تجارت وصنعت و حرفت ملکی مین آپکو دلچسپی
تہی اوسیطرح آپکو یہہ بہی خیال تہا کہ ملک کو تعلیم یافتہ اور مہذب
بہی ہونا ضروری ہے چنانچہ جو ترقی تعلیم مدارس آپ کے
زمانہ مین ہوئی ہے سابق مین نہ تھی۔ اضلاع مین عام طور پر
مدارس قایم ہوے جہان لایق و قابل مدرسونکا تقرر ہوا
ہر ایک سمت کے لئے ایک انسپکٹر و ناظر کا تقرر عمل مین آیا
جو ہمیشہ دورہ کر کے مدارس کا معائینہ اور سالیانہ امتحان
مدارس وغیرہ لیا کرتے ہین۔ زبان ملکی مثل مرہٹی۔ تلنگی
وغیرہ کی تعلیم بہی ان مدرسونمین دیجانی شروع ہوئی۔
اسکے علاوہ متعدد گرل اسکول یعنے مدرسہ ہائے نسوان
بہی بلدہ اور اضلاع مین کہولے گئے۔ جنمین لڑکیون کو بہی تعلیم
دینے مین وہی سہولت ہوئی جو لڑکون کی تعلیم مین تہی۔ سرکاری
طور پر الونس مقرر ہو کر اکثر معزز عہدہ دارون

وافسرون کے لڑکے سرکار ی خرچ سے ولایت روانہ کئے گئے کہ بیرسٹری و ڈاکٹری وغیرہ کے امتحانات مین کامیاب ہوکر ملک کے خدمات کے لئے تیار ہون۔ مدرسہ انجنیرنگ آپ کے زمانہ مین بمقام ورنگل کہولا گیا جس مین فن انجنیری کی تعلیم دیجاتی ہے۔ یہہ آپکی فیاضی جو ترقی تعلیم کی نسبت تہی ممالک محروسہ سرکار عالی ہی محدود نہ تہے بلکہ بیرون ممالک محروسہ سرکار عالی بہی اکثر مدارس مثل علی گڈہ کالج و مدرسہ دیوبند وغیرہ کو بہی سرکار عالی کی جانب سے کافی مدد ماہانہ عطا فرمائی جاتی ہے۔

جسطرح رعایا کی ترقی تعلیم و تہذیب کیجانب آپ کی توجہ مبذول تہی اوسیطرح آپ کو یہ بہی منظور رہتا کہ رعایائے حضور نظام کی صحت و تندرستی وغیرہ کا بہی باضابطہ

انتظام ہو۔ ليئے جسطرح ملک کے اہل ملک کے دماغی علاج
بذریعۂ تعلیم وغیرہ کیا جاتا ہے اسیطرح اونکی جسمانی
صحت کے لئے بھی علاج و معالجہ کا کافی و وافی بندوبست ہو
چنانچہ انتظام شفاخانجات وغیرہ کیطرف آپکی خاص توجہ تھی
اور مختلف اضلاع مین ڈاکٹر و ڈریسر و کمپونڈرون کا تقرر
کیا گیا اور متعدد شفاخانجات کہولے گئے جدید چیچک برارونکا
تقرر عمل مین آیا۔ بلدہ مین جدید شفاخانجات قایم کیئے گئے
اور اس مین لیڈی ڈاکٹرونکا تقرر کیا گیا تاکہ مستورات کے
علاج مین آسانی ہو اسکے قبل اسطرح کا انتظام نہ تہا صرف
ایک شفاخانہ افضل گنج قدیم سے بلدہ مین قایم تہا اسی پر
آپ نے اکتفا نہین فرمایا بلکہ اکثر معززین و ساکنین
بلدہ علاج انگریزی سے متنفر تھے اور قدرتاً بھی اون کو
ڈاکٹری علاج مفید نہین ہوتا تہا کیونکہ ہمیشہ اور قدیم سے

یہ لوگ یونانی علاج کے عادی ہو رہے تھے لہذا ان لوگونکی
آسایش و آرام کے خیال سے آپ نے چار شفا خانجات
جدید کی افتتاح کا حکم صادر فرمایا جس مین خاص قدیم
یونانی طریق پر علاج ہوتا ہے اور بہین لایق و حاذق
اطباء یونانی کا تقرر کیا گیا اور عمدہ سریع التاثیر ادویہ یونانی
مہیا کئے گئیں اسکے ساتہہ ہی ایک مدرسہ بھی طب یونانی
کی تعلیم کا جاری کیا گیا اور ایک لایق و فاضل طبیب بعہدہ
افسر الاطباء این شفا خانجات و مدرسۂ یونانی کی نگرانی کیلئے
مقرر ہوا۔ اگرچہ ڈاکٹر لاری صاحب مشہور ناظم طبابت
سرکار عالی نے ان تقررات سے سخت اختلاف کیا اور
سرکار مین اس امر کی رپورٹ کی کہ ان یونانی شفا خانجات
سے پبلک کو کچھہ فائدہ نہ پہونچیگا۔ کیونکہ اس فن کے لائق
و تعلیم یافتہ حکما موجود نہین ہین اسلئے بجائے فائدہ کے اکثر

جانون کے تلف ہونے کا اندیشہ ہے وغیرہ وغیرہ لیکن
آپ اچھی طرح سے واقف تھے کہ جو طبیب مقرر کئے گئی
ہین وہ بیشک لایق و قابل و تعلیم یافتہ اور اصول علم طب
سے واقف ہین اور چونکہ اہل ملک اکثر اس طریقۂ علاج
کے زیادہ عادی و دل سے خواہان ہین لہذا کسیطرح اُن
شفاخانجات یونانی سے ملک کو نقصان نہین پہونچ سکتا
بلکہ آپکا یہہ خیال تھا اور بالکل صحیح تہا کہ تقرر شفاخانجات
یونانی نہ صرف ملک مین پسندیدگی کی نظر سے دیکھے جاینگے
بلکہ جو فن طبابت یونانی قریب المرگ ہے اوسمین از سرنو
جان تازہ آجائیگی - چنانچہ آپ نے ان اعتراضات اور
اور اون رکاوٹونکا جو اس تقرر مین پیدا ہوگئے تھے
کچھہ بھی لحاظ نہین فرمایا اور اُن کو محض رقیبانہ
و حاسدانہ اعتراضات سے زیادہ وقعت

نہین دی۔

فی الحقیقت اس سے آپ نے ملک اور خاص فن طبابت یونانی پر ایک بہت بڑا احسان فرمایا جسکا شکریہ خارج از امکان ہے۔ اتبک یہہ شفاخانجات یونانی قائم ہین اور عام باشندگان حیدرآباد اس سے بہرہ مند اور مستفید ہوتے ہین اور ہزارون جان بلب ان دارالشفائے سرکاری سے از سر نو زندگی پاتے ہین۔

ان تمام رفاہ عام کے کامون کے علاوہ آپ نے ایک اور احسان عظیم جو ملک کے ساتھہ کیا ہے اوسکی نظیر دوسرے مدارالمہامون کے زمانہ مین اگر دیکھی جائے تو مشکل سے ملیگی وہ یہہ کہ ہر ضلع مین جو لاوارث اور یتیم و تیسیر اطفال مین جن کے مان باپ رشتہ دار اور کوئی

سرپرست نہ ہون اونکو تعلقدارضلع بحفاظت تمام سرکارین
روانہ کردین اور سرکارسے یہہ بندوبست کیا گیا کہ
جسقدر اس قسم کے لاوارث ویتیم اطفال میسر ہون
وہ کارخانہ شالبافی قلعۂ گولکنڈہ مین بہیجدیے جاوین
کہ صنعت وحرفت کی تعلیم پاوین تاکہ جب وہ بڑے
ہون تو اپنی بسراوقات کے لئے کسی کے محتاج نہ رہین
اور اپنے قوت بازو سے روٹی پیدا کرسکین اسوقت تک
اون کے خورونوش ولباس کا بندوبست سرکاری
طورپر کیا گیا اور سرکار سے اونکی ہر طرح کی پرورش
وپرداخت کا حکم دیا گیا اور اون سے کار شالبافی وغیرہ
لیا جانا شروع ہوا اسیطرح جسقدر یتیم لاوارث لڑکیان
ضلعون سے جمع ہون اون کے لئے ورنگل مین ایک
مکان اسی غرض سے دیا گیا کہ وہان اون کے رہنے

بندوبست کیا جائے اور اون کے لئے لایق و فاضلہ
اوستانیان معتبر رکہی گیئن کہ اونکو تعلیم زبان ملکی وغیرہ
دیجائے اور اون سے کام سینے پرونے کا لیا جائے
اون کے خور و نوش و لباس وغیرہ کا سب خرچ
سرکار نے اپنے اوپر گوارا کیا اسکے علاوہ آپ کا
یہہ خیال تہا کہ اونکو فن دایہ گیری کی تعلیم دیجائے کہ جسکی
ملک کو سخت احتیاج ہے۔ واقعی یہہ ایسا مفید خیال تہا
کہ ملک جسقدر اسکی قدر کرے زیبا ہے انہین لاوارث
اطفال کی حالت ماقبل کا فوٹو اگر ناظرین کے سامنے مین
کہیچون تو یقین ہے کہ اکثر رقیق القلب ناظرین آبدیدہ
ہو جائینگے۔ پہلے ان لاوارث ویتیم اطفال کی یہہ
حالت تہی کہ کہین تو کوئی لونڈی غلام بنائے جاتے
کہیہ پیشہ تہیبو کی مشنری لیجا کر اونکو کرسٹان کرتے اور

کہین کہین خود یہہ بیچارے فاقہ کی مصیبت سہتے سہتے اپنی عزیز جانین گنواتے اس موقع پر منصف مزاج ناظرین سے یہہ التماس ہے کہ اپنے دل مین انصاف کرین کہ سرآسمانجاہ بہادر نے ملک کے ساتہہ کسقدر احسان کیا ہے۔ کیا کسی مدارالمہام نے اسقدر ہمدردی بنی نوع انسان کا ایسا بین ثبوت دیا ہے۔ مین تو یہی کہونگا اور واقعی ہے بہی یہی کہ اس قسم کا رقیق القلب ہمدرد بنی نوع انسان خیرخواہ دولت آصفیہ سچا یہی خواہ ملک و اہل ملک دکن مین شاید ہی کوئی ہوا ہو۔ اس قسم کی آسایش اور آزادی ان بیچارے یتیم اور لاوارث اطفال کے لئے پہلے کہان تہی اگر تہا تو یہی تہا کہ کسی کے لونڈی غلام بنائے جاتے یا کسی محل یا ڈیوڑہی مین گانیون وغیرہ کے فرقہ مین داخل ہوتے یا کسی پادری کے پلے پڑکر کرسٹان ہوتے

یاکسی طائفہ مین داخل ہوکر حرام کے مرتکب ہوتے۔
غرض ہرطرح سے بیچارون کی زندگی خراب تھی یہہ
سب اوسی ہمدردئی نوع انسان کا طفیل ہے کہ اس قسم
سے اونکی پرورش وپرداخت وتعلیم وتربیت وحرفت
آموزی وغیرہ کا بندوبست ہوا۔ ان تمام ہمدردیونکا
حال معلوم ہونے کے بعد بھی اگر ملک ایسے لایق وفایق
بہی خواہ ملک کی قدر نکرے اور اوسکو فاتحہ خیر سے
نہ یاد کرے تو مین کہونگا کہ سخت احسان فراموشی ہے
الغرض یہہ ایسا رفاہ عام کا کام ہوا ہے کہ جسکی نظیر
ملنا دشوار وغیر ممکن ہے۔
جب اعلحضرت قدر قدرت مدظلہ العالی بغرض شکار شیر
ورنگل کیجانب تشریف فرما ہوے تو اس مدرسئہ
اطفال لاوارث کو ملاحظہ فرماکر نہایت مسرور ہوے

جو کچھ وہان سامان وغیرہ تیار ہوتا تھا اوسکو ملاحظہ فرماکر اکثر اشیا جو پسند خاطر ہوئین اوسکو داخل حضور کرنیکا ارشاد فرمایا اور اپنی بیحد خوشنودی و مسرت اس انتظام کی نسبت ظاہر فرمائی۔

سفر شملہ و کلکتہ وغیرہ

آپ نے ذیقعدہ ۱۳۰۵ ہجری مطابق جولائی ۱۸۸۸ عیسوی کو شملہ جاکر لارڈ ڈفرن سے ملاقات فرمائے اور اسیطرح بماہ ربیع الاول ۱۳۰۶ ہجری بغرض استقبال لارڈ لنسڈون بہادر بمبئی تشریف فرما ہوئے اور اوسی سال مین بماہ جمادی الثانی ۱۳۰۶ ہجری معلے القاب لارڈ لیانسڈون کی ملاقات کی غرض سے باجازت حضرت پیرومرشد بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کلکتہ نہضت فرما ہوے آپکی غیر حاضری کے زمانہ مین آپ کے حسب خواہش

انصرام امور مدار المہامی کے لئے نواب وقار الامرا بہادر
و نواب منیر الملک مرحوم مامور کئے گئے کہ تا واپسی
نواب صاحب ممدوح ہر دو بہادران ممدوح بالاتفاق
امور ستر گ مدار المہامی کو انجام دین - اور اگر ضرورت
ہو تو کسی اہم و ستر گ امر مین آپ سے بہی
استمزاج فرماوین -

اسکے علاوہ معتمدین علاقہ و کوتوال صاحب بلدہ و
ناظم کوتوالی اضلاع و دیگر عہدہ داران کو یہ بہی
حکم آپنے فرما دیا تہا کہ روزمرہ اپنے اپنے علاقہ کے
متعلق ضروری او قابل اطلاع معاملات کی اطلاع
میرے پاس بہی اثنائے سفر مین بہیجتے رہین اور یہ اطلاع
اون اطلاعون کے علاوہ ہوگی جو بہادران موصوف
وقتاً فوقتاً اپنے جانب سے مجہے دیا کرین گے مختصر

گوشوارہ جمع و خرچ علاقہ محابسی اور بندات سیاہہ کی نقل بہی اثنائے سفر مین آپ نے اپنے پاس بھیجنے کے متعلق حکم صادر فرمایا تہا جو اوسوقت کے جریدۂ غیر معمولی کے معائنہ سے واضح ہوتا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپکو انتظام مملکت و عہدہ جلیلہ مدارالمہامی کے اہم فرایض کی انجام دہی کے متعلق کسقدر فکر اور خیال تہا شملہ و کلکتہ کے سفر مین آپ کے ہمراہ اکثر معتمدین خاص و پرائیوٹ سکرٹری و ایڈی کانگ اور آپکا پورا اسٹاف تہا۔ کلکتہ کے سفر مین آپ کی ہمراہ مسٹر ہاول رزیڈنٹ بہی تھے۔ اس موقع پر تفصیلی حالات ان سفرون کے درج کرنا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور موجب طوالت ہے لیکن جہان تک ان کے نتایج پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ

ان سفرون کے نتایج آپ کے حسب دلخواہ ہوے
اور آپکو پوری کامیابی ہوئی۔ اور ہر دو ویسرا یون یعنے
لارڈ ڈفرن و لارڈ لیانسڈون بہادر نے آپ سے
نہایت عمدہ طور پر ملاقات فرمائے اور آپ کے
اکثر کارگذاریون کی نسبت اپنی خوشنودی ظاہر فرمائے
شملہ کے سفر کیوقت اثنائے راہ مین آپ نے علیگڈہ
کالج بہی ملاحظہ فرمایا جہان مشہور سر سید احمد خان
و دیگر ممبران کالج نے آپکا نہایت گرمجوشی سے استقبال
کیا آپنے مشہور محمڈن کالج کا ملاحظہ فرماکر نہایت
خوشنودی ظاہر فرمائے۔ اور ماہانہ جو امداد سرکار
نظام سے کالج کو دیجاتی تھی اوسمین دو سو پچاس روپیہ
ماہانہ کا اضافہ فرمایا اس سے آپکو جو دلچسپی تعلیم کی
نسبت تہی بخوبی عیان ہے اسکے علاوہ ایک امر جو اپنے

تجویز فرمایا اوس سے صاف طور پر آپکی اسلامی ہمدردی
و دینداری کا مین ثبوت ملتا ہے اور وہ یہہ ہے کہ آپنے
سر سید احمد خان سے یہ فرمایا کہ نام تو اسکا محمڈن کالج
ہے اور ایسی اسلامی دار العلوم مین کوئی مسجد نہین ہے
جسمین طلبار جماعت سے نماز ادا کرین - چنانچہ اوسوقت
آپ نے مبلغ دس ہزار روپیہ کی منظوری اپنے
جیب خاص سے مرحمت فرمائے کہ اس رقم سے
تعمیر مسجد کیجائے کہ جس سے طلبار جماعت سے نماز پنجگانہ
ادا کر سکین - محمڈن کالج اس تعمیر مسجد سے اسم بامسمیٰ ہوا -
امرای حیدر آباد مین آپکا سا حق پرست امیر بہت کم
ہوا ہے باوجود اسقدر امارت و حکومت کے
آپکے مزاج مین انتہا درجہ کی خدا ترسی تھی اور مذہب
اسلام اور کلام ربی برحق کے آپ سچے پیرو تھے اسکی علاوہ

آپ نے مشہور شاعر ہندوستان مولوی الطاف حسین
صاحب حالی کو جنہون نے اپنے مشہور مسدس مین
قوم اسلام کا مرثیہ لکھا ہے جسکے ہر ہر لفظ سے قومی
ہمدردی ٹپکتی ہے بنظر قدر دانی و قدر افزائی
سو روپیہ ماہوار کا وظیفہ مقرر فرمایا۔ جس سے
تمام ہندوستان خصوصًا علیگڈہ و ممالک مغربی و شمالی
مین آپکی اس جود و سخا و قدر دانی اہل کمال کا کمال شہرہ ہوا
ایسے ہی مدرسۂ دیوبند کو جو ایک دینی مدرسہ ہے
اور جس مین حدیث و تفسیر و علم فقہ وغیرہ کی
تعلیم ہوتی ہے آپ نے سو روپیہ ماہوار کا وظیفہ
امدادی گورنمنٹ نظام سے دینا منظور فرمایا
درحقیقت ایسے مدرسہ کی اعانت موجب ثواب عظیم تھی
کیونکہ اس مین صرف دینی تعلیم دیجاتی ہے اور

اسکی اعانت کرنا گویا اشاعت دین اسلام مین مدد دینا تہا اور ایسی اسلامی گورنمنٹ کا جیسی کہ گورنمنٹ نظام ہے پورا فرض تہا اور اس فرض دینی کو نواب صاحب ممدوح نے اپنے زمانہ وزارت مین ادا کیا۔ کلکتہ سے واپسی کیوقت آپ مہاراجہ بردوان اور مہاراجہ بنارس کے مہمان رہے جہان مہاراجگان ممدوح نے آپکی دعوت بکمال اخلاق وخلوص فرمائی۔

بنارس سے روانہ ہوکر آپ اجمیر شریف مین حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہوے بلدہ واپس ہوے۔

جب آپ بمبئی بغرض مشایعت لارڈ ڈفرن واستقبال لارڈ لیانسڈون تشریف فرما ہوے تو

وہاں آپ کی شہزادہ والاتبار جناب ڈیوک آف کناٹ
بہادر فرزند جناب ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند سے ملاقات
ہوئی جو احاطہ بمبئی کے کمانڈر انچیف کے عہدہ پر ممتاز
تھے اور جن سے آپ سے ولایت کی ملاقات تھی چنانچہ
حسن ملاقات آپ نے شہزادہ ممدوح کو حضرت
اقدس و اعلیٰ کی جانب سے بلدہ فرخندہ بنیاد مین
رونق افروز ہونے کی دعوت دی۔ چنانچہ شہزادہ
بہادر نے بکمال اخلاق و مہربانی آپکی دعوت کو قبول
فرمایا اور بوقت فرصت ضرور بالضرور پایۂ تخت
مملکت دکن مین رونق افروز ہونے کا وعدہ کیا
آپ نے بعد واپسی حضور پر نور مین اس دعوت اور
شہزادہ بہادر کی تشریف آوری کے وعدہ کو عرض کیا
جس سے اعلیٰحضرت کمال محظوظ و مسرور ہوے۔ چنانچہ

ڈیوک ممدوح کی تشریف آوری کی حسب ضابطہ اطلاع
ہونے پر تمام شہر مین تکلف و آراستگی کیجانی شروع ہوئی
جابجا کمانین وغیرہ لگائی گیئن الحاصل اوسیطرح
تکلف کیا گیا جیسے کہ ایک معزز شاہی مہمان کے لئے
ضروری تہا۔ اسکے بعد یہہ ایک بحث پیش ہوئی
کہ ڈیوک ممدوح کہان فروکش ہونگے اگرچہ نوابصاحب
ممدوح نے اپنے باغ موسوم بہ بشیر باغ کو نہایت
تکلف و اہتمام سے آراستہ و پیراستہ کر رکہا تہا لیکن
اوسوقت کے صاحب رزیڈنٹ بہادر مسٹر ہاول اسکے
خلاف تھے اور اونہون نے کہا کہ یا تو رزیڈنسی مین
قیام ہوگا یا الوال مین لیکن حضرت اقدس و اعلے
کو یہہ منظور نہ تہا کہ شہزادہ والا تبار میرے مہمان ہوکر
رزیڈنسی مین قیام فرماوین چنانچہ آگے تاراسی غرض سے

جناب ویسراے گورنر جنرل بہادر کو دیا گیا کہ کون مقام
شہزادۂ والاتبار کے لئے تجویز کیا جاوے وہان سے
یہہ منصفانہ جواب شرف صدور پایا کہ حضرت
اقدس و اعلےٰ خود چونکہ میزبان و شہزادہ والاتبار
اون کے مہمان ہین اس صورت مین حضرت کو اختیار کلی
حاصل ہے جس مقام کو چاہین حضرت پسند فرماوین
بالآخر بشیر باغ ہی مین شہزادۂ ممدوح کا فروکش ہونا
قرار پایا۔ الحاصل بتاریخ ۲۰ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ
عالیجناب معلے القاب ہِز رائل ہائینس ڈیوک انڈ
ڈچیس آف کناٹ بہادر دام اقبالہ مع اسٹاف
حیدرآباد مین رونق افروز ہوکر بشیر باغ مین فروکش
ہوے نواب آسمانجاہ بہادر مدارالمہام سرکار عالی
ہمشیرہ تانڈور تک بغرض استقبال اس معزز مہمان کے

تشریف لے گئے اور حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
اسٹیشن حیدرآباد تک تشریف فرما ہوے دو تین روز تک
حیدرآباد مین خوب ہی چہل پہل رہی دعوتین و ڈنر وغیرہ
اور ملاقاتین آپس مین شاہی میزبان و شاہی مہمان
کے رہین جس سے اکثر ناظرین واقف ہون گے ڈیوک
ممدوح نے نواب صاحب ممدوح کے خانہ باغ مین
بھی تقریب دعوت بریکفسٹ تشریف لا کر اپنے اخلاق
و نوازش و دوستانہ محبت و ارتباط کا ثبوت دیا۔
الغرض جتنے ایام ڈیوک ممدوح حیدرآباد مین تشریف فرما
رہے نہایت ہی تکلف سے آراستگی شہر و روشنی
وغیرہ کا اہتمام رہا سرور نگر مین ھرن کا شکار
و ملاحظۂ قواعد فوج و قلعۂ گولکنڈہ وغیرہ جتنے امور
شہزادہ ممدوح کی تفریح و دلچسپی کے لئے مناسب تصور

کئے گئے۔ سب کا انتظام نہایت خوبی وخوش اسلوبی سے کیا گیا تھا۔ اور جس شب کو کہ حضرت اقدس و اعلےٰ کیجانب سے ڈنر دیا گیا اوس رات جسقدر روشنی و آتشبازی وغیرہ کا اہتمام ہوا تھا خارج از تحریر ہی اسکے علاوہ خاص آپ کے فرودگاہ کے لئے جو بشیر باغ آراستہ ہوا تھا اگر باغ ارم بھی اسکو دیکھہ پاتا تو شرم سے پانی پانی ہو جاتا یا رشک وحسد کی آگ مین جل بہنکر تو وہ خاک بنجاتا۔

اشعار

جہان ہو وین شہزادہ تو مہمان
وزیر معظم کا ہووے مکان

حضور دکن ہو وین خود میزبان
وہان کے تکلف کا ہو کیا بیان

ڈیوک الغرض خوب ہی خوش رہے
مسرت کی ہُرے تھے اور قہقہے

جیتے دن یہان سے روانہ ہوئے
مراعات سب جمع روانہ ہوئے

آپکو اپنے زمانہ مدار المہامی مین نہ صرف عالیجناب ڈیوک آف کناٹ ہی کی میزبانی کا اعزاز حاصل ہوا ہے بلکہ آپکی زمانہ مدار المہامی مین عالیجناب ہز رایل ہائینس پرنس البرٹ وکٹر مرحوم وشاہزادگان روس و شاہزادہ اسٹریا وشاہزادہ ملک سیام وجناب لارڈ کانیمرا گورنر مدراس آپ کے مہمان رہے اور بشیر باغ ہی مین فروکش ہوے۔

آپکے زمانہ مدار المہامی مین جتنے شہزادگان والا تبار وحکام نامدار رونق افروز حیدرآباد ہوے دوسرے کسی زمانہ مین اسکی کم نظیر ملسکتی ہے۔ آپکی مہمان نوازی کا انگلش سوسائٹی مین بہت شہرہ تہا اور اکثر بڑے بڑے ڈیوک و لارڈ وغیرہ آپ کے مہمان ہوتے رہے۔ اسکے علاوہ بڑے بڑے لارڈ و امرا

وشہزادگان انگلینڈ سے آپ کی ملاقات

ودوستی تھی چنانچہ ذیل کی چٹھیات سے

پورے طور پر ناظرین کو معلوم ہوگا کہ آپکے

مراسم وروابط انگلش سوسائٹی کے ساتھہ

کیسے دوستانہ تھے۔ اور اکثر حکام ذی اقتدار

اس بات کے متمنی تھے کہ آپ اون سے

کوئی خدمت لیں۔

ترجمۂ چِٹّھیات انگریزی

چِٹّھی ڈیوک آف فایف نمبر ۱

پورٹمن اسکویر ۱۹ جنوری ۱۸۹۳ء

ڈبلو

شفیق سر آسمانجاہ

نامۂ نامی مین جو تہنیت آمیز مضمون مندرج ہے اوسکا مین بے انتہا ممنون و مشکور ہون جسکی ڈچز کو اور مجھے بہت ہی کچھہ قدر ہے ہم سب یقین کرتے ہین کہ آپ صحت و تندرستی سے بہرہ مند ہون گے اور سال رواں مین آپنے جو ہم سب کی بہبودی کے خیالات

ظاہر فرمائے ہین اوسکا ہم سب ہی اعادہ کرتے ہین -

مین ہون

آپکا نہایت ہی وفادار

فایف

لارڈ ونلاک گورنر مدراس نمبر ۲

گورنمنٹ ہوس ۴ ڈسمبر ۱۸۹۳ء

مُحِبّی مہر آسمانجاہ

اعلیحضرت کے قلمرو مین جو صنعتی چیزین تیار ہوتی ہین

اونکا پارسل جو آپنے ارسال فرمایا ہے اوسکا دلی شکریہ

قبول فرمائے ہین اوسکو بڑی مسرت کے ساتھ

حیدرآباد کی خوش آیند ملاقات اور اوس شفقت و

مہربانی کی یادگار کے طور پر جو آپ نے ہم لوگون سے

حال پر مبذول فرمائے تھے محفوظ رکھونگا بارش ختم
ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور موسم خوشنما اور صاف ہے

مجھے سمجھئے

اپنا محب خاص

کونسٹان ونلک

چٹھی ڈیوک آف کناٹ نمبر ۲



۲۵ دسمبر ۱۸۹۳ء

ٹیلیگرام

منجانب ڈیوک آف کناٹ — بخدمت سر آسمان جاہ

مقام [illegible] — مقام حیدرآباد [illegible]

[illegible] شمولیت [illegible] مضمون [illegible] قبول

فرمائیجائے۔ اور آپ کی جانب سے حضور ملکۂ معظمہ کی

کی خدمت مین مبارکباد عرض کردونگا فقط

چٹھی لارڈ جبرسی نمبر ۴

کارلٹن کلب

لنڈن ۲ر فبروری ۱۸۹۴ع

میرے شفیق آسمانجاہ

آپ کی شفقت آمیز تہنیت کے وصول ہونے سے

مین بدرجۂ غایت مسرور ہوا اور مین آپکو یقین دلاتا ہون

کہ جیسے بہبودی کے آپ میرے خواہان ہین اوس سے

زیادہ مین آپکا بہی خواہ ہون نامۂ نامی والا سے اوس لطف

کرم کی یاد دہانی ہوتی ہے جوکہ لیڈی جبرسی کی اور میرے حال پر

جبکہ ہم سب حیدرآباد مین تھے بہند ول تھا اور جسکی
وجہ سے ہم سب اوس قابل یادگار شہر کی سیاحت
سے از حد محظوظ ہوے تھے۔ کسیوقت اگر مین یور
اکسلنسی کی کسی خدمت کے لایق سمجہا جاؤن تو مجھے محض
اس امر کے اظہار کی بے انتہا خوشی ہوگی کہ جس دوستی
کی خوش قسمتی سے اوسوقت مین نے بنا ڈالی تھی
اوسی مین بہول نہین گیا ہون۔

سمجہیے مجھے

اپنا محب خالص

جربسی



چیٹھی لارڈ ہملٹن نمبر ۵



بورڈ روم لیورپول سول اسٹیشن ۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء

لنڈن ای سی -

شفیق نواب سر آسمانجاہ

مجھے آپکی تحریر مودت تخمیر مورخہ ۱۴ اگست گزشتہ کی شکرگذاری لازم ہے جس مین آپ اپنا تاسف ظاہر فرماتے ہین کہ مین نہوا اور لارڈ جارج وزیر ہند مقرر ہوے مین آپکے اس دوستانہ خیالات کی پوری قدر کرتا ہون اور مجھے یقین کامل ہے کہ آپکو بڑی خوشی و شادمانی ہوتی اگر مین اوس خدمت پر مامور کیا جاتا جسپر کہ اب میرے بہائی کا تقرر ہوا ہے چونکہ میری صحت اب اس قابل نہین رہی ہے کہ مین اب ہوس آف کامنز کی خدمت کا بار اوٹہا سکون تو گویا اسلئے فی الحقیقت مین امور پولیٹکل سے کنارہ کش ہو گیا ہون اور شاید آپکو معلوم ہو کہ انگلینڈ مین

تا وقتیکہ اب ہوس آف کامنز یا ہوس اف لارڈز سے کے ممبر
ہوں ممکن نہین کہ آپ سرکاری ملکی سرگرم حکام سے کے زمرہ
مین شامل رہ سکین۔

بہرحال مین دوسری صورت سے سرگرمی سے کے ساتہہ
مشغول ہون یعنے مین گریٹ ایسٹرن ریلوی کمپنی کا صدرنشین
ہون جہان کہ درحقیقت میرا زیادہ وقت صرف ہوتا ہے
بہ نسبت اوسکے جبکہ مین ممبر پارلیمنٹ تہا۔
مین امید کرتا ہون کہ آپ حیدرآباد مین بہت اچہی طرح
ہون سے گے اور ملک ترقی سے کے زینے طے کر رہا ہوگا اور
اعلیحضرت کی رعایا قناعت اور وفاداری سے کے ساتہہ
گذران کرتی ہوگی۔
مین اکثر اوس خوش آیند ملاقات کا خیال کرتا ہون جو کہ
مجہے وہان حاصل ہوئی تہی اور علی الخصوص اوس

خوش گوار دعوت لنشن کا جو کہ آپ نے اپنے دلپذیر مکان مین لیڈی کلانڈا ور مجھکو دی تہی۔

مین آپکا پیغام لارڈ جارج کو کہلا بہیجونگا جس سے مجھے یقین ہے کہ وہ سنکر خوش ہونگے۔

آپ مہربانی سے اپنی پرایوٹ سکرٹری کو اونکے خط کے متعلق جو کہ مشار الیہ نے مجھے لکھا ہے میرا شکریہ پہنچا دینگے اور اون سے یہہ بہی فرماوینگے کہ مین نے لارڈ جارج کو اون کے جانب سے مبارکباد پہنچا دی ہے۔

آپ دونون صاحبون کو سالہا سال خوشی و خرمی نصیب ہو۔

مین ہون
شفیق سر آسمانجاہ
آپکا محب واثق
کلانڈ جی ہملٹن

چٹھی لارڈ روزبری ممبر



نمبر ۳۸ بارکلی اسکویر ۲ ؍ جنوری ۱۸۹۶ء

شفیق سر آسمانجاہ بہادر

مجھے آپکا خط مورخہ ۹ ؍ ڈسمبر وصول ہوا جس مین شبعزیز سال نو آپ نے مجھی مبارکباد دی ہے مین دلی مسرت کے ساتھہ آپکے دوستانہ خیالات کا جو میرے جانب ہین اعادہ کرتا ہون اور آپ کی صحت و تندرستی کا متمنی ہون۔

مین ہون

آپکا مخلص

روزبری



چٹھی مسٹر ڈیورینڈ فارن سکرٹری نمبر ۲



۵ مارچ سنہ ۱۸۹۶ء

برٹیش لگیشن

طہران

مہربان من جناب نواب صاحب

آپکا عنایت نامہ مورخہ ۹ ڈسمبر مجھے وصول ہوا مین آپکی
مبارک باد اور دعائیہ مضامین کا نہایت ہی ممنون و
مشکور ہون مین امید کرتا ہون کہ اس سال آپ کو
ہر طرح کی فلاح وبہبود حاصل ہوگی۔

یقین کیجئے کہ

مین ہون مدام آپکا

دوست خالص

اچ ۔ ام ۔ ڈیورنڈ

چٹھی لارڈ رپن نمبر ۶



اسٹانڈبی رو ایل ۱۰ جنوری ۱۸۹۶ء

رپن

مشفق من

آپ نے رقیمہ وداد مورخہ ۱۲ دسمبر مین سال نوکی بابتہ جو مجھے مبارکباد دی ہے اوسکی شکرگذاری مجھے لازم ہے مین بمسرت اسبات کو ظاہر کرتا ہون کہ لیڈی رپن صاحبہ اور مین بخیر و عافیت ہین اور ہم دونون کی بالاتفاق یہ دعا ہے کہ نیا سال جو ابشروع ہوا ہی آپکو مبارک ہو۔

مین ہون۔ آپکا محب خالص

رپن

چٹھی لارڈ کرامر گورنر قاہرہ نمبر ۹



پارس — ۲۹ جنوری ۱۸۹۷ع

میرے مشفق

لیڈی کرامر کی اور اپنی جانب سے آپ کی مبارکبادی کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے اس یقین کے ساتھہ کہ یہہ سال جو اب شروع ہونیکو ہے آپ کی خوشحالی اور اقبال مندی کا باعث ہوگا۔

مین ہون

آپکا نہایت ہی خلوص کے ساتھہ

کرامر

چٹھی جون گورسٹ ممبر پریوی کونسل نمبر ۱۰



پریوی کونسل ۱۸ ر مارچ ۱۸۹۶ء

میرے شفیق آسمانجاہ

آغاز سال نو کی تقریب مین آپکا دعائیہ عنایت نامہ موصول ہوا اس سے مجھے اور لیڈی گورسٹ دونون کو بدرجہا مسرت حاصل ہوئی اور اس امر کے انکشاف سے بہی کہ ایسی پریشانی کی حالت مین بہی جس مین آپکا ملک مبتلا ہے آپ اپنے انگریزی احباب کو فراموش نہین فرماتے ہم سب امید کرتے ہین کہ آپ مع الخیر ہین اور اس سال مین آپ اور آپکے ملک کو ہر طرح کی مرفہ الحالی اور فارغ البالی حاصل ہوگی۔

آپکا مخلص خاص

جون گورسٹ

چٹھی لارڈ ہملٹن نمبر ۱۱

انڈیا آفس ۵ جنوری ۱۸۹۰ء

وہائٹ ہاؤن یہ اس - ڈبلیو

شفیق سر آسمانجاہ

سال نو کی تہنیت مین جو عنایت نامہ آیا ہے اوسکی شکر گذاری مجھے لازم ہے مین امید کرتا ہون کہ اس سال اپکو ہر طرح کی میمنت حاصل ہوگی اور حیدرآباد مین فلاح و بہبودی کا دور ہوگا۔

مین ہون
اپکا وفادار

جارج ہملٹن

چٹھی لارڈ رایرٹس نمبر ۱۲



رواٹل ہاسپٹل ۶ جنوری ۱۸۹۰ء

کلکتہ - ڈبلن

شفیق مہرآسمانجاہ

مہربانی سے آپ اپنے مکتوب مورخہ ۱۶ ماہ گزشتہ کی بابت میرا شکریہ قبول فرمائے۔ اور لیڈی رابرٹس اور دیگر اقربا اور میری نسبت جو آپنے بہتری اور بہبودی کے مضامین ارقام فرمائے ہین اونکی بابت بہی۔

اب مین اسکے معاوضہ مین خلوص دل سے دعا کرتا ہون کہ سال روان آپکو خیر و برکت کے ساتہہ گذرے اور یہہ کہ آپ ہمیشہ صحیح و تندرست رہین۔

یقین کیجئے مجھے اپنا صادق

رابرٹس



۷ جنوری ۱۹۰۰ء

انڈیا آفس

وایٹ ہال - ایس - ڈبلو

مہربان سر آسمانجاہ

مجھے آپکا نامہ گرامی موصول ہوا جس مین ایک کارڈ ملفوف ہے اور جس مین سال نو کی بابت تہنیت آمیز مضمون میری نسبت ہے مین اسکا بدل ممنون و مشکور رہون اور یقین کرتا ہون کہ اس سال کے درمیان جو فی الحال شروع ہوا ہے جناب کی بہی تمام آرزوئین معرض ظہور مین آئینگے -

سمجھئے مجھے

اپنا محب خالص

ڈبلو ڈبلو - وامر

چٹھی لارڈ سالیسبری نمبر ۱۴



۵ جنوری ۱۸۹۹ء

پیارے آسمانجاہ

سال نو کی مبارکباد مین آپکا خط مورخہ ۱۶ دسمبر مجھے وصول ہوا
مین اسکا دلی شکریہ ادا کرتا ہون اور تمنا کرتا ہون کہ میری
آرزو مین خود آپکے حق مین بھی اس سال کے حصہ مین
جو ابھی آغاز ہوا ہے معرض وجود مین آئینگی۔

مجھے سمجھیے
اپنا محب خالص
سالیسبری



۱۰ جنوری ۱۸۹۹ء

کارلٹن کلب

میرے شفیق سر آسمان جاہ

ہم سب آپ کی یادآوری اور بڑے دن کی کارڈ کے
بہت بہت شکرگذار ہین۔
عزالتماس ہے کہ ہم سب بہی جناب کی صحت وتندرستی
اوراقبالمندی کے خواہان وجویان ہین شاید آپکو معلوم ہوگا
کہ ونڈلی گولڈ ماینیگ کمپنی کا مین ممبر مجلس ہون مین یقین
کرتا ہون کہ اسے کامیابی ہوگی جناب سے کوئی مدد ملسکتی
ہو تو اوسکی بڑی قدر کیجائیگی۔

آپکا محب خالص

فرانسس

چٹھی آرل آف ڈفرن اینڈ آوا سابق گورنر جنرل ہند نمبر ۱۶

کلکتہ پی یو آسے ۲۰ جنوری ۱۸۹۸ع

ایرلنڈ

میرے شفیق مہاراجہ

یہہ آپ کی بڑی خوبیان ہین کہ آپ سال کے اس موسم پر مجھے اکثر یاد فرمایا کرتے ہین اور مین آپکے عنایت نامہ مورخہ ۱۶ دسمبر اور دعائیہ تحریر کا جسکا کہ مین بمسرت اعادہ کرتا ہون تہ دل سے شکرگذار ہون

سمجھئے مجھے

اپنا محب خالص

ڈفرن اور آوا

چٹھی لارڈ لانسدون نمبر ۱۷

لینڈن وارفس ۲۶ جنوری ۱۸۹۵ء

میرے شفیق نواب

سال نو تقریب کی بابت آپکی دعائیہ تحریر کا مین بدرجہ غایت شکر گذار ہون آپنے جو لیڈی لینسڈون صاحبہ اور میرے اقربا کا ذکر فرمایا ہی اسکی مین بدرجہ کمال قدر کرتا ہون —

سمجہئے مجہے میرے شفیق نواب

اپنا وفادار لینسڈون



امور رفاہ عام کے علاوہ خاص کفایت سرکار و معموری خزانہ و فلاح و بہبود رعایا وغیرہ کے جو کام آپ نے اپنے زمانہ مدار المہامی مین کئے ہین وہ بھی اظہر من الشمس ہین۔

آپ کے زمانہ مین باوجود اسقدر غیر معمولی اخراجات کثیر مثل خرچ مہمانی وغیرہ شاہزادگان والاتبار و دیگر احکامات حضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے جسکا اجرا آپ بلا درنگ بصیغہ ضروری فرماتے تھے۔

خزانہ معمور۔ اور کافی و وافی بجٹ خزانہ مین مہیا و موجود رہتی تھی جسکا ثبوت دفاتر سرکاری سے باسانی ملسکتا ہے۔ جسطرح کہ آپ کے زمانہ وزارت مین خزانہ مالا مال تھا کبھی پیشتر تھا اور نہ بعد کے

زمانہ مدارالمہامی مین اسقدر بچت اور سلک خزانہ
مین رہی۔
بعض اوقات آپ مبادلتہً اپنی ذات سے لکہوکہا روپیہ
بغرض اجرائی کار خزانہ عامرہ مین روانہ فرمایا
کرتے تھے بڑے بڑے ساہوکار وغیرہ آپ پر
اسقدر اعتبار واعتماد رکہتے تھے کہ آپکے ادنے ایماو
اشارہ پر لکہوکہا روپیہ خزانہ سرکاری مین بوقت
ضرورت داخل کرنے کے لئے مستعد وامادہ رہتے
کبھی آپ کے خلاف حکم عمل نہ کرتے کیونکہ اُن لوگونکو
خوب معلوم تہا کہ ہماری رقم جسوقت ہمکو ضرورت
ہوگی برابر مل جائیگی۔ الحاصل رقمی معاملات مین آپکی
اسقدر ساکہہ تہی کہ کسی امیر کو یہ بات نصیب نہین ہوتی
ریاست کی مالی حالت درست کرنے اور خزانہ

پڑا اور مالا مال رکہنے کے ساتہہ آپنے پچہلے قرضہ ریاست
کوبہی ادا کرنے کے جانب کچہہ کم توجہ نہین فرمائے
چنانچہ (ڈٹ کمیشن) یعنے کمیشن دریافت قرضہ سرکاری
بہی آپ ہی کے زمانہ مین مقرر ہوئی تاکہ جن جن
ساہوکار ونکا دعوے سرکار مین ہوا اوسکی پوری
پوری واجبی تحقیقات اور دستاویزات وغیرہ
کی جانچ وتنقیح کر کے سرکار مین اپنی راے ورپورٹ
پیش کرے۔ کہ اسقدر رقم فلان ساہوکار کی ازروے
تحقیق واجب ولایق ادا ہے۔ چنانچہ ایک عرصہ تک
کمیشن نے اپنا کام نہایت جفاکشی و دیانت سے ادا
کیا۔ اور بہت سے واجب الادا رقوم سرکاری قرضہ
کے ادا ہوئین۔ جس سے ساہوکارون کو بہی بہت بڑا
اطمینان ہوا اور ریاست کے ساکہہ مین دوگنی وچوگنی

ترقی ہوگئی۔ مدار المہامی سے سبکدوش ہونے کے بعد بھی اکثر ساہوکار وغیرہ از خود اس امر کی خواہش رکھتے تھے کہ نواب صاحب ممدوح کو کچھ روپیہ کی ضرورت ہو تو ہم نہایت ہی کم شرح سود پر دینے کے لئے آمادہ ہیں۔ لیکن بفضل خدا آپکو کبھی اس قسم کی ضرورت ہی نہ پیش آئی۔ بخلاف دوسرے امرا کے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیلہ ریاست پر ہونے کے ساہوکار قرضہ دینے سے انکار کرتے تھے۔

انتظام تخفیف یافتگان

آپکے زمانہ وزارت میں جو تخفیف یافتوں کی نسبت انتظام کیا گیا وہ بھی حد درجہ قابل تعریف ہے۔ اصلاح مصارف ریاست یا اور کسی وجہ سے جو اہلکار یا عہدہ دار آپ کے زمانہ وزارت میں یا زمانہ ماسبق

مین تخفیف مین آئے تھے اور بیچارے نالان و پریشان تھے اونکی نسبت آپنے عام حکم تمام دفاتر پر جاری فرما دیا تھا کہ جو جائیداد خالی ہوا وسپر پہلے تخفیف یافتہ ماموُر کیا جائے اور بجز تخفیف یافتون کے کوئی جدید شخص بغیر حکم خاص کے ماموُر نہو۔ اور تا ماموری ان تخفیف یافتون کو صیغہ تخفیف سے نصف تنخواہ دیجایا کرے یہہ ایسا انصافانہ ورحیمانہ حکم تہا کہ جسقدر تخفیف یافتہ ملازمین اوسوقت موجود تھے سب آپکے حق مین دست بدعا ہوے اور آپ سے اس عادلانہ و کریمانہ برتاوے اونکی مردہ دلون مین از سر نو جان تازہ آگئی۔ اور عہدہ داران و معتمدین متعلقہ کو حکم دیا گیا کہ اس حکم کی پوری پابندی کرین اور تا ماموری تخفیف یافتگان کل ترقی و تقرر

جدید وغیرہ موقوف کئے گئے۔ جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ چند ہی روز مین کل تخفیف یافتے مامور ہوگئے۔ اور اون کے ذریعہ سے اون کے متعلقین ومتوسلین کی پرورش ہوئی گویا کہ ایک ایک متنفس کے ساتہہ دس دس بارہ بارہ جانین بچین۔ آپکی ذات مجسم خیر تہی اور غربا کی تکلیف سے آپ خود متاثر ہوتے تہے۔ اور ہمہ تن اونکی رفع تکالیف مین ساعی رہا کرتے جسطرح تخفیف یافتونکے لئے آپنے یہہ رحیمانہ حکم جاری فرمائے تھے اسیطرح آپکے ہر کام سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ آپ کو رعایا وملازمین کی آسایش وآرام کا بیحد خیال تہا۔ آپ ہی کے زمانہ مین حاجیان محتاج کی آسایش وآرام کا کافی بندوبست ہوا اسکے قبل صرف حاجیان محتاج کو جانے کا ٹکٹ سرکار عالی سے ملا کرتا تھا اونکے

روبرو جب یہہ مسلہ پیش ہوا تو آپ نے اسکو ناپسند
فرمایا کہ جب سرکار عالی ایک کار خیر فرماتی ہے تو
اوسکا ادہورا رکہنا بالکل ناموزون ہے محتاجون کو
جانے کے ٹکٹ تو سرکار سے ملجائین لیکن غریب
جا کر واپس نہو سکین اور ناحق پریشانی اوٹھا دین
اسلئے آپنے اوس قاعدہ کی ترمیم فرما کر یہہ حکم
صادر فرمایا کہ حاجیان محتاج کو آمد و رفت کے ٹکٹ
میسر ہوا کرین اور ایک خاص جہاز کا سرکار عالی کی
جانب سے بندوبست کیا جائے جسمین کل حاجیان
محتاج جو سرکار عالی کی جانب سے بہیجے جاتے ہین وا
ہون اور ایک قافلہ سالار و ڈاکٹر سرکار کے جانب
سے مقرر کیا گیا جو اس قافلہ کا خبر گیران رہتا اور
آسایش و آرام سے اونکو لیجاتا اور پہر اوسیطرح واپس

لاتا ہے۔ اور اثنائے سفر مین کل قافلہ محتاج کے ضروریات
کو پورا کرتا ہے۔
یہہ تو حاجیان محتاج کے لئے نواب صاحب ممدوح نے
بندوبست فرمایا لیکن اور ملازمین سرکار کی نسبت
جو مشتاق حج وزیارت مدینہ شریف ہوتے تھے
آپنے از راہ حق پرستی و ہمدردی دینی ایک گشتی
جاری فرمائے جسکا مضمون یہہ تہا کہ ایسے ملازمین کو
جو مشتاق حج بیت اللہ وزیارت رسول اللہ صلعم
ہون مجبر دپش ہونے درخواست کے چہہ ماہ کی رخصت
مع تنخواہ پیشگی دیجایا کرے ناظرین اس سے اندازہ
فرما سکتے ہین کہ آپکو کسقدر اسلامی ہمدردی تہی اور
ملازمین عازم حج کے لئے کسقدر سہولت پیدا کردی
اسکے قبل بیچارے ملازمین کو جو ایسے نیک ارادے

رہتے تھے اور اپنے فرایض دینی ادا کرنا چاہتے تھے
بڑی بڑی دقتین اور دشواریان پیش آتی تہین اور بیحد
دوڑ دہوپ کرنی پڑتی تہی جب کہین جاکر رخصت نصیب
ہوتی تہی یہہ حکم عام ایسا جاری ہوا جس سے ہزارون
اشخاص کی آرزوی دلی برآئی اور حج بیت اللہ و زیارت
مزار اقدس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف
اور آپ سے اور حضرت اقدس و اعلے بندگانعالی
متعالی مدظلہ العالی کے حق مین دست بدعا ہوے۔
۱۸۹۳ عیسوی مطابق ۱۳۱۱ہجری حیدرآباد مین بے موسم
یعنی اولا کالی بارش ہوئی جس مین بڑے بڑے اولونکے
برسنے سے مکانون کی سفال پارہ پارہ اور ہزارون
غربا کے مکانات مسمار ہوگئے۔ ناظرین اون غربا کی
تکالیف و پریشانی کا اندازہ کرسکتے ہین جو اپنے عیال و اطفال

کے سر چھپانے کے لئے ایک ہی جھونپڑا یا مختصر سا سفالی مکان رکھتے ہوں اور اس آفت آسمانی کیوجہ سے اوسکی یہہ حالت ہو جائے جسوقت ان بے سر و سامان و بی خانمان غربا کی تکالیف نواب صاحب ممدوح کے گوش گذار ہوئی آپکا دریائے رحم و کرم جوش زن ہوا اور آپ نے فوراً ذی اختیار مجلس عہدہ داروں کی منعقد ہونے کا حکم فرمایا کہ اُن بیچارے غریبوں کو جن کے مکانات اس ژالہ باری سے ضائع ہوئے ہوں رقم امدادی سے علے قدر نقصان عطا کیجائے اس کار نیک کے لئے خزانہ سرکار عالی سے مبلغ پانچہزار روپیہ حالی اور اپنے جیب خاص سے مبلغ چار ہزار روپیہ حالی مرحمت فرمایا جس سے اون غربا کو جنکے مکان اس قہر آسمانی سے تباہ ہوئے تھے اپنے مکانوں کی

از سرنو درست کرنے مین بہت مدد ملی۔ درحقیقت آپکی
ذات والاصفات مجسم ہمدردی تھے اور بنی نوع خصوصاً
غربا و مساکین کے سچی تکالیف کے دور کرنیوالے تھے
آپ ہمیشہ خیرات کیا کرتے لیکن اونہی کو عطا فرماتے
جو اسکے مستحق ہوتے تھے۔ ناظرین سے جس شخص کو آپکی
سواری کے ہمراہ رہنے کا اعزاز حاصل ہوا ہو وہ اچھی
طرح سے واقف ہونگے کہ آپ کسی ہٹے کٹے فقیر
یا دریوزہ گر کو کبھی خیرات نہ دیتے تھے گو وہ کتنی ہی
دور گاڑی کے ہمراہ چلاتا اور شور مچاتا دوڑا کرے
لیکن جو بیوہ ضعیفہ یا معذور فقیر اثنائے راہ مین بوقت
رونق افروزی سواری آپکو نظر آتا اوسکو بلا طلب
اوسکے مقام پر پہنچا دیتے یا خود اپنے ہاتھ سے عطا فرماتے
باغ سرور نگر سے بلدہ اور بلدہ سے سرور نگر مین جب

سواری رونق افروز ہوتی تھی تو کئی بیوہ ضعیفہ یا معذوروں کے لئے خیرات کا تقرر تہا جو اپنے جیب خاص سے آپ بلا سوال مرحمت فرماتے تھے اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ خیرات کی اصل غرض سے بخوبی واقف تھے اور اونہیں کو پہونچانا ضروری خیال فرماتے تھے۔ جو دراصل اوسکے مستحق تھے۔ آپ سالانہ ماہ رمضان المبارک مین ذکاۃ بہی غربا کو تقسیم فرماتے تہے اور علی ہذا عشرہ ماہ محرم الحرام مین روزانہ تخمیناً دو ہزار غربا کو حلیم و خیرات تقسیم ہوا کرتی تہی چند سال کے قبل جب حیدرآباد مین بلای قحط نازل ہوئی تہی اور غربا فاقہ کشی سے ہلاک ہو رہے تہے آپنے کئی ہزار پلہ جوار اپنے اضلاع سے طلب فرما کر سرور نگر مین جہان آپ تشریف رکہتے تہے غربا کو فی کس ایک سیر تقسیم کرنیکا

حکم صادر فرمایا تھا۔ چنانچہ روزانہ کئی ہزار غربا و فقرا و مساکین و فاقہ کشان و قحط زدگون کا مجمع ہوا کرتا تھا اور سب اس فیض عام سے مستفید ہوتے تھے علیٰ ہذا اپنے ملازمین و متعلقین کا بھی آپکو ایام قحط مین ایسا ہی خیال تھا آپ سے لئے علاقہ پائیگاہ مین سخت تاکیدی حکم نافذ فرمائے تھے کہ ایام قحط مین ماہ بماہ تنخواہ جمعیت وغیرہ کی تقسیم ہوا کرے۔ ہرگز توقف و دیر نہونے پاوے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ بغرض تبدیل آب و ہوا مہابلیشر تشریف فرما ہوے تھے اور وہان آپ کو خبر معلوم ہوئی کہ بلدہ حیدرآباد مین بسبب گرانی ہو قحط کے بلوہ ہوا اور دو ایک بازار بھی لوٹے گئے (یہہ اوسوقت کا ذکر ہے جب آپ خدمت مدار المہامی سے سبکدوش ہوچکے تھے

بمجرد سننے اس خبر کے آپنے اپنے علاقہ کے معتمد کے نام
بذریعہ تار برقی حکم صادر فرمایا کہ فی الفور جمعیت
وغیرہ متعلقہ پائیگاہ کی تقسیم کردیجائے اور کمانڈر
فوج پائیگاہ کے نام آپنے حکم جاری فرمایا کہ اپنے
علاقہ کی فوج وغیرہ کی پوری نگرانی رکھین اور کسی کو
اس غارت گری وغیرہ کے جرم کا ارتکاب نکرنے
دین ورنہ سخت تدارک کیا جائیگا۔ اس سے ظاہر ہے
کہ آپ غریب سپاہیون کے ساتھہ ہمدردی رکھنے
کے ساتھہ ہی اون کے افعال و عادات پر بھی پوری
نگران رہتے تھے اور کبھی اسکو پسند نہین فرماتے
تھے کہ اپنے علاقہ کے فوج کے سپاہی ایسے جرائم
مین شرکت کرین۔

انتظام تقسیم تنخواہ فوج بقاعدہ دست بدست در محکمۂ نظم جمعیت سرکار عالی



آپ کے زمانہ وزارت مین جو انتظامات و اصلاحین ہوئین منجملہ اونکے یہہ انتظام بھی نہایت اہم اور ضروری ہوا اوراس انتظام سے آپکو ہر دو امور کی اصلاح منظور تھی اسمین سپاہ اور سرکار دونو کا فائدۂ عظیم ہوا جو ناظرین سے پوشیدہ نہین ہے - سابق مین سالہا سال سے یہہ دستور رہا کہ تمام جمعدار پیشہ و افسران فوج اپنے اپنے ماتحت سپاہ کی تنخواہ سرکار سے سربستہ حاصل کیا کرتے تھے اور جمعیت کو اپنے من مانے جسطرح چاہتے تقسیم کرتے تھے - سپاہ کی مجال نہ تھی کہ

اپنے افسرون کے خلاف کوئی بات زبان سے نکالتے
الحاصل افسران سپاہ کو پورے طور پر سیاہ و سفید کا اختیار
حاصل تہا۔ سرکاری عہدہ دارو صدر محاسب وغیرہ
کو نہ کوئی ذریعہ تنقیح کا تہا اور نہ گرفت کا۔ اور یہہ ایسا
قدیم دستور تہا کہ کسی وزیر نے اپنے زمانہ مین اسکی
اصلاح کیجانب توجہ کرنے کی جراُت نہین کی کیونکہ انکو
اندیشہ تہا کہ اگر ایسا کیا جائیگا تو سخت شورش برپا ہوگی
اور بڑے بڑے جمعدارون و افسران سپاہ کی ناراضی
و بیدلی کا موجب ہوگا۔ اسلئے یہہ قدیم دستور برابر
جاری رہا تہا۔ اگرچہ کہ مختار الملک مرحوم اول نے
سپاہ بقاعدہ کی نگرانی و انتظام کے لئے محکمہ نظم جمعیت
قایم کیا اور ایک افسر او سپر بنام ناظم نظم جمعیت مقرر
فرمایا لیکن اونکی اصلی غرض جو تقرر محکمہ مذکورہ سے

تھی وہ حاصل نہین ہوئی تھی۔ نواب صاحب ممدوح اپنے
گذشتہ تجربہ سے پورے طور پر واقف تھے کہ جب تک
سپاہ کی تنخواہ دست بدست محکمہ سرکاری مین تقسیم
نہوگی اور عہدہ داران سرکار اوسپر نگران نرہینگے
اوس وقت تک اوس مشہور مدبر سالارجنگ اول کے
غرض جو محکمۂ نظم کے تقرر سے تھی حاصل نہوگی۔ پس آپنے
بلاپس وپیش اور بغیر اس اندیشہ کے کہ کوئی جمعدار
یا افسر سپاہ آپسے ناخوش یا ناراض ہوگا یا کوئی شورش
یا دقت پیدا ہوگی (کیونکہ بڑے بڑے جمعدار عرب
وغیرہ ہمیشہ سے تنخواہ سربستہ لینے کے عادی تھے)
ایک عام حکم صادر فرمایا کہ آیندہ کل سپاہ بیقاعدہ
کی تنخواہ دست بدست محکمۂ نظم جمعیت سرکار عالی
مین تقسیم ہوا کرے۔ گو پہلے پہلے اکثر جمعدارون نے

بہت کچھہ حیلہ حوالہ و عذرات کئے لیکن آخر کو اس انصافانہ و مدبرانہ حکم کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہی پڑا اور ابتک اوسیطرح تنخواہ جمعیت بقاعدہ محکمہ سرکار مین دست بدست تقسیم ہوتی رہے۔ اس انتظام سے بیچاری سپاہ بیحد خوش و مسرور اور حضرت اقدس و اعلےٰ پر جان فدا کرنیکو مستعد ہوگئے کیونکہ یہہ بیچارے جان فروش سپاہی اکثر اپنے بعض افسرون و جمعدارون کے ہاتھہ سے سخت نالان رہتے تہے۔ لیکن مجبوراً اپنی زبان اونکی شکایت مین کہولنے کی قدرت نہین رکہتے تہے۔ تنخواہ اونہین کے ہاتون مین تہی اور بحالی و برطرفی کے وہ پورے مقتدر تھے۔ پس یہہ غریب اونکی شکایت سرکار تک پہونچا کر کیا پاتے۔ آپکے انصافانہ و مدبرانہ انتظام کا یہہ نتیجہ ہوا۔ کہ ایک ادنے سپاہی بہی اعلےٰ سے

اسے علے جمعدار پر اگر وہ ستایا جائے سرکار مین شکایت
کر سکتا ہے اور اپنی داد کو پہونچ سکتا ہے اور اسے علے
سے اسے علے جمعدار بھی بلا وجہ موجہ ایک ادنے سپاہی
کو نہ برطرف کر سکتا ہے اور نہ اوسکی تنخواہ مین غبن کر سکتا ہے
یہہ سب خوبی اوس مدبرانہ انتظام کی ہے جو نواب
صاحب ممدوح نے ازراہ عدل و انصاف جاری
فرمایا تہا۔ درحقیقت یہہ آپ ہی کا کام تہا جو ایسا
حکم جاری فرماکر آپ نے اوسکی تعمیل کرائے ورنہ
دوسرونکو اس قسم کی ہمت کہان تہی جو ایسے دستور
قدیم کو توڑنے کی جرأت کرتے جس سے تمام جمعداران
و افسران سپاہ کے ناراضی و بددلی بلکہ بلوۂ عظیم کا اندیشہ
تہا آپ ہمیشہ ادائی فرایض اور کار سرکاری مین
کسی امر کا اندیشہ و خیال نہین فرماتے تہے اور بیخوف

وخطر ایسی اصلاحین و احکام جو ریاست کے لیئے
مفید ہوتے صادر فرمایا کرتے تھے اور کسی خوردہ گیر
یا معترض کی پروا نہین فرماتے تہے جسطرح آپ کو غریب
سپاہی و اہالیان فوج کے ساتہہ ہمدردی تہی اسیطرح
دوسرے فرقون کے ساتہہ بہی تہی چنانچہ جو احکام آپنے
انعامدارون کے متعلق صادر فرمائے ہین وہ ایسے ہین
کہ آپکی ذات والا صفات کو مجسم ہمدردی خلق خدا کہا جائے
تو مبالغہ نہین ہے۔ پچہلے بیچارے انعامدار وغیرہ سقدر
پریشان ہوا کرتے تہے کہ جسکی حد و انتہا نہ تہی ابتدا اگر
اضلاع مین ان بیچارے انعامدارونکی تحقیق و دریافت
ہوتی تہی اوسکے بعد بلدہ مین دفتر کمیشن دریافت
حقوق انعامدارون مین مثلین برسون پڑے رہتی تہین
اور انعامدار پیروکاری کے لئے ضلع سے بلدہ مین

دوڑ دوڑ کر پریشان ہوتے تہے اور سالہا سال تک بیچارے اسی تک و دو مین حیران رہتے تہے جب آپ کو ان بیچارہ دن کی حیرانی و پریشانی کے حال کی خبر ہوئی تو آپ نے ایک گشتی جاری فرمائی جسکا خلاصہ یہہ تہا کہ اگر کوئی انعامدار زمین انعام پر اپنا قبضہ چہل سالہ علی الاتصال ثابت کردے تو بلحاظ بہکو چہل سالہ زمین انعام لایق بحالی متصور کیجائے۔ اور اسی حکم کے لحاظ سے سابقہ مثلین بہی طے کیجاوین اور اسکی دریافت وغیرہ کے لئے آپ نے محکمہ جات کمشنری و ڈپٹی کمشنران انعام کا تقرر فرمایا کہ بیچارے انعامدارون کو اپنے حق رسی مین سہولت ہو۔ واقعی یہہ مدبرانہ و انصافانہ حکم تہا کہ جس سے ہزارہا انعامدار اپنے حقوق کو پہونچکر رئیس و وزیر کے حق مین دست بدعا ہوے۔

آپ ہی کے زمانہ وزارت میں قواعد و قانون رجسٹری و اسٹامپ جاری ہوے۔ رجسٹرار و سب رجسٹرار مقرر ہوے جس سے باضابطہ دستاویزات وغیرہ کی تصدیق ہونی شروع ہوئی اضلاع مین بھی یہہ طریقہ جاری ہوا جس سے سرکار اور رعایا ہردو کا فائدہ ہوا اور مقدمات دادوستد مین جو پیچیدگیان پڑجایا کرتی تھین رفع ہوئین جملہ ممالک محروسہ سرکار عالی مین عہدہ داران رجسٹری اور اون سب پر ایک انسپکٹر جنرل رجسٹریشن مقرر کیا گیا۔

بلدہ و بیرون بلدہ حیدرآباد کے لئے ایک خاص محکمہ رجسٹرار بلدہ کا مقرر ہے۔ اضلاع صوبہ غربی مین باستثناء اورنگ آباد کے ناظمان عدالت دیوانی کو ہی رجسٹرار بھی مقرر کیا گیا ہے۔ باقی ہر سکہ اسمات

مین مددگاران عدالت ہی رجسٹرار ضلع ہین باستثناء
ضلع گلبرگہ شریف و رایچور و اطراف بلدہ صرفخاص
جہان حال مین بطور خاص جدید رجسٹرار مامور کئے گئے
ہین۔ اون تعلقات مین جہان کہ منصفین عدالت دیوانی
کا تقرر رہی وہان منصفین باقی مین تحصیلدار و نائب
تحصیلداران سب رجسٹرار مقرر کئے گئے اسوقت
ممالک محروسہ سرکار عالی مین اٹھارہ دفتر
رجسٹرارون کے اور تخمیناً اکیسو دفتر سب رجسٹرارون
کے ہین اس انتظام سے حق الخدمت عہدہ داران
رجسٹری وضع ہوکر بھی ایک معتد بہ رقم کی آمدنی
سرکار کو ہوئی جس سے سراسر نفع سرکار رہا اسیطرح
بہت سی اصلاحین وغیرہ آپ کے عہد مین ہوئین
جو خارج از تحریر ہے۔ نئے نئے قواعد و قوانین و رزولیوشن

جاری ہوے جو مفید ملک و رعایا متصور کئے جاتے ہین مالگذاری و عدالت مین جدید قوانین وگشتیات جاری ہوئین۔ تعمیرات و صفائی و آبکاری وغیرہ صیغہ جات مین نمایان ترقی ہوئی۔ ۱۸۸۳ع مین لوکل فنڈ جاری کیا گیا اور ہر ایک ضلع مین ایک مجلس بنام مجلس لوکل فنڈ مقرر کی گئی جسکے سپرد ضلع کا سب کام بابتہ رفاہ عامہ کیا گیا۔

ایتام اور نابالغون کی ملک و املاک و جاگیرات کی حفاظت کے لیئے سرکار سے محکمہ کورٹ آف وارڈس قایم ہوا جس سے سیکڑون یتیمون و نابالغون کی جائداد و ملک و املاک بیجا دستبرد سے محفوظ ہوے اور سرکار کی حفاظت مین رہے اور وارڈس کی تعلیم و تربیت اور اونکی درستی اخلاق کی نسبت سخت تاکیدی احکام

جاری ہوے اوسی انتظام کا نتیجہ ہے جسکا ثمرہ آج ملک کو
حاصل ہورہا ہے یعنے اوس زمانہ کے وارڈس آج
نوجوان لایق اور ہوشیار ہوکر ملک کی خدمت کے لئے
تیار ہین نظیر کے لئے مین صرف راجہ راے رایان بہادر
اور راجہ کہانڈی راو راو رنبہا بہادر کو پیش کرنا کافی
خیال کرتا ہون۔

جسطرح آپ قواعد و قانون و احکام نافذ فرماتے تہے
اوسیطرح خود بہی اون قواعد و قانون کے پابند رہتے
تہے۔ ذیل کے واقعہ کے ملاحظہ سے اس امر کا پورا ثبوت
ناظرین کو ملیگا۔

(جناب مدارالمہام کی خدمت مین کمیشن کا بہیجا جانا)

سرکار عالی کے شہر کی کسی عدالت نے ایک کمیشن
بہیجا کہ وہ جناب نواب صاحب ممدوح کی شہادت

قلمبند کرے ابتک یہہ معمول تہا کہ مدار المہاموں کی شہادت
بذریعۂ روبکار عدالت دریافت کنندہ مقدمہ طلب
ہوا کرتی تہی اور اوس روبکار کے جواب مین جو روبکار
مدار المہام کے معتمد عدالت کے پاس سے آتا تہا وہ
روبکار بمنزلہ ویسے ہی معتبر شہادت کے تصور کیا جاتا تہا
گویا کہ خود مدار المہام نے عدالت مین تشریف لاکر شہادت
دی ہو بلدہ کی ایک عدالت نے آپ سے دریافت
کیا کہ سرکار کی شہادت ایک مقدمہ مین درکار ہے
آیا سرکار سے حسب معمول بذریعۂ روبکار پوچہا جائے
یا کیا اوس کے جواب مین آپنے فرمایا کہ جب میرے
آقا اور خداوند نعمت نے وکلاء کی موجودگی مین شہادت
دی تو مجہکو کیا عذر ہو سکتا ہے ۔ وکلاء اور فریقین
کو بہیجدیا جائے کہ وہ میری شہادت قلمبند کرکے لیجاوین

شہادت کے قلمبند ہوتے وقت آپ سے عرض کیا گیا
کہ آپکا صرف اسقدر فرمانا کافی ہے کہ مین از راہ دیانت
بیان کرتا ہون۔ اسکے جواب مین نواب صاحب ممدوح
نے فرمایا کہ اگر میرے حلفی شہادت لیجائیگی تو اوس سے
دونون فریقون کو زیادہ اطمینان ہوگا اسلیئے
مجھکو حلف کرنے مین کوئی عذر نہین ہے جب آپ کی
شہادت قسم کہلانے کے بعد ہوئی تو وکلاء اور فریقین
مقدمہ کا ایک ڈپوٹیشن معلی القاب نواب سر آسمانجاہ
بہادر کی خدمت مین شکریہ ادا کرنے کی غرض سے
حاضر ہوا اور اوس ڈپوٹیشن نے عرض کیا کہ سرکار کو
معلوم ہے کہ مدار المہامان سابق کا یہہ دستور رہا ہے
کہ بند سوالات کا جواب بذریعۂ معتمد بھیجدیا کرتے تھے
سرکار نے آج بہت عمدہ نظیر قایم فرمائی کہ ہر شخص کو

قانون کی اطاعت ضرور ہے اس کے جواب مین آپنے
فرمایا کہ اس سے میری غرض رفتہ رفتہ حکومت شخصی کے
مراسم کو کم اور باقاعدہ قوانین اور دستورات کو
جاری کرنا ہے آپ کی اس شکریہ کے بہ نسبت مجھکو
زیادہ خوشی ہوگی اگر حیدرآباد کے اور امرا جنکو
اسطرح کے حقوق حاصل ہین میرے ہی طرح عمل آوری
فرماوین اور قانون عدالت کی پابندی پر ہر طرح
مدد کرین ۔

الحاصل آپکا زمانہ وزارت اصلاح انتظامات ریاست
حیدرآباد و محافظت خزانہ سرکار کے لئے ہمیشہ یادگار
رہیگا آپ مین انتہا درجہ کا تجربہ اور نیک نہادی
اور خلق تہا ۔ ریاست حیدرآباد کی بہبودی ہمیشہ آپکا
دلی منشا رہا ہے آپ ہمیشہ رعایا کی شکایتون کو گوش دل سے

سنا کرتے تھے اور ریاست کے متعلق اصلاحون کے
طرف آپ کی آنکھہ ہمیشہ تیز رہا کرتی تھی مختصر یہہ کہ
من جمیع الوجوہ آپ کی ذات بابرکات مغتنمات سے
تھی آپ امیر ابن امیر اور عزت و آبرو کی جان سے تھے
آپ کے پاس اسقدر دولت تھی جو شاہانہ شان وشوکت
اور خود مختاری کے لئے کافی تھی۔ آپ کو یورپین اور
دیسی دونو چاہتے تھے اور آپکی ذات ہر دل عزیز تھی
لیکن بیجا دخل دینے والے لوگ جو ہر چیز اور ہر راستباز
شخص سے نفرت رکھنے کے عادی ہوتے ہین اور وہ
سازشی بندے جو اپنی قدح کے خیر مناتے ہین آپ کو
پسند نہین کرتے تھے۔ بیت

ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیبست ٭ گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است

بلا مبالغہ آپ کا زمانہ وزارت امن و راستی کا زمانہ تھا

اوآپ کا سار استباز و ایماندار وزیر شاید کوئی ہوا ہو
آپکی ہر دلعزیزی کا ثبوت اس سے ملتا ھے کہ جب
آپ نے خدمت مدارالمہامی سے سبکدوشی حاصل کر کے
رخصت حاصل فرمائے تو رعایائے دکن نے کف افسوس
ملنا شروع کیا اور آپ کے انتقال تک یعنے پانچسال
کے بعد تک بہی رعایائے دکن کی یہہ خواہش وآرزو
رہی کہ پہر وزارت مین تغیر ہوا ورآپ اس عہدۂ جلیلہ
پرپھر مقرر فرمائے جاوین لیکن آپ نے کبہی اسکی
خواہش نہین کئے آپ ہر حال مین اپنے مالک اور
خداوندمجازی حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
کے منشاء کے موافق عمل کرنے کو اپنا دین اورایمان سمجھتے
رہے اور اپنے آقا کے ادنےٰ سے اشارے پر آپ
فوراً اس خدمت سے دستکش ہوگئے ۔ کیونکہ

ناموری یا دولت کی آپکو کوئی ہوس نہ تھی یہہ باتین
آپکو بفضل خدا پہلے ہی سے حاصل تہین۔ بہت ہی قریب
زمانہ تک ملک کی حکومت کا کام نہایت عدل و انصاف
سے چلتا رہا بددیانتی و ناراستی کا جہان تک اوسوقت
کی موجودہ حالت کے لحاظ سے ممکن تہا سد باب کیا گیا
اور اوسکی عمل آوری کا موقع نہین دیا گیا اہل ملک کے
ترقیون کے مفید کام بتدریج جاری کئے گئے لیکن حیدرآباد
کے بعض مخرب ملک اشخاص یہی ظاہر کرتے رہے کہ انکو
یہہ باتین مطلوب نہین ہین۔ اور اونہون نے آپکی وزارت
کو تہہ و بالا کرنیکا بیڑا اوٹہایا تہا۔ اور یہہ خطرناک امر
اون خود غرضون نے کچہہ فائدہ رسانی خلایق کے لحاظ سے
نہین اختیار کیا تہا۔ بلکہ اصل مین اس سازشش وغیرہ کی
اصلی غرض طلب جاہ و منصب اور اپنا عروج تہا جس سے

ناظرین پورے طور سے واقف ہون گے رنگ آمیزی
اور چرب زبانی کی ساری لیاقتین حسد اور عداوت
پیدا کرانے کے لئے کام مین لائی گیئن۔ بڑی ہوشیاری
اور چالاکی سے آقا و فرمانبردار وزیر کے درمیان
کشیدگی پیدا کرانے مین اس سازشی گروہ نے کامیابی
حاصل کی اور مدار المہام کے اختیارات محدود کرنے کی
نسبت احکام جاری کرائے جس کے جواب مین نواب
صاحب ممدوح نے ایک رپورٹ اعلیحضرت بندگانعالی
متعالی مدظلہ العالی کی پیشگاہ اقدس مین گذرانے
جس مین نواب ممدوح نے وہ ترقیان تبلائین جو مختلف
صیغہ جات مین بعہد وزارت نواب صاحب ممدوح
ہوی تہین۔ جس تفصیل ودلایل سے یہہ رپورٹ لکہی گئی تہی
اوسکے دیکہنے سے واضح ہوتا ہے۔ کہ وہ بدانتظامی جسکی

وجہ سے فرمان واجب الاذعان مین انتظام جدید کی بناء قایم کی گئی تھی بالکل مغالطہ دہی تھی ورنہ دراصل کوئی بدانتظامی نہ تھی اس مین شک نہین کہ انتظام ریاست مین بہت سے ایسے امور اوسوقت بہی باقی رہ گئے ہونگے جن مین اصلاح کی ضرورت ہو لیکن اس جدید انتظام مین اون اصلاحات کا کوئی ذکر نہ تہا اور نواب صاحب ممدوح نے جو رپورٹ پیش فرمائے تھے اوس سے ہر طرح کی ترقی ثابت ہتی۔ لیکن جب انتظام جدید کے نافذ کرانے مین مخالف پارٹی کو کامیابی ہوئی اوس سے آپ کی وزارت بالکل بیکار ہو گئی۔ اور انقلاب پسند طبیعتین جو خودغرضی کے خیالات مین مستغرق ہتین اونہون نے خوشیان منانا شروع کیا۔ آپ نے ان تمام مخالفتون کا بہی ثابت قدمی سے مقابلہ کیا اور

ہر طرح اپنے مالک و آقائے ولی نعمت کے احکام کی
تعمیل مین سرگرم رہے۔ اس انتظام کی نسبت جو اب
جاری ہوا تھا ایک انگریزی اخبار کی رائے کو بجنس
ذیل مین نقل کیا جاتا ہے جس سے ناظرین کو پورے واقعات
معلوم ہو سکین گے۔

ترجمۂ اخبار دکن بجٹ مطبوعہ بمبئی واقع

۱۰ ماہ فبروری سنہ ۱۸۹۳ء



ہم آج کے روز جدید اسکیم انتظام حیدرآباد کے تفصیلی
ابواب کو شائع کرتے ہین جنکا خاکہ ہم نے گذشتہ پرچۂ
اخبار مین تبلایا تھا۔ جسقدر زیادہ اسکیم مذکور منکشف
کیجاتی ہے وہ اسقدر زیادہ پر انقلاب نظر آتی ہے
اور زیادہ تر اس کا مدعا اس ریاست کے قدیم انتظامونکو

بدلنے کا ھے ان تفصیلی ابواب سے یہہ مفہوم نہین ہوتا ھی
کہ وہ بدترین یا آنکہ انکی بدتر رہنے کی وجہ سے نارضامندی
ظاہر کئے جانے کے قابل ہین ہم صرف واقعہ کو بیان
کرتے ہین - ہم گورنمنٹ کی خوفناک حالت کا بخوبی اندازہ
کر سکتے ہین خوفناک بیماریون کو اکثر موثر علاجون کی
ضرورت ہوتی ھے اور اگرچہ کہ موثر تدابیر یک لخت
ترک کردئے جانی چاہیئن - لیکن بعض مواقع ایسے ہوتے
ہین جہان موثر تدابیر سے ہی علاج ہو سکتا ھے اور وہ لوگ
جنکا یہہ کام ھے کہ حیدرآباد کو اوسکی مدت دراز کی ابتر
حالت سے نجات دین برملا یہہ خیال کرتے ہین کہ قدامت پسندی
لحاظ کئے جانے کے دن جا چکے ہین - جدید اسکیم کے
خاص اغراض یہہ ہین -

(۱) جناب مدارالمہام اپنے ذمہ داریون سے سبکدوش

کر دئے جائین۔ لیکن صاف گو لوگ اوسکو یہہ تبلائینگے کہ آپکے اقتدارات کم کر دئے گئے ہین۔

(۲) گورنمنٹ مین امراء ریاست کو زیادہ عہدے دئے جائین۔

(۳) عہدون پر زیادہ تر حیدرآبادیونکا تقرر ہو۔

(۴) خزانہ کی اصلاح۔

(۵) گورنمنٹ اور علے العموم لوگون کی درستی اور آخر الامر انتظام مین کفایت شعاری۔

اسمین کوئی شک نہین ہوسکتا کہ یہہ سب باستثنائ دوم وسوم اغراض کے موجودہ حالت کے لئے نہایت عمدہ اغراض ہین اور یہہ اس قابل ہین کہ بعوض دستور العمل بنائے جانے کے اصول قرار دئے جائین اور فی الفور عملدرآمد کئے جانے کے عوض اپیر کوشش

کی جائے۔ بہرکیف انکو فی الفور عملدرآمد کرنے مین زیادہ
احتیاط کی ضرورت ہوگی۔ گورنمنٹ مین امرا مملکت
کو شریک کرنا بہت اچھا ہے لیکن انکی شراکت وہین تک
درست ہوگی جہان تک کہ وہ موافق عمدہ گورنمنٹ ریاست
کے ہون حیدرآبادیون کو جائدادون پر مقرر کرنا مناسب
ہے لیکن مناسب تر تو یہہ ہے کہ لایق لوگ مقرر کئے
جائین۔ یہہ ابتدائی اصول ہین جنہین حیدرآبادی فراموش
کر دینے کی قابلیت رکہتا ہے۔ دیکہا چاہیئے کہ ایا کبنٹ
کے تقرر سے جسکے ممبر روسائے ریاست ہین پہلے
اور دوسری غرضین حسب بہبودی گورنمنٹ پوری
ہونگی یا نہین جبکہ اس مجلس کی ساخت اور اوس کے
اراکین کے اقتدارات پر جو اون احکام سے منکشف ہوتے
ہین جنکو ہم آج شائع کرتے ہین نظر ڈالی جاتی ہے تو اس

آزمایش کی دقیقتین ہمارے ذہن نشین ہوتے ہین - جبکہ یہہ
باتین ہمارے ذہن نشین ہو جاتے ہین تو اور ایک
بات کا ہمارے دلپر نقش سا ہوتا ہے اور وہ یہہ کہ
سر آسمانجاہ بہادر کا اپنی خدمت پر رہنے کا ارادہ -
یہہ ارادہ انتہائے درجہ کی حب الوطنی ہے یا اقتدار
کی حرص کا نتیجہ ہے - تا وقتیکہ آپ کے خیالات
مین ایک بڑا سا تغیر واقع نہوگیا ہو یہہ تصور نہین کیا جاسکتا
کہ جدید انتظامات سے آپ خوش ہین - جبکہ ۱۸۸۶ء
مین جناب مدار المہام کی تائید کے لئے ایک کیابنٹ
معتمدین وہی کیابنٹ موجودہ کی ایسے نہین بلکہ مدار المہام
کے ایسے وسیع اقتدارات کے ساتھہ قایم ہونیکی
تجویز ہوئی تہی تو آپ نے اوسکی سخت مخالفت کی تہی
اور اسی مخالفت کی وجہ سے تجویز مذکور موقوف ہوگئی

اسکے بعد آپ نے ایک ایسی پالسی کے خلاف مین
جو عملی گورنمنٹ کے متعلق مدت دراز کی روایتون کو
فراموش کر دیتی ہے اور حضور نظام کی ریاست
کے سرزمین مین ایسے جدید دستورون کو پیدا کرتی ہی
جو آپ کی رائے مین نہ تو ریاست کی تاریخ کے مطابق
ہین اور نہ تو اسکے رواج کے اور ضروریات کے مناسب
ہین اپنے اغراض کو فصیح اور پرزور الفاظ مین قلمبند کیا
آپ نے اوسوقت ایک اسی طریقہ کے خلاف مین
اعتراض پیش کیا تہا جس سے آپ کے اطراف ایسے
عہدہ دار گہرے ہوے رہتے جنہین آپ کے ہم پلہ
رائے زنی کا اقتدار حاصل تہا اور جس سے آپ کو مجبوراً
انکی آرا کو اپنی خاص رایون کے مساوات کے ساتہہ
سننا پڑتا اور اون کو حضور نظام کو پیش کرنا ہوتا تہا

اور جس سے صدر گورنمنٹ کسی مسئلہ پر بہی جسکی نسبت کیا بنٹ
مین اتفاق نہوز یادہ رائین حاصل کرسکتا تہا جیسا کہ آپنے
تبلا دیا ہے اس سے انکار کیا نہین جاتا کہ ایسی پالسی سے
جسکی بنا اب پڑی ہے (ممبرون کے اختلاف رائے
اور مدار المہام سے اختلاف کرنیکی وجہ سے ضرورًا اور
لازمًا حضور نظام کے پاس پیش ہونی چاہئے) وہ طریقہ
جو ریاست حیدرآباد مین سالہا سال سے مروج تہا اب
اسکا خاتمہ ہوگیا ہے اور ممبر گواون کے نام کچہہ بہی رہین
گویا درپردہ مدار المہام بنگئے ہین اور ان کے حقوق اور
فرایض قریب قریب جناب مدار المہام کے حقوق
اور فرایض کے یا اس سے زیادہ اور سنگین ہوگئے ہین
اس مین کوئی شک نہین کہ اس ریاست کی خدمت
دیوانی کے قدیم حقوق اور اقتدارات چہین لئے گئے ہین

اور کیا نسبت جسطرح پر کہ اب قایم ہوتی ہے اس سے
احتمال نہین ہوتا کہ حالات کو درست کریگی اور اسکا قیام
مدارالمہام کو ضرور ناگوار گزریگا گو وہ کوئی بھی رہین۔
اگر سر آسمانجاہ بہادر اسوقت اپنی مخالفت مین تیز بھے
توہم قیاس کر سکتے ہین کہ آپ کے احساس اب کچھ
کم تیز نہین ہین کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ آپکے حالات
آپ کی نظرون مین آپکے اقتدارات مین اور دوسرونکو
شریک کردینی کی وجہ سے فطرتاً سخت شاق
معلوم ہوتی ہوگی) بہرکیف باوجود اسکے نواب سر
آسمانجاہ بہادر اپنی خدمت پر ٹہرے ہوے ہین اگر
آپکا خدمت پر ٹہرا رہنا خود فراموشی اور خیال بہبودی
ریاست کیوجہ سے ہی تو آپ اور زیادہ اعزاز کے
قابل ہین آپکے عہدہ کے متعلق تنخواہ آپکے لئے

ترغیب کا باعث نہین ہوسکتے کیونکہ یہہ بات دیکھی جاتی ہے کہ آپ کی آمدنی قریب بیس لاکھہ روپیہ کے ہے اور علاوہ اسکے آپ ہندوستان بھرمین متمول ترین لوگون مین گنے جاتے ہین۔ بیشک یہہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ کا خدمت پر ٹھہرا رہنا محبت اقتدار کیوجہ سے ہے لیکن اس قیاس کے لئے ہمارے پاس کوئی تصدیق موجود نہین ہے لیکن یہہ کچھہ ہی ہو ہمین اس امر کا یقین ہے کہ جناب مدارالمہام کے احساس کچھہ ہی رہین لیکن جب تک کہ وہ حکومت کی کرسی پر رہین گے وہ جدید اسکیم کی کامیابی کے لئے وفاداری سے کام لیا کرین گے۔ آپ طبعًا وہمی اور وسواسی رہا کرین لیکن آپ ایک نوبل میان ہین اور اپنے آقائے نامدار کے خیرخواہ ہین جدید اسکیم بالفعل تخفیف مصارف

اور آیندہ سے کے بجٹ کو تبلاتی ہے۔ انتظامی کل کے اخراجات
نو لاکہہ ہین اور حال سے کے تبدلات سے عہدون کی
موقوفی اور تنخواہون سے کے کم کر دئے جانے سے
دو لاکہہ کی تخفیف ہوئی۔ لیکن جدید اسکیم اس سے
بڑہکر اصلاحات کرنے کا دعوے کرتی تھے۔ حکومت مین
کفایت شعاری پیدا کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً مختلف
کوششین کی گیئن لیکن کہا جاتا ہے کہ ان کوششونکا
نتیجہ یہہ ہوا کہ ماتحتون کی تخفیف سے توکسیقدر بچت
ہوئی لیکن اعلےٰ عہدہ دارون کی تنخواہون کی ترقیان
اس بچت سے بڑہ گیئن اور سرکاری مصارف
مین اور افزایش ہوگئی اسمین کوئی شک نہین کہ اس قسم کا
الزام بے بنیاد نہ تہا اور اس مین بہی کوئی شک نہین
کہ جدید اسکیم کے مطابق جو تخفیف تجویز کی گئی ہے

پیشتر کی سی نہین ہے کیونکہ یہہ بات دیکھی جاتی ہے
کہ تخفیف جناب مدار المہام سے شروع ہوکر معتمدین
اور دیگر زیادہ تنخواہ یاب عہدہ دارون تک پہونچی
ہے۔ ہم عہدہ دارون کو بڑی تنخواہین دیئے جانیکے
طرف داری کرتے ہین لیکن اسکی کوئی حد ہونا چاہیئے
حیدر آباد مین تو چند سال سے اس حد سے تجاوز کرنیکا
میلان رہا ہے ہمارا خیال ہے کہ جدید اسکیم کی تجویز
کی ہوئی تخفیفون سے بڑھکر غیر ضروری مصارف
کی تخفیف ہوسکتی ہے۔ جس سے انتظام کو مستقل فائدہ
پہونچ سکتا ہے۔

اس جدید اسکیم کے اجراکے بعد ہی نواب صاحب
ممدوح نے حتی الامکان حسب خواہش آقاے ولینعمی
حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی ایک سال تک

خدمت مدار المہامی کو اوسی اطاعت و فرمان برداری
کے ساتھہ اداکیا جو آپ کا قدیمی شیوہ و طریقہ تہا
لیکن مخالف گروہ نے تو آپ کی وزارت کو تہ و بالا
کرنے کا بیڑا اوٹہا لیا تہا اور اسو جہ سے اونکو کب
چین آتا طرح طرح کے جوڑ توڑ کئے گئے مختلف قسم کے
مقدمات ایجاد ہوے۔ مثلاً مقدمہ جوادحسین و مقدمہ
پمفلٹ وغیرہ جو ناظرین سے پوشیدہ نہین ہین اور
ہر طرح سے آپ کی مخالفت پر آمادگی ظاہر کی گئی
جو لوگ خود آپ کے ساختہ و پرداختہ اور کبھی زمانہ مین
اپنے کو آپکا بہی خواہ و خیرخواہ کہنے مین اپنا فخر تصور
کرتے تہے مخالف گروہ کے شامل ہوے الحاصل
طرح طرح کی سازشین ہوئین اور بالآخر آپ نے بتاریخ
۶ ماہ جمادی الاول ۱۳۱۱ھ ہجری مطابق ۱۱ اسفندارمذ ۱۳۰۳ف دی ماہ الہی

حسب خواہش حضور پر نور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
چھہ ماہ کی رخصت کی درخواست پیش فرما کر خدمت
مذکورہ سے سبکدوشی حاصل فرمائے اور بجائے
آپ کے امتحاناً چھہ ماہ کے لئے نواب وقارالامرا
مرحوم کا تقرر عمل مین آیا حضور پر نور نے جون ہی
اپنا منشاء آپ کی علٰحدگی کی نسبت ظاہر فرمایا آپنے
بلا پس وپیش فی الفور استعفا روانہ فرما دیا
کیونکہ آپ نے نہ مدارالمہامی کی کبھی خواہش کی تہی
اور نہ کوشش۔ بلاسعی وخواہش جب آپ ولایت
مین رونق افروز تھے آپ کا تقرر عمل مین آیا تہا
اور خود حضرت اقدس واعلے نے انتخاب فرمایا تہا
اسکے علاوہ آپ کو دولت واقتدار کی تمنا نہ تہی۔ جو آپ
استعفا پیش فرمانے یا علٰحدگی اختیار کرنے مین تامل

فرماتے۔ ہمیشہ آپ کا قول تہاکہ جو مالک کا حکم ہوگا
اوسکی اب اور ہمیشہ تا زندگی پوری تعمیل کرتا رہونگا
اطاعت و فرمان برداری بندگانعالی مین آپ
پورے ثابت قدم تھے۔ مالک سے وفاداری کی
خاص صفت آپ مین موجود تہی۔ اپنے ملک و مالک
کی خیرخواہی کے مقابلہ مین آپ رزیڈنٹ حتے کہ
برٹش گورنمنٹ کی بہی پروا ہ نہین فرماتے تھے
اپنے قیام یا استحکام کے لئے کبہی آپ نے برٹش
گورنمنٹ یا رزیڈنٹ کے تائید نہین چاہی مدارالمہامی
سے سبکدوش ہونے کے بعد بہی آپ ہمیشہ بلکہ تا
زندگی حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے سچے
بہی خواہ وخیرخواہ رہے جس سے خود حضرت
اقدس و اعلےٰ پورے طور پر واقف ہونگے۔ آپکے

بعد جو تقرر کہ مدار المہامی پر ہوا اور اوس کے بعد
جو واقعات پیش آئے اگرچہ اوس کو اس سوانح عمری
سے تعلق نہین ہے لیکن اُس سے خاص اُس جدید اسکیم
اور قانونچہ مبارک کے متعلق کچھہ حالات ناظرین پر
منکشف ہون گے لہذا یادداشت انگریزی
(مرتبہ و مدخلہ نواب سرور جنگ بہادر) سے جو
حیدرآباد کرانیکل مطبوعہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۸ء عیسوی مین
شائع ہوئی تھی ذیل کا اقتباس درج کیا جاتا ہے
جو خالی از دلچسپی نہ ہوگا ۔
جب تک کہ عالیجناب نواب سر آسمانجاہ بہادر
بعد نفاذ قانونچہ مبارک مسند وزارت پر قایم رہے
نہ صرف حضرت اقدس و اعلےٰ مدظلہ العالی کی رائے
کے ساتھہ مسٹر پلوڈن متفق و موافق رہے بلکہ بروقت

پر وہ بندگان حضرت کو ترغیب دیتے رہے کہ
مدار المہامی کے غیر محدود اقتدارات کو ضرور محدود
کردیا جائے نیز یہہ رائے دیتے رہے کہ معین المہامان
ریاست کے تفویض عام انتظام سپرد کردیا جائے
اور مدار المہام کو یہہ ارشاد ہو کہ بنفس نفیس صرف
فینانس پر نگران رہین اور اپنی پوری توجہ خاص
اسی کام کے طرف مصروف رکھین۔ اور ذرائع
ترقی فینانس اور تخفیف مصارف کی نسبت
مسٹر بلوڈن اعلیحضرت کو یہہ رائے تبلائے کہ ان کا میمن
نواب مدار المہام کو اراکین کنبٹ کونسل سے مشورت
کرنے کی ہدایت فرمائے جاوے برخلاف اسکے
بفور تقرر عالیجناب نواب سر وقار الامرا
جو خاص مسٹر بلوڈن کے منتخب کردہ تھے

اور جو بلحاظ اُن کی خوشنودی و سفارش کے مسند وزارت پر مسلط کر دئے گئے تہے وہ سب اصول جنکے اختراع مین مسٹر موصوف نے بذات خود ایسی محنت و سرگرمی سے کوشش کی تہی اور جنسے اونکا دلی مقصد یہہ تہا کہ عالیجناب نواب سر آسمانجاہ بہادر کے اختیارات بہر صورت کم ہو جائین ایسے بالائے طاق رکہدیے گئے کہ گویا نسیاً منسیاً ہوگئے اور طرہ برآن اون اپنے قایم کردہ اصول سے ہی مسٹر بلوڈن انجان نہین ہوگئے بلکہ اون کے برعکس اور متضاد نواب سر وقار الامرا کی تائید مین رائے دینے لگے بات درحقیقت یہہ تہی کہ بڑی سرعت کے ساتہہ مسٹر بلوڈن نے کایا پلٹ دی اور مزید برآن ایک طول وطویل خط مین اونہون نے بندگان حضرت اقدس کو یہہ تحریر کیا کہ اپنے مدار المہام

جدید پر آپ پورا اعتبار و اعتماد رکھیے اور خاص انہین پر ریاست کا ہر کام چھوڑ دیجئے۔ حق تو یہہ ہے کہ کہ مسٹر بلوڈن نے بندگان حضرت پر جبریہ زور ڈالا کہ نواب مدارالمہام جدید کونسل کے اتباع و اتفاق سے بالکل آزاد کر دئے جائین اور ایسے خود مختار اور مطلق العنان بنا دئے جائین کہ جس کسی فیصلہ کو جو کونسل سے تصفیہ پا یا ہو آپ ہی بالذات منسوخ کر سکین خواہ ایسا فیصلہ باتفاق آرا ء جملہ اراکین کونسل صادر ہوا ہو یا غلبۂ آرا سے۔ اور اپنی اس رائے کی تائید مین بیان کیا کہ عالیجناب نواب ویسرائے وگورنر جنرل بہادر کو بھی ایسی نامنظوری کا اختیار حاصل ہے مسٹر بلوڈن کا یہہ پر مکر استدلال اون کے چال بازیون کو ثابت کرنے کے لئے

کافی و وافی ہے۔

مذکورۂ بالا اقتباس جو سرور جنگ بہادر کے میمورنڈم کا ہے دیکھنے سے ناظرین قیاس فرما سکتے ہین کہ خود آپ کے مخالف اس امر کے معترف تھے کہ یہہ سب جو کچھہ کیا گیا محض آپکا اقتدار گھٹانے کے لئے ورنہ اصلی منشا اونکا کچھہ اور رہی تہا چنانچہ اوسیطرح ظہور مین آیا کہ بعد یہہ سب کارروائی کالعدم ہو گئی۔ اور وقار الامرا مرحوم نے بہ تائید برٹش رزیڈنٹ جسطرح کے اقتدارات کو استعمال کیا وہ پوشیدہ نہین ہے۔ خیر ہمکو یہان اُس بحث سے کوئی واسطہ نہین ہے صرف ناظرین کو یہہ بات ثابت کر دکہانا مقصود تہا کہ آپ باوجود ایسے مخالف و سازشی گروہ کے جو اپنا عروج چاہتا تہا اور جو ہر طرح اور ہر جانب سے اپنی سازشی

کارروائی کو درجۂ کمال کو پہونچا چکا تہا اپنے مالک وآقا
کی اطاعت وفرمان برداری کا سرٹیفکٹ اورعوام
کی ہردلعزیزی کا تمغہ لئے ہوے علٰحدہ ہوے اور
حضرت اقدس واعلےٰ کو اسی پارٹی فیلنگ وسازش
کیوجہ سے اپنے ایک اطاعت گزار وفاشعار۔ وفرمانبردار
نیک نفس خیرخواہ ملک ورعایا وزیر کی علٰحدگی سے
سخت صدمہ پہونچایا گیا جس سے ملک کا بجائے نفع
کے سراسر نقصان ہوا۔ ریاست زیربار خزانہ خالی
ہوگیا اوربجز اسکے کہ اس سازش مین جو شریک تھے
اون کی ترقیان ہوئین ہون اورکوئی فائدہ نہوا۔
بعوض اسکے نواب صاحب ممدوح کو کوئی نقصان نہین پہنچا
آپ جسطرح پہلے امیر تھے اوسیطرح تابہ زندگی امیر رہے
نہ آپ کو مال ودولت کی پرواتھی کیونکہ آپ بفضل خدا

ریاست دکن مین سب سے بڑے مالدار امیر تھے اور
شہرت اور نیکنامی جو آپ کو زمانہ مدار المہامی مین حاصل
تہی اوس سے زیادہ علیحدگی کے بعد ہوئی۔ جو ایک خداداد
بات تہی۔ بمصداق اسکے (قدر نعمت بعد زوال)
مصرع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ اب ہم
ناظرین کو اون چند نیک کامون سے آگاہ کرنا چاہتے ہین
جو نواب صاحب ممدوح نے اپنے جیب خاص اور
خزانہ پائیگاہ سے زر کثیر صرف کرکے رفاہ و آسایش
خلق اللہ کے لئے آپنے کئی یادگار صفحہ ہستی پر چہوڑ گئے
فی الحقیقت اس دار ناپایدار سے امیر ہو خواہ غریب
غنی ہو یا فقیر سوائے نام نیک کے اور کوئی چیز اپنے ساتھ
نہین لیجا سکتا اور نہ کوئی دوسری چیز سوائے نام نیک
کے حاصل زندگی ہوسکتی ہے۔

شعر

قارون ہلاک شدکہ چہل خانہ گنج داشت ۔ نوشیروان نمرد کہ نام نکو گذاشت

نواب صاحب ممدوح نے ایسے ایسے نیک کام کیے ہین
کہ جسکی نظیر مشکل سے ملسکتی ہے ۔ اور آپ فخر خاندان
شمس الامراء کہلائے جانے کے بلاشبہ مستحق ہین آپنے
بصرفت زرکثیر ایک سماع خانہ اجمیر شریف مین حضرت
خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ مین
تعمیر کرایا یہہ سماع خانہ ایسا ہے جو اپنی نظیر نہین رکھتا
اس سے درگاہ شریف مین سماع وغیرہ کے لئے نہایت
آسایش و آرام ہوا ۔ مسافر و زائرین کو درگاہ شریف
مین ٹہیرنے کی جو جو دقیتن اور تکلیفین ہوتی تہین رفع
ہوئین یہہ خدمت آپ نے ایسی درگاہ شریف مین
کی ہے کہ شاہان دہلی کو بہی نصیب نہین ہوئی ۔

اسیطرح آپ نے مسافرون وغیرہ کے آرام وآسائش کے لئے قریب درگاہ حضرت اوجالہ شاہ صاحب قدس سرہ جو سرا تعمیر فرمائی ہے وہ بھی بہت ہی آرام دہ ہے۔ کسی کار خیر کے لئے کبھی آپ دریغ نہین فرماتے تھے اور آپ کا خزانہ ہمیشہ رفاہ عام کے کامون کے لئے کھلا رہتا تھا۔

تعمیر گنبد درگاہ حضرت شاہ خاموش صاحب قدس سرہ و تعمیر سائبان وغیرہ درگاہ حضرت یوسف صاحب شریف صاحب قبلہ قدس سرہٗ آپ ہی کے جانب سے ہوئی ہے بزرگان دین و اولیائے کرام سے آپ کو بیحد اعتقاد تھا اور اون کی خدمت آپ نہایت ہی شوق و فراخ حوصلگی سے فرماتے اور اوسکو اپنا فخر تصور کرتے تھے۔ بلکہ معظم

ومدینہ منورہ زاداللہ شرفاً وتعظیماً مین بہی آپکے علاقہ کا
ایک باغ وعمارت موجود ہے جسکا نام باغ شمیہ ہے
اورجہان حاجیون وزایرین کے آرام وآسایش کا
پورا بندوبست ہے سالانہ کئی ہزار کے صرفہ سے
وہان عملہ وڈاکٹرخانہ مقرر ہے جو ہرطرح پرمسافرون
وغیرہ کی جو آپ کی عمارت مین فروکش ہوتے ہین
نگرانی وغیرہ وعلاج معالجہ کیا کرتے ہین سالانہ کئی ہزار
روپیہ بطریق سبیل خیرات کئے جاتے ہین جسکے مہتمم
نواب معزز یارالدولہ بہادر ہین اور انہین کے
ذریعہ سے اسکا انصرام ہوتا ہے۔

آپکے جانب سے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کے روضۂ مبارک مین روشنی ہوتی
ہے جو شرف پادشاہون کو بہی حاصل نہین ہے اسیطح

ہندوستان کے بھی اکثر بزرگان دین و اولیائے کرام
کی خدمت کا شرف آپ کو حاصل ہے - چنانچہ حضرت
نظام الدین محبوب الٰہی قدس سرہ العزیز کی درگاہ
مین بھی آپ کے جانب سے روزانہ روشنی کا اہتمام
ہے اور اکثر دوسری درگاہون وغیرہ مین بھی عرس وغیرہ
کے لئے کچھہ رقوم مقرر ہین جو سالانہ دئے جاتے ہین
سب سے بڑا رفاہ عام کا کام جو آپ نے کیا وہ
تعمیر تالاب عمدہ ساگر ہے جب تک اوس مین پانی
اور تا اوس پانی مین روانی اور اوس سے لوگ سیراب
ہوتے رہینگے اوسوقت تک آپ کا نام صفحہ ہستی پر
پائیدار اور آپکا یہہ کار خیر اس دنیا مین یادگار رہیگا
خلق اللہ کے آسایش و آرام کے لیے آپ نے لکھو کہا روپیہ
صرف کرکے ایک تالاب جدید قریب تالاب جلپلی جو

بہت ہی چھوٹا اور غیر مکتفی تھا نہایت مستحکم و پائیدار
تیار کرایا اس تالاب وغیرہ کی تیاری اور اہتمام مسٹر
کاؤسجی جہانگیر مہتمم تعمیرات پائیگاہ کے ذمہ تھے جنہون نے
نہایت جانفشانی اور عرق ریزی سے اس سترگ کام کو
انجام دیا۔ صرف تالاب ہی تیار نہین کیا گیا بلکہ اوس
تالاب سے نلون کے ذریعہ سے بلدہ مین پانی لایا گیا اور
اون مقامات بلدہ مین پہونچایا گیا جہان دوسرے
تالابون یعنے تالاب میر عالم وحسین ساگر سے پانی پہونچنا
دشوار بلکہ غیر ممکن تھا۔ مثلاً دروازہ علی آباد۔ وشاہ علی بنڈہ
وگولی پورہ وغیرہ مقامات اس قسم کے بلند ہین کہ
جہان دوسرے تالابون سے پانی پہونچنا غیر ممکن ہی۔
پس اس حصے آپ نے باشندگان حیدرآباد پر عموماً
اور اون مقامات کے باشندون پر خصوصاً احسان عظیم

فرمایا۔ کیونکہ اور مقامات کے باشندے تو خیر دوسرے
تالابوں سے بھی مستفید ہو سکتے تھے لیکن خصوص اس
نواح کے ساکنین اس نعمت عظمیٰ سے بالکل محروم تھے
یہ صرف نواب صاحب ممدوح کی دریا دلی کا طفیل تھا
کہ وہ تشنہ دہن لطیف و خوشگوار پانی سے شیرین کام
ہوے اس تعمیر تالاب عمدہ ساگر اور نلون کے ڈالنے
مین لکھوکہا روپیہ کا صرفہ ہوا اور وہ سب صرفہ آپنے
اپنے جیب خاص سے مرحمت فرمایا۔
اس تالاب اور نلون کی نگرانی اور شکست و ریخت
کی درستی کے لئے ایک خاص عملہ مقرر ہے جسکا صرفہ
بھی جو سالانہ دو تین ہزار روپیہ کی قریب ہے اور نواب
صاحب ممدوح کے خزانہ خانگی سے جاری ہے۔ اسکے
علاوہ تالاب حسین ساگر سے جو نل چادر گہاٹ و رزیڈنسی

وبیگم بازار اور کہین کہین بلدہ مین لا یا گیا۔ اگرچہ سرکار عالی کے صرفہ سے بنا۔ لیکن آپ ہی کے زمانہ وزارت مین اسکا آغاز ہوا۔ آپ کا رجحان اور توجہ ہمیشہ خلق خدا کی آسایش وآرام وراحت رسانی کے جانب مائل رہتے تھے آپ کی نیت ہمیشہ نیک تہی آپ کا ہمیشہ مقولہ تہا کہ خلق خدا کے ضروریات وحاجات کے نکالنے مین جو ہماری دولت کام آئے وہی ہمارا توشۂ آخرت ہے۔ انہین نیک کامون کا ثمرہ وبزرگان دین واولیائے کرام کی خدمات کا نتیجہ تہا کہ خدائے عزوجل نے آپکے گھر کا چراغ روشن کیا۔ جسکو خداوند کریم تا قیامت روشن ومنور رکھے۔ آمین ثم آمین۔

اس مہر درخشان وماہ تابان آسمانجاہی کا نام نامی واسم گرامی نواب محمد معین الدین خان بہادر اطال اللہ عمرہ

واقبالہ سے خداوندجلشانہ اونکو قیامت تک اوسی جاہ
وجلال وحشم واقبال سے سلامت باکرامت رکہے
جیسے کہ اونکے پدر بزرگوار تھے۔ اور خداوند تعالےٰ
حوادث زمانہ سے اوس ذات پاک کو مصئون و مامون
رکہے۔ امین ثم آمین

آپکی تاریخ ولادت ہفتم ذیقعدہ ۱۳۰۸ھ ہجری ہے
جس روز آپ کا تولد مبارک ہوا ہے اوس روز کی
حالت مسرت خارج از تحریر ہے۔ ہزارہا روپیہ
محتاجون ومساکین کو تقسیم کیا گیا تمام ملازمین ومتعلقین
پائیگاہ کے گہر عید ہو گئی۔ سبہون نے نذرین پیش کین
اور خوشی و مسرت سے جامہ مین پہولے نہین سماتے تہے
کیون نہوا ون کے اور اونکی اولاد و احفاد کے مالک
وپرورش کنندہ ووسیلۂ معاش کو خداوند تعالی نے

پیدا کیا تہا۔ خوشی کے شادیانے بجنے شروع ہوے اور
مبارک سلامت کا شور ہوا۔ یہہ چراغ کیا روشن ہوا
گویا مملکت و ریاست پائیگاہ کا مہر درخشان طلوع ہوا
جسکے نور عالم افروز سے یہہ ریاست پائیگاہ اتبک
منور و روشن ہے۔ اور خداوند عالم حشر تک اسکو
اسیطرح روشن و منور رکہے۔ اسی تقریب سعید مین تاریخ
۲۲ ربیع الآخر ۱۳۰۹ ہجری عالیجناب نواب وقار الامرا
بہادر نہایت تزک و احتشام سے ایوان فلک نما سے
رسم گہوارۂ مبارک سرورنگر لائے جسکے ساتہہ کلہم
فوج دیوانی و پائیگاہ وغیرہ کی حاضر تھی جب یہ جلوس
مع فوج وغیرہ فلک نما سے روانہ ہوا ارشاد حضرت
اقدس و اعلےٰ بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی شرف صدور
پایا کہ ما بدولت کی برآمدی تک فوج کا نشان پیچ محلہ کے

روبرو ٹھہرایا جائے چنانچہ حسب الحکم اقدس تعمیل ہوئی۔ قریب
آٹھ بجے شب کے حضرت بندگانعالی رونق افروز
بنگلہ پنج محلہ ہوئی جلوس و جمعیت و رسم مبارک ملاحظۂ
اقدس سے ہوتا ہوا سرورنگر کے جانب روانہ ہوا۔
رسم کے ہمراہ عماریون مین عالیجناب نواب وقارالامرا
بہادر و نواب آصف یاورالملک بہادر و نواب امام جنگ
خورشیدالملک بہادر و نواب ظفرجنگ شمس الملک
بہادر مع اپنے ملازمین وہمراہیون کے تھے۔ اسکے
علاوہ اکثر معتمدین وغیرہ علاقہ دیوانی ہاتیون پر سوار ساتھ
تھے۔ قریب گیارہ بجے شب کے جلوس محل سرورنگر مین
پہونچا جہان ایک میدان کشادہ مین شامیانی وغیرہ
نصب کرکے اسقدر آراستہ کیا گیا تہا اور روشنی و آرایش
وغیرہ کا اسقدر اہتمام تہا کہ بے تکلف روز روشن کا گمان

ہوتا تہا۔ رقص وسرود کی محفل گرم ہوئی۔ جسقدر مہمانان ہمراہ رسم تھے اونکو پہول و پان وغیرہ کی حسب دستور ومراتب تواضع کی گئی۔ قریب ایک بجے کے سب مہمان مرخص ہوے۔

گو نواب صاحب ممدوح کے زیر سایۂ عاطفت صاحبزادۂ بلند اقبال آٹھہ مبارک سال اپنی عمر کے طے فرمائے لیکن نواب صاحب ممدوح کے دل مین جو بڑے بڑے حوصلے آپکی مبارک تقاریب وغیرہ کے کرنے کی تہی فلک تفرقہ پرداز نے کسی کو نکلنے نہین دیا اور دل کی دل ہی مین رہ گئی۔ اگرچہ رسم بسم اللہ خوانی آپنے اپنی حیات ہی مین ادا فرمائی اور تمام شہر کے امرا وغیرہ کو تورہ وغیرہ تقسیم ہوے لیکن آپ کے دل مین جو اس تقریب سعید مین اپنے آقائے ولی نعمت حضرت

بندگا نعالی کو مدعو کرنا اور جشن جمشیدی کا ترتیب دینا وغیرہ تھا وہ حسرت اپنے ساتھ لے گئے اور ختنہ کی شادی مینا نکلے مہلت بھی اجل سے نے آپ کو نہ دی کہ اپنے دلی حوصلے نکالتے۔ حاصل کلام صرف اگیب گہوارہ مبارک کی ہی تقریب تھی جو عام طور پر ہوئی۔ باقی تمام تقاریب خانگی طور پر ادا ہوئیں کیونکہ آپ کا قصد مبارک تھا کہ ان جملہ تقاریب کو نہایت ہی شان و شوکت سے کے ساتھ جو آپ کے رتبہ کے شایان ہو ادا کیا جائے۔ جس میں اپنے آقائے ولی نعمت حضرت قدر قدرت بندگا نعالی متعالی مدظلہ العالی کو بھی شرکت کی تکلیف دیجائے۔ لیکن زمانۂ تفرقہ پرداز نے جسکا خاصہ یہی ہے کہ کسی کا دلی حوصلہ نہ نکلنے پائے اس آرزو کو پورا ہونے نہ دیا۔ اگرچہ نواب صاحب ممدوح کو بہت سی اولاد خدا نے دی تھی

لیکن وہ سب قادر مطلق نے واپس بلالین - صرف یہی
ایک چشم و چراغ خاندان شمسیہ ہے خداوند تعالی اسکو
تا قیام شمس و قمر روشن رکہے - نواب صاحب ممدوح
کو آپ جسقدر عزیز تھے جتنے صاحب اولاد ناظرین ہین
اسکا بخوبی اندازہ کر سکتے ہین - ایام طفولیت ہی مین
آپ کی تعلیم و تربیت کی نسبت طرح طرح کے خیالات
و منصوبے نواب صاحب ممدوح کے تھے - اکثر آپکا
خیال اعلے تعلیم کی نسبت تہا اور فرماتے تہے کہ امرا
کے بچون کو اعلے تعلیم دیجانی ضرور ہے اور انگریزی
تعلیم بہی لازمی خیال فرماتے تہے - چنانچہ شروع ہی سے
ایک انگریزی تعلیم یافتہ دایہ کا تقرر کیا گیا تہا جو سب وروز
حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ کی خدمت مین رہتی تہی
اور کل خدمات ضروری جو بچون کے ہوتے ہین وہی

بجا لاتے تھے جون جون سن شریف بڑہتا گیا دوسرے
ضروری انتظامات بھی ہوتے گئے اور جب رسم
بسم اللہ خوانی بعمر چہار سال و چار ماہ ادا ہوئی تو
اوسکے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد آپ کی تعلیم کا انتظام
بھی کیا گیا۔ چنانچہ جب ہی سے تعلیم کا سلسلہ آغاز ہے
اور مشہور معروف اوستاد زمانہ و عالم یگانہ مولانا مولوی
محمد کامل صاحب کا تقرر آتالیقی و آدب آموزی حضرت
صاحبزادہ صاحب قبلہ بلند اقبال کے لئے کیا گیا۔ چند ہی
عرصہ مین مولوی صاحب موصوف نے اسطرح سے
تحریص و ترغیب تعلیم کی نسبت دلائے اور ایسے ایسے
نئے طریقون سے جو بچون کو بالعموم مرغوب ہوتے ہین
تعلیم کا سلسلہ شروع کیا کہ از خود صاحبزادہ صاحب قبلہ
کو شوق پیدا ہوا۔

مولوی صاحب موصوف کے طریقہ تعلیم وغیرہ سے نوابصاحب
ممدوح اسطرح خوش تھے کہ جسکا بیان نہین - اکثر آپ کی
تعریف فرماتے تھے اور آپ کی حسن کارگذاری کی
نسبت اپنی کمال خوشنودی ظاہر فرماتے تھے اسوقت
جو ترقی تعلیم مین صاحبزادہ صاحب ممدوح نے فرمائی ہے
اگر نواب صاحب ممدوح زندہ ہوتے اور ملاحظہ
فرماتے تو بیشک مولوی صاحب معز کی کارگذاری
اور محنت کا کافی ووافی صلہ ملتا - لیکن مصداق اسکے
کہ (آن قدح بشکست وآن ساقی نماند) جو دلچسپی نوابصاحب
ممدوح کو صاحبزادہ کے تعلیم مین تھی اوس سے زیادہ
اب علیا جناب حضرتہ پادشاہ زادی بیگم صاحبہ
قبلہ مدظلہا - کو ہے - چنانچہ انگریزی تعلیم کے لئے
(جسکا نواب صاحب ممدوح اپنی زندگی مین کچھہ انتظام

کرنے نہ پائے تھے) اب حضرت موصوفہ نے حسب
اجازت حضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
مشہور و معروف معلم مسٹر کونی پروفیسر نظام کالج
کا تقرر فرمایا ہے اور اون کے امداد کے لئے
دو لایق مددگار مولوی سید مرتضی و مسٹر اسٹرل
دئے گئے ہین کہ انگریزی تعلیم بہی بخوبی و حسب رواج
زمانہ ہو سکے۔ چنانچہ اب بفضل خدا روزانہ تعلیم
انگریزی و فارسی و ریاضی و تاریخ و جغرافیہ وغیرہ
نہایت ہی اہتمام سے بہ نگرانی ان معلمان کامل الفن ہوا
کرتی ہے اور یقین ہے کہ اگر اسی اہتمام اور نگرانی سے
تعلیم جاری رہے تو چند ہی عرصہ مین صاحبزادہ صاحب
ممدوح خدا اونکو عمر خضر عطا فرمائے۔ ایک لایق ہونہار
نوجوان امیر کبیر اس ریاست کے بنین گے۔ اور علوم

ریاضی وحکمت وغیرہ مین ثانی امیرکبیر اوّل ہونگے
آپ کے یعنے صاحبزادہ صاحب بلند اقبال کے عادات
واطوار وغیرہ بالکل نواب صاحب مرحوم مغفور کے
مشابہ ہین - اخلاق وترحم ہی آپکی ذات ستودہ صفات
مین ویسا ہی ہے جیساکہ آپکے پدر بزرگوار مین تہا
اپنے ملازمین ومتعلقین کا آپکو ویسا ہی خیال ہے
جیساکہ مرحوم مغفور کو تہا -

نواب آسمانجاہ مرحوم مغفور کو علاوہ دیگر امور کے
سیر وسیاحت وشکار کا بہی بے انتہا شوق تھا
اور فوجی لائف کو بہی آپ زیادہ پسند کرتے تہے
چنانچہ جسوقت جنگ افغانستان چھڑی آپ نے
اپنے ذاتی خدمات مع فوج کے گورنمنٹ آف انڈیا کے
سپرد کرنے کی خواہش ظاہر فرمائے جیساکہ مسٹر ہاول

رزیڈنٹ حیدرآباد کے اسپیچ سے جو صاحب معزنے
بوقت عطائے خطاب کے دی تہی ظاہر ہوتا ہے کہ
اسکے علاوہ ہمیشہ آپ کو فوج کی آراستگی و قواعد
ومشق وغیرہ سے زیادہ دلچسپی رہتی تہی آپ کے
علاقۂ پائیگاہ کی فوج جسطرح قواعددان وآراستہ
تہی دوسرے پائیگاہون مین اس کی نظیر نہین ہے۔
آپ خود خاندانی سپاہی اور سپاہ پرور وسپاہ دوست
تہے نشانہ اندازی وغیرہ مین بہی آپ کو کمال تہا
ہرطرح کے شکار کا آپ کو بے حد شوق تہا۔ اکثر شکار مین
بہی آپ اپنا وقت صرف کرتے اور دل بہلاتے۔
آپ نے کئی شیروں کا شکار اپنی ذات سے کیا تہا۔
ذیقعدہ ۱۳۰۸ھ ہجری مین بمقام مادہ پور آپ نے ایک
بہت بڑا قوی ہیکل شیر شکار فرمایا اور ماہ رمضان ۱۳۰۹ھ

مین جب آپ علاقہ دیوانی و پایگاہ کے تعلقات کا دورہ
فرماتے ہوے مقام چانگلیر پہونچے جو ایک مشہور شکارگاہ
ہے اور جس مقام کو اگر شیرونکا مسکن کہا جائے تو بجا ہے
آپنے پانچ شیر اور ایک ریچھ کا شکار فرمایا۔ اوسی شکار مین
پانچ چھوٹے بچے شیر کے آپ نے زندہ گرفتار فرمائے
تھے جو بطور تحفہ شاہزادۂ اسٹریا اور جناب پرنس
آف ویلز کو بھیجے گئے۔ اسیطرح بمقام پہولمدی آپنے
ایک بہت بڑے شیر اور دو بچونکا شکار کیا۔ اور نواح
سرور نگر مین اکثر بورے بچے و تیندوی وغیرہ کے
شکار مین دلچسپی و تفریح حاصل فرمایا کرتے تھے۔ اوایل
مین آپ کو گھوڑے کی سواری کا بھی بے حد شوق تھا
اور بے انتہا مشق تھی میلون آپ گھوڑے پر تشریف
لیجاتے اور کبھی تھکاوٹ ظاہر نہین فرماتے تھے۔

خدمت مدار المہامی سے سبکدوشی حاصل فرمانے کے
بعد آپ اکثر اپنا وقت سیر و شکار مین صرف فرماتے
تھے۔ یا امورات مملکت پائیگاہ کی اصلاح و درستی مین
گو آپ نے مدار المہامی کی خدمت سے علیٰحدگی اختیار
فرمائے تھے لیکن تاہم حضرت اقدس و اعلےٰ کو آپ پر
پورا اعتماد و بھروسہ تھا اور اکثر امور اہم مین آپ اپنے
وفادارانہ و خیرخواہانہ رائے سے ہمیشہ بذریعۂ گذارش
حضرت اقدس و اعلےٰ کی خدمت مین معروضہ کردیا
کرتے تھے اور اکثر آپ کے معروضات کو شرف اجابت
و قبولیت بھی حاصل ہوا کرتا تھا۔ جب بزمانہ وزارت
نواب سر وقار الامرا مرحوم ریاست کے قرضہ کی تعداد
بہت زیادہ ہوگئی اور حالت فینانس روز بروز
ابتر ہونے لگی تو حضرت اقدس و اعلےٰ نے ایک مجلس ام

تقرر فرمایا اور بذریعہ جریدہ غیر معمولی جلد ۲۰ نمبر ۵۲ واقع ۳۰ر آبان ۱۳۱۶ف مطابق ۹ر جمادی الاول ۱۳۱۵ھ ہجری یہہ فرمان نافذ ہوا کہ یہہ مجلس قرضہ ریاست کی جانچ کرے اور وجوہ قرضہ دریافت کرے اوسکے متعلق رپورٹ کرے اور اصلاح مصارف کی نسبت تجاویز سوچکر حضرت اقدس و اعلےٰ کے ملاحظہ کیلئے پیش کرے۔ اس مجلس مین نواب صاحب ممدوح کو بھی حضرت اقدس و اعلیٰ نے بلحاظ اسکے کہ آپکا وسیع تجربہ اور خیرخواہی و وفاداری مسلمہ تہی بحیثیت میر مجلس شریک فرمایا۔ لیکن اوس زمانہ مین چونکہ نوابصاحب ممدوح کی صحت بہت خراب ہوگئی تہی اور بوجہ مرض ذیابطیس آپ بہت نحیف ہوگئے تہے۔ اور چونکہ روزانہ مجلس کی شرکت اور کام کے آپ متحمل نہین ہوسکتے تھے

آپ سے لئے بہی مناسب تصور کیا کہ اپنے ان تمام مجبوریونکے
وجوہ حضرت اقدس و اعلےٰ مین گذارش کرکے اس مجلس
کی شرکت سے معافی چاہون چنانچہ آپ سے لئے اپنے آقا
کے فرمان کی تعمیل مین یہہ گذارش پیش کیے کہ مین اپنی
اس حالت پر بہی بطور خود تفصیلی حالات فنانس کی رپورٹ
علیحدہ بصیغۂ راز گذرانونگا جس سے روشن ہوگا کہ
کن وجوہ سے خزانہ کی حالت ابتر ہے۔ حسبہ بذاتہ متوجہ
ہوکر آپ سے لئے اس قسم کی رپورٹ گذرانے اور اکثر
اصحاب سے لئے نواب صاحب ممدوح کو مجبور کیا کہ آپ
ضرور مجلس موصوفہ مین شریک ہون جسکا جواب
اون لوگون کو آپ یہی دیا کرتے تھے۔ کہ جس کام سے کئی
حضرت ارشاد فرماوین میری مجال ہے کہ مین اوس سے
کنارہ کشی کرون لیکن کیا کیا جائے کہ میری صحت ہی

جواب دے رہی ہے اور مین اپنے مین خود اس امر کی
قوت نہین پاتا ہون کہ روزانہ اس مجلس مین شریک
ہونے اور کام کرنے کی زحمت برداشت کرسکون۔
اور جب اس قسم کے بار کا مین متحمل نہین ہوسکتا ہون
تو بجائے فائدہ کے میری شرکت سے مجلس کا نقصان
وہرج ہوگا۔" اور در اصل نواب صاحب ممدوح کا ارشاد
بہت بجا اور درست تھا کیونکہ اوس زمانہ مین آپ کی
صحت بہت ہی خراب ہوگئی تھی اور مرض ذیابیطس
سے آپ سخت لاچار تھے اور سال بھر بعد ہی آپ کا
انتقال ہوا گو اس مرض نے آپ کو بے انتہا لاغر و
نحیف کر دیا تھا۔ لیکن آپ ہی کی ہمت مردانہ تھی کہ باوجود
اسکے بھی اپنے روزمرہ کے کام اوقات مین ہمیشہ کی
طرح سرگرم اور پابند رہتے تھے زندگی بھر تک اپنے

جادۂ اطاعت و فرمان برداری و شیوہ خیر خواہی و وفاداری کو نہین چہوڑا اور ہمیشہ ہر موقع پر حضور پر نور پر سے جان و مال کو تصدق کرنے کے لئے امادہ تہے سنہ ۱۳۱۵ھ مین آپ نے تعلقہ فریدآباد و تعلقہ نرگنڈہ و بشیر پیٹ ضلع کالگی علاقہ پائیگاہ کا دورہ فرمایا اور اوسی دورہ مین شکار شیر وغیرہ بہی ہوا۔ لیکن جب ان دورون سے فراغت حاصل فرما کر آپ بلدہ رونق افروز ہوے تو آپ کے دشمنون کا مزاج روبصحت نہ تہا اور نقاہت روز بروز ترقی پذیر تہی بالآخر غرۂ محرم سنہ ۱۳۱۶ہجری سے آپ کے چہرہ پر چشم راست کے جانب کچہہ ورم سا نمودار ہوا جو ترقی کرتے کرتے ایک پہوڑے کی شکل ہو گیا جسکو چیرنے کی ضرورت واقع ہوئی اور بالآخر طبیبون نے تشخیص کیا کہ یہہ پہوڑا کار بنکل اور سرطان کے

قسم سے ہے جو مرض ذیابیطس کا نتیجہ اور خطرناک تھی
حاذق طبیب و ڈاکٹر معالج ہوے بمبئی سے ایک خاص
ڈاکٹر حسب رائے ڈاکٹر لاری صاحب طلب کیا گیا جو
خاص مرض ہذا کے علاج مین یدطولے رکھتا تھا۔ روزانہ
ایک ہزار روپیہ فیس اوسکو دی جاتی تھی لیکن کچھہ افاقہ
نہین ہوا۔ ڈاکٹر دو چار روز رہکر اور مریض کی نسبت
اپنی رائے معالج سے ظاہر کر کے چلا گیا۔ من بعد ڈاکٹر لاری
مع ڈاکٹر اعتماد الحق و یسین خان اسٹاف سرجبان نواب صاحب
ممدوح کے معالج رہے۔ مرض کو روز بروز ترقی ہوتی گئی
بخار ایک حالت پر ہر وقت رہتا تھا۔ پہوڑا ترقی کرتے
کرتے تمام رخسار و گوشس و نصف سر تک پہونچ گیا تھا
اور روزانہ برابر زخمون کا دہونا و پٹیون وغیرہ کا باندہنا
جاری تھا۔ لیکن کسیطرح مرض مین تخفیف ہی نہ ہوتی تھی

بالآخر دوسرے ڈاکٹر مثل محمد حفیظ الدین صاحب و نواب
شفاء الدولہ وغیرہ بہی معالجہ و مشورہ مین شریک گئے گئی
لیکن حکم قضا و قدر کے سامنے کیا چارہ تہا۔ محرم کا تمام
مہینہ اور قریب نصف مہینہ صفر کا بہی آپ کو پورا
ہوش و حواس تہا اور ہر ایک امر مین آپ خود ہر ایک
چیز کو استفسار فرما کر اوسکی نسبت احکام مناسب صادر
فرماتے تہے۔ لیکن ۱۴ ہ صفر کے بعد اس مین کسیقدر کمی
واقع ہونے لگی تاہم ہر ایک شخص کو جو آپ کے روبرو
آتا آپ اچہی طرح شناخت فرماتے تھے۔ ۱۳ ہ صفر ۱۳۱۶ہ
کی شام غضب کی درد انگیز تہی جو شخص اوسوقت وہان
موجود رہا ہو وہی اس امر کو خوب سمجہہ سکتا ہے ان چند
سطور کے معائنہ سے اصل حالت کا سمجہہ مین آنا مشکل ہے
۱۳ ہ صفر ۱۳۱۶ہ ہجری کو اوس سال کی تقویم کی رو سے

خسوف قمر کا دن تہا راقم الحروف وہان اوسوقت موجود تہا
اوس روز کیا بلکہ ہمیشہ مجہے مرحوم مغفور کے حضور مین حاضر
رہنے کا فخر حاصل تہا - جب ڈاکٹرون نے چار بجے زخم دہو کر
اور پٹی وغیرہ باندہکر فراغت حاصل کی شام کے تخمیناً
پانچ بجے ہون گے آپ نے ڈاکٹر اعتماد الحق صاحب اسٹنٹ
سرجن سے یہہ ارشاد فرمایا کہ اسوقت کوئی فارسی
لکہنے والا ہو تو اسکو بلوایا جائے ڈاکٹر صاحب موصوف نے
راقم الحروف اور عالیجناب مولوی حسین عطاء اللہ صاحب
میر مجلس کا نام عرض کیا کہ یہہ موجود ہین -
فرمایا کہ مولوی صاحب بلوائے جائین حسب الارشاد
مولوی حسین عطاء اللہ صاحب اور اون کے ساتہہ مسٹر
ووسا بہائی و راقم الحروف و دیگر حاضرین وغیرہ
حاضر ہوئے آپ نے نہایت استقلال سے مولوی صاحب

موصوف سے کے جانب مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ خدائے
عزوجل کے احکام کی تعمیل سب پر فرض ہے۔ اوسوقت
کی حالت کو اب بہی اگر تصور کیا جاتا ہے تو صبر و قرار
باقی نہین رہتا ناظرین خود سمجہ سکتے ہین کہ جان نثارون اور
متعلقین کی حالت اوسوقت کیا ہوئی ہوگی اگرچہ
سب ازخود رفتہ تھے لیکن نواب صاحب مرحوم و مغفور
ہی نے سبکو جتلا کر حسب ذیل وصیت فرمائے اور مولوی
صاحب موصوف کو ارشاد ہوا کہ اسکو قلمبند کیا جائے۔

(۱) جملہ محلات خصوصاً محل خاص و صاحبزادہ صاحب
وغیرہ بالاتفاق رہین۔

(۲) اپنے مدفن سے کے مقام کی نشان دہی آپنے فرمائے
کہ اس مقام پر مجھے دفن کیا جائے۔

(۳) یہہ ارشاد فیض بنیاد ہوا کہ میرے جملہ ملازمین و متعلقین

وعہدہ داریجال خود وبرقرار رہین۔
ان تین باتون کو کہکر آپ سے نے فرمایا کہ میری وصیت ہے
اسکو عمدہ طرح پر لکہا جاے۔ گو ان تین باتون کے کہتے وقت
آپ کو انتہا درجہ کی نقاہت وضعف تہا۔ لیکن اس کے
درمیان ہین خود آپ سے نے دودہ وشوربا طلب فرماکر
اوسکو نوش فرمایا اور اپنے کو قوی بناکر بہرحال آپ کے
دل ہین جو تہا اوسکو آپ سے نے عام طور پر ظاہر فرمادیا
اوسوقت کی حالت ناگفتہ بہ تہی ہر شخص از خود رفتہ
وخود فراموش تہا۔ اوس روز ہزارون روپیہ کے
کل وغلہ محتاجین ومساکین کو حضرتہ پادشاہزادی بیگم
صاحبہ قبلہ سے نے خیرات فرمایا بلکہ ابتداء علالت سے
اسیطرح خیرات کا سلسلہ برابر جاری تہا۔ لیکن سب
امور پر حکم قادر مطلق حاوی ہے یہہ سب خیرات

دواد و دہش و دعا وغیرہ کچھ کام نہ آئے در روزیکہ قضا
باشد وآن روز قضا نیست) کا مسلّمہ مسئلہ پیش آیا۔ دس
بارہ روز جو زندگی کے باقی تھے وہ گذر گئے۔ بالآخر ۲۶
صفر ۱۳۱۶ھ ہجری روز شنبہ کی صبح قیامت کا نمونہ تھی یہہ
صبح دیکھنے والون کی نظر دن مین تیرہ و تار معلوم ہوتی
تھی صبح کیا تھی گویا روز ماتم کا پیش خیمہ تھی مزاج تو یون ہی
دس بارہ روز سے بگڑا ہوا تھا لیکن اوس روز صبح ہی سے
یاس کی بہیانک صورت پیش نظر ہونے لگی تھی ان
پچھلے آخری دو چہار روز مین مشہور حکیم محمد اسحاق صاحب
وحکیم رفیع الدین صاحب نے اپنے کمالات فن طبابت
یونانی بہی تبلانے مین کوئی دقیقہ نچہوڑا۔ لیکن حکم قضا وقدر
سے کیا چارہ تہا۔ نواب صاحب ممدوح کا آفتاب عمر
زوال پذیر ہونا شروع ہوا۔ جس کمرہ مین نواب صاحب

ممدوح بستر بیماری پر مجبور و بے بس پڑے ہوے تھے

اس مین فوراً حافظ قرآن تعین کئے گئے۔ کہ اِسوقت

آخر مین سورۂ یٰسین پڑہکر سناوین تاکہ اوسکی برکت

سے خدائے عز وجل یہہ سخت اور کٹھن گھڑی اپنے فضل

وکرم سے آسان کر دے۔ قریب دس بجے صبح کے

مصاحبین و متعلقین و خیر اندیشون کی امیدون آرزوؤن

پر پانی پھر گیا قیامت ٹوٹی اور حشر برپا ہوگیا یعنی نواب صاحب

ممدوح کا مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کرکے داخل

خلد برین ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اشعار

یہہ کیا الم ہے جو ہے چاک چاک جیب سحر

یہہ کیا الم ہے جو خورشید تک ہے برہنہ سر

ہے چاندنی مین دلا سیل اشک کا عالم

وفور گریہ سے ہے اب سفید چشم قمر
سیاہ پوش ہوا ہے الم سے چرخ کبود
برنگ داغ دل ماہ ہے ہر ایک اختر
وفور غم سے تعجب نہین اگر مریخ
اب اپنے قتل کو مانگے ہلال سے خنجر
فلک ز بار مصیبت خمیدہ واویلا
فلک چو صبح گریبان دریدہ واویلا

جسوقت یہہ خبر مثال برق پہیلی تمام محل سر و زنگر
کیا زنانہ و کیا مردانہ ماتم کدہ بنگیا۔ جتنے آپ کے ملازمین
و متعلقین تہے اون کی حالت ناگفتہ بہ تہی بیچارے کہین کہاکر
دیوانہ وار اوس کمرے کی در و دیوار سے سر ٹکراتے تہے
جہان آپ دنیا و ما فیہا سے بیخبر پلنگ پر آرام فرما
رہے تہے۔ محلات مین ایک قیامت خیز شور بپا تہا

پتھر کا کلیجہ بھی ہوتا تو پانی پانی ہو جاتا۔
شہر مین جسوقت یہہ خبر وحشت اثر پہونچی سناٹا سا چہا گیا
عامۂ خلایق کیا امیر کیا غریب جوق جوق سرور نگر روانہ
ہوے تمام دفاتر فوراً بند کر دئے گئے۔ اور سب
عہدہ دار و اہل عملہ وغیرہ شرکت جنازہ کے قصد سے
چل نکلے۔ حضرت اقدس و اعلےٰ حضرت بندگانعالی
متعالی مدظلہ العالی شکار سے اوسی روز واپس ہو رہے تہے
اثناء راہ مین بمقام لالہ گوڑہ جسوقت آپ کو یہہ اطلاع
ملی فوراً آپ نے ٹرین کو ٹہیرانے کا حکم دیا اور نہایت
ہی افسوس فرما کر آبدیدہ ہوگئے اور بہت عرصہ تک
ٹرین کو وہین ٹہیرا کر آپ کی بیوقت مرگ پر تاسف
فرماتے رہے۔ تین بجے تک تمام شہر کے بڑے بڑے
مشایخ و مولوی و امرا و معززین و جمعدار پیشہ و عامۂ خلایق

دیوڑہی سرورنگر مین جمع ہوگئے اسقدر لوگون کی کثرت تہی کہ بیان سے باہر ہے۔ اسکے علاوہ دیوڑہی کے باہر سے یعنے سرورنگر سے مقبرہ واقع درگاہ حضرت برہنہ شاہ صاحب قبلہ قدس سرہٗ تک دو طرفہ عامہ خلائق کا اسقدر تانتا لگا ہوا تہا کہ ہر دو طرف ایک مسلسل قطار سرورنگر سے مقبرہ تک بلا فصل تہی جب قریب پانچ بجے کے معزز و برگزیدہ و مشہور مشایخین کرام نے آپ کو غسل میت دینا شروع کیا بارش کی ترشح شروع ہوئی گویا آپ کے جنازہ پر باران رحمت باری نازل ہونا شروع ہوا اورتادفن بہی ترشح اور بارش برابر جاری رہے۔ جسوقت جنازہ دیوڑہی سے اوٹہایا گیا اوسوقت کی حالت ناگفتہ بہ تہی محلات کا چیخنا چلانا۔ عورتون کی سینہ زنی اور باریک آوازون سے گریہ و زاری سُننے والون کے

کلیجہ پر تیر و نشتر کا کام کرتی تہی - جنازہ کے ہمراہ آپکے
علاقہ کی کل فوج باقاعدہ و بیقاعدہ و گاڑیان و گہوڑے
و فیل خاصہ و عماری وغیرہ کا آگے آگے بارش مین بہیگتے
ہوے نہایت ہی آہستہ چال سے چلے جانا عجیب حسرت و غم
کا عالم پیدا کر رہا تہا - خلایق کا باوجود کثرت بارش اور
رات ہو جانے کے بہی اسقدر ہجوم تہا کہ سر و رنگر سے
تا بہ مقبرہ واقع درگاہ حضرت برہنہ شاہ صاحب قبلہ
قدس سرہ العزیز برابر دو طرفہ قطار لگی ہوئی تہی جس مین
گاڑیان و جہٹکے و شکرام وغیرہ سواریون مین لوگ بہرے
ہوے تہے اور جسوقت جنازہ اونکے مقابل پہنچتا تہا
بے اختیار گریہ و زاری کرتے پیچہے ہاتیون پر روئی
اور روپیہ پائولیون وغیرہ کی حسب دستور خیرات ہو رہی جسکے ساتہہ خیرات
لینے والے فقیرون و گداگرون کا اسقدر ہجوم تہا کہ راستہ

ملنا دشوار ہوگیا ہتا۔ جسوقت جنازہ قریب مقبرہ
پہونچا اور فوج نے آخری سلامی نواب صاحب مغفور کی
جنازہ کی اوتاری ایک شور محشر بپا ہوا۔ اور بلا مبالغہ
قیامت کا نمونہ پیش نظر ہوگیا۔ الحاصل بعد فراغ نماز
جنازہ جسوقت نواب صاحب ممدوح کی میت دفن کی گئی پھر ایک
تازہ شور قیامت برپا ہوا۔ دفن کے وقت عالیجناب
نواب وقار الامرا بہادر مدار المہام سرکار عالی و دیگر
عہدہ داران وغیرہ بھی شریک تھے۔ بوقت دفن
فوج نے تین شلک بندوقوں کے سر کین اور توپخانہ
نواب صاحب مغفور سے آپ کی عمر کے تعداد کے موافق
توپین سر گئین۔ بعد فراغت دفن قریب ۹ بجے
شب کے حاضرین نالان وگریان وبرا زھزار حسرت
وارمان نہایت خاموشی سے واپس ہوے۔

شعر	
نہ جنکو بستر مخمل پہ نیند آتی تھی	سو اُن کیواسطے اب خاک کا بچھونا ہے

نقل جریدۂ غیر معمولی
حکم مدار المہام سرکار عالی
علاقۂ فینانس
تاریخ ۲۷ صفر المظفر ۱۳۱۶ ہجری

نہایت افسوس ہے کہ تاریخ ۲۶ صفر ۱۳۱۶ ہجری کو نواب محمد مظہر الدین خان رفعت جنگ بشیر الدولہ عمدۃ الملک اعظم الامرا امیر اکبر سر آسمان جاہ بہادر نے انتقال فرمایا چونکہ نواب صاحب موصوف اس ریاست کے ایک رکن اعظم۔ اور متانت۔ مروت۔ تواضع۔ حلم۔ اور رحم میں بے نظیر تھے اسوجہ سے ضرور ہے کہ سرکاری طور پر

یہی اس واقعہ کی نسبت سرکار عالی کیطرف سے اظہار
رنج وغم کیا جائے۔ لہذا مدار المہام سرکار عالی حکم
دیتے ہین کہ تمام محکمہ جات و دفاتر واقع بلدہ کل وپرسون
بند رکھے جائین۔ اور اضلاع مین جس روز یہہ حکم پہونچے
اوسکے دوسرے روز سے دو روز کے لئے تمام محکمجات
و دفاتر ضلع بند کئے جائین فقط

شر حد ستخط

معتمد فینانس

عام رعایائے حیدرآباد ملازم وغیر ملازم سب نے
اپکا یکسان رنج کیا جسوقت آپ کا جنازہ مقبرہ کو
جا رہا تہا کیا عورت کیا مرد کیا بوڑہا کیا جوان کیا غریب
کیا امیر سب داڑہین مار مار کر رو رہے تہے خاص آپکے
ملازمین و متعلقین کا حال تو ناگفتہ بہ تہا اون پر تو گویا

قیامت ہی توٹ پڑی تھی۔

فاتحہ سوم وغیرہ مین بہی امرا ومعززین ومشایخین وعام لوگونکا کثیر مجمع ہوا اور سب نے قرآن خوانی کرکے اوس کا ثواب نواب صاحب مرحوم کی روح پاک کو پہونچایا اوس روز سہ پہر کو حضرتہ بیگم صاحبہ قبلہ والدہ صاحبہ حضرت اقدس واعلےٰ بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی مع دیگر محلات وغیرہ حضوری بغرض پرسہ واظہار غم محل سرور نگر مین رونق افروز ہوئین اور حضرتہ پادشاہزادی بیگم صاحبہ قبلہ وصاحبزادہ صاحب بلند اقبال کو پرسہ دیکر کلمات تسلی وتشفی فرمائے۔

دیگر امرائے عظام نے بہی مثل مہاراجہ کشن پرشاد یمین السلطنت مدار المہام سرکار عالی ونواب خورشید الملک بہادر ونواب حسام الملک خانخانان بہادر ونواب

فخرالملک بہادر یکی بعد دیگرے بالمشافہہ صاحبزادہ صاحب
قبلہ کے پاس تشریف لاکر رسم تعزیت ادا فرمائے۔
اس موقع پر نواب صاحب مرحوم مغفور کے ذاتی اوصاف
و عادات و اخلاق کی بابت چند الفاظ لکھنا نہایت ضروری
خیال کرتا ہون اور بلحاظ اوس اعزاز و شرف کے
جو مصنف کو اپنے آقائے نامدار کی غلامی و آبائی ملازمت
کی وجہ سے حاصل ہے مین یہہ دعوے سے کہہ سکتا ہون
کہ ان امور کے متعلق مجہہ سے زیادہ کوئی شخص واقف ہو
دعوے نکر سکے گا نواب صاحب مرحوم مغفور امیر
ابن امیر تھے لیکن مزاج مین تکبر و رعونت نام کو نہ تہی
اپنی امارت و عظمت و رتبہ سے گو آپ واقف تھے
لیکن کبھی اوسکا خیال بہی نہین فرماتے تھے مزاج مین انتہا
کی سادگی تہی۔ آپ کی ہر دلعزیزی اسقدر بڑہی ہوئی تہی

کہ جسقدر آپ کے ملازم و جان نثار و متعلقین تھے سب اپنے اپنے خیال و عقل مین یہہ سمجھے ہوے تھے کہ آقائے نامدار مجھی کو زیادہ چاہتے اور عزیز رکھتے ہین۔ آپ کا برتاؤ ایسا تہا کہ سب آپ پر پروانہ وار فدا ہونے کو اپنا فخر تصور فرماتے تھے۔ مزاج مین آپ کے اخلاق اس قسم کا تہا کہ جب کبھی مولوی و مشایخین و پیشوائے طریقت سے آپ ملاقات فرماتے تو اسقدر جھک کر ملتے کہ جسکی حد نہ تھی فقیرون کی محفل مین آپ مثل فقیر کے معلوم ہوتے تھے آپ پکے صوفی المذہب تھے۔ ریاست و رئیس کی خیرخواہی کے مقابلہ مین آپ کسی کی پروا نہ کرتے ملک و اہل ملک کے ساتھہ آپ کو پوری ہمدردی تھی۔ آپ دل سے چاہتے تھے کہ ملکیون کو ترقی ہو۔ لیکن اسکے ساتھہ ہی آپ لائق و تجربہ کار لوگون کے پورے قدردان تھے لیاقت

وقابلیت کے مقابلہ مین آپ کسی استحقاق کو مرجح نہین
خیال فرماتے تھے بقول اسکے کہ مصرع (متاع نیک ہر دوکان
کہ باشد) اسکے ساتھہ ہی اپنے قدیم وابستہ لوگون و ملازمین
کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھتے تھے۔ آپ کو غصہ
آتا ہوا کسی نے شاید بہت کم دیکھا ہوگا۔ مجھکو تو کبھی نواب
صاحب مرحوم مغفور کو حالت غیظ وغضب مین دیکھنے کا اتفاق
نہین ہوا۔ حالانکہ مجھے بھی بارہ برس یعنے ۱۳۰۵ھ ہجری سے
۱۳۱۶ھ ہجری تک نواب صاحب ممدوح کی شرف ملازمت
وتقرب کا اعزاز حاصل رہا ہے۔ ہمیشہ خندہ پیشانی و ہنس مکھ
رہنے کی آپ مین عادت تھی۔ اور حالت غیظ وغضب
مین بھی طبیعت پر پورا قابو رکھتے تھے چشم پوشی اور درگذر
کی عجیب ونادر صفت آپ مین بدرجۂ کمال تھی اور گویا آپ
کی ذات مجسم مروت و اخلاق تھی۔ ہزارہا خطاؤن اور قصوروں پر

بھی عفو و درگذر فرمایا کرتے تھے آپ اپنے علاقہ داروں ومتعلقین و ملازمین پائیگاہ مین نہایت ہردلعزیز تھے اور آپ کو اون کے اور اُنکی اولاد کی پرورش کا اوسیطرح خیال رہتا تھا جسطرح مان باپ کو اپنے بچونکا۔ اور سب پر یکسان شفقت وعنایات رکھتے تھے اور اون کے رنج وراحت سے آپ متاثر ہوتے تھے۔ شادی بیاہ غمی خوشی سب تقاریب مین اونکی مدد فرماتے آپ کے جود وسخا کا حال انہین حاجتمندون کے دل سے پوچھا چاہئے جنکے ضروریات وحاجات آپ کے ذات بابرکات سے اوا ہوئے ہین آپ اپنے وعدے کے سخت پابند ہوتے تھے اور اسیطرح وقت کی پابندی کا بھی آپ کو بے انتہا خیال رہتا تھا کبھی آپ نے ایک منٹ کی بھی دیر یا تجاوز اوسوقت سے نہین فرمایا۔ جو وقت کہ پہلے سے آپ کسی کام کے لئے

مقرر فرمادیا کرتے تھے۔ ہمیشہ سے بہت سویرے بیدار ہونیکی
آپکو عادت تھی قبل طلوع آفتاب آپ چاء وغیرہ سے
فارغ ہوکر برآمد ہو جاتے۔ اور حاضرین وغیرہ کا سلام لیکر
گھوڑے کی سواری یا ہواخوری فرماتے ہر کام کے اوقات
آپکے معینہ و منضبط تھے اور اوسوقت اوسی کام مین
مصروف رہتے۔ اپنی ریاست پائیگاہ کے انتظام و صلاح
مین بھی آپکو بہت دلچسپی تھی چنانچہ جو جو نئی اصلاحین
و قواعد و قانون جاری ہوے سب آپکے ہی عہد مین
ہوے۔ اسکے قبل اس قسم کا باضابطہ انتظام وغیرہ کچھہ بھی
نہ تھا۔ آپکے متعلقہ ملک پائیگاہ و جاگیرات وغیرہ کے
آمدنی تخمیناً بارہ لاکھہ روپیہ سالانہ ہے۔ آپکا ملک و جاگیرات
وغیرہ تین ضلعون مین منقسم ہے۔ ایک ضلع چنچگو پہ۔ دوسرا
ضلع کالگی۔ اور ایک ضلع اطراف بلدہ اور رہا ایک ضلع

ایک ایک تعلقدار مقرر رہے۔ آپکے علاقہ مین تخمیناً دو ہزار
فوج ملازم ہے جسمین الـ بارٹ فوج باقاعدہ ہے اور باقی
فوج بیقاعدہ وغیرہ سے آپکو فوج کی درستگی و آراستگی مین
بیحد دلچسپی تھی سب بے انتہار و پیہ آپ اوسکی درستگی و اصلاح مین
صرف فرمایا کرتے تھے۔ بعد انتقال نواب صاحب مرحوم
مغفور اب اس وسیع ریاست پائیگاہ کا انتظام علیا جناب
حضرت پادشاہ زادی بیگم صاحبہ قبلہ مدظلہا محل خاص نواب
صاحب مرحوم ومغفور کے ہاتھ مین ہے اور جناب ممدوحہ
بھی اوسی فہم وفراست و دانائی سے اوسکو چلا رہے ہین
جیساکہ اون کے شوہر مرحوم کے وقت مین چلتا تھا۔
خداوند تعالی جلشانہ شاہزادی صاحبہ قبلہ ممدوحہ کو تا دیرگاہ
سلامت باکرامت رکہے اور اون کے زیر سایۂ عاطفت
صاحبزادہ صاحب بلند اقبال اطال اللہ عمرہ واقبالہ کو بارور و

بامراد کرے - آمین ثم آمین -

اشعار

الٰہی ہمیشہ سلامت رہین	بہ صحت رہین بامسرت رہین
باقبال و دولت بہ جاہ و حشم	بملک و بمال و بفتح و خدم
رہین حاکم و حکمران ملک پر	مؤید رہے داور داد گر
قدیمونکی منظور رہے منزلت	ہین ممنون جو جو ہین ذی مرتبت

سلامت رکھے اونکو رب صمد
باقبال و ملک و حشم تا ابد

ختم شد حصۂ اول

حصۂ دوم

سفرنامہ یورپ قلمی خاص نواب صاحب مرحوم و مغفور

سرکار نظام کے طرف سے بطور ڈپوٹیشن جلسۂ جوبلی علیا حضرت (یعنی جشن پنجاہ سالہ تخت نشینی) قیصرہ ہند مین شریک ہونے کی غرض سے ۲۸ مارچ ۱۸۸۷ء مطابق ۲ رجب ۱۳۰۴ھ روز دوشنبہ ۱۱ بجے شب کو اسٹیشن حیدرآباد سے مع مفصلۂ ذیل ہمراہیون کے روانہ یورپ ہوا۔ کوبرن صاحب

چیف سکرٹری۔ دو ساجی پرایوٹ سکرٹری۔ سید رکن الدین خان ایڈیکانگ کیپٹن عبداللہ بیگ افسر اسٹاف۔ محمد لیسین خان سامان۔ ڈاکٹر اعتماد الحق اور (۷) نفر مردمان شاگرد پیشہ اسٹیشن پر مشایعت کیواسطے بہت سے عمائدین و معززین بلدہ جمع تھے غالباً شب کا وقت ہونے سے مجمع کم ہوا ہوگا اسٹیشن پر جگہہ نہ تھی اگر دن ہوتا تو شاید اس سے بھی زیادہ اجتماع ہوتا۔ ٹھیک گیارہ بجے ٹرین روانہ ہوئی۔

۲۹ مارچ مطابق ۳ رجب روز سہ شنبہ ۷ بجے صبح کو واڑی کے اسٹیشن پر ہم سب پہنچے اور مدراس ریلوے کے انتظار مین شام کے چار بجے تک رفرشمنٹ روم مین ٹھہرے رہے۔ ٹھیک ۲ بجے حیدرآباد کی دوسری صبح کی ٹرین واڑی مین پہنچی جس مین نواب خورشید جاہ بہادر مع صاحبزادہ ظفر جنگ بہادر مجھہ سے ملنے مشایعتہً تشریف لائے

سے تھے۔ ریل سے اتر کر میرے پاس آئے۔ اور نذر دیکر اور
حسب معمول قدیم آداب تسلیمات عمل مین لاکر بہت دیر تک
بیٹھے ہوے ہمکلام رہے۔

جب ہماری ٹرین کی روانگی کا وقت آیا فوراً مین گاڑی
مین سوار ہوا میرے ہمراہی بھی بیٹھے تو نواب خورشید جاہ
بہادر ریل چھوٹنے تک میری گاڑی مین بیٹھے باتین کرتے
رہے۔ عین روانگی کے وقت گاڑی سے اترے
اور رخصتی آداب تسلیمات بجا لائے۔ شب کو ۱۰ بجے
اسٹیشن ہڈگی پر ڈنر کھایا۔

۳۰ ،، مارچ مطابق ۴ ،، رجب روز چہارشنبہ ۱۱ بجے
دن کو بمبی مین پہنچے۔ بائی کھلہ اسٹیشن پر اتر کر جمشید جی کے
ہوٹل مین (جو فیٹجرلڈ ہوٹل کے نام سے مشہور ہے)
فروکش ہوے۔ یہہ ہوٹل نو تعمیر نہایت صاف و شفاف

اور اسکا سامان درست تہا۔ شام کو گاڑی مین سوار ہو کر اپالو
بندر پر اس ارادے سے گیا کہ جہاز ڈابینسکو جس مین مین
سفر کرنے والا ہون دیکہہ لون۔ لیکن شام ہو جانے سے
اوسکا دیکہنا دوسرے روز صبح پر ملتوی رہا۔ اپالو بندر سے
کوئین روڈ پر ہوا خوری کرتے ہوے سات بجے اپنی
فرودگاہ پر پہونچا

۱۳ ۔ مارچ مطابق ۵ ۔ رجب روز پنجشنبہ صبح کو ۹ بجے
مع ہمراہیون کے اپالو بندر پر گیا اور اسٹیم لینچ مین سوار ہو کر
جہاز کو دیکہا۔ جہاز نہایت آراستہ تہا اور اوسکا سب
سامان اور کمرے نہایت درست پائے وہان سے
پہرتے وقت جہاز سراپیلیس کو جس مین پرنس آف ویلز
ہندوستان تشریف لائے تہے دیکہتا ہوا ۱۰ بجے اپنے
فرودگاہ پر واپس آیا۔ سہ پہر کو دو بجے لیڈی ری گورنر

بمبئی کے لیڈی سے ملاقات کو گیا اور لنچ وہین کھایا
واپسی کیوقت کرنل براڈ فورڈ میم صاحبہ رزیڈنٹ
راجپوتانہ سے جو میجر نسبٹ صاحب ریلوی افسر کے
بنگلہ مین اوترے تہے ملاقات کر کے ساڑہے تین بجے
فرودگاہ پر آیا۔ ہر مقام کے گورنر اور رزیڈنٹ کے
نام لیڈی ری نے چٹہیان مرحمت کین اگرچہ اونہین
مہابلیشر جانے کے سبب سے اوسوقت بہت سے
کام تہے لیکن بباعث مزید الفت اونہون نے یہہ تکلیفین
گوارا کین۔ اوسی وقت یعنی سہ پہر کو ساڑہے چار بجے
سر رچرڈ ٹمپل سابق گورنر بمبئی کے ایک اسٹیچو (یادگار)
کہولنے کا جلسہ تہا حسب دعوت لیڈی ری اس مین
شریک ہوا اور ساڑہے چہہ بجے واپس آیا۔
یکم اپریل م ۶ رجب روز جمعہ صبح کو سات بجے

محمد نبی خان عربی گہوڑون کے سوداگر کے طویلہ مین جا کر
گہوڑون اور ٹٹوؤن کو دیکہا لیکن فصل آخر ہونے کے باعث
کوئی گہوڑا ایا یابو خریدی کے قابل نہ نظر آیا ارادہ تہا کہ
اگر کوئی گہوڑا یا یابو حضور پر نور کے لایق ہو تو خرید کر
گزران دیا جائے۔ اوسی دن معلوم ہوا کہ نواب سر
سالار جنگ بہادر مدار المہام سرکار عالی بمبئی تشریف
لائے ہین۔ اونکی ملاقات کے لئے اون کی فرودگاہ
پر گیا لیکن چونکہ اسوقت نواب صاحب ممدوح آرام فرماتے
تہے اونکو بیدار کرنا نامناسب جان کر واپس آیا۔
دن کو دس بجے نواب صاحب ممدوح ملاقات کیلئے
فیجرلڈ ہوٹل مین تشریف لائے اور تخمیناً آدہے گہنٹہ تک
بیٹہے ہوے باتین کرتے رہے۔ پہلے خبر تہی کہ مدار المہام
ممدوح سیلون تشریف لیجانے والے ہین لیکن اوسدن

اون کے بیان سے معلوم ہوا کہ اونہون نے اپنا ارادہ
بدلدیا ہے اور اب چندروز بمبئی مین تشریف رکھکر ملک شیشیر
تشریف لیجائینگے جب مین صبح کو ہوا خوری کے لئے گیا تھا
اوسوقت مرزا حسین قلی خان بہادر کونسل شاہ ایران
ملاقات کو تشریف لائے تھے لیکن میرے موجود نہونیسے
ایک عذر کا خط لکھکر تشریف لے گئے۔ اوسی دن سپہر کو
ساڑہے پانچ بجے جہاز ڈامی نیکور روانہ ہونے والا تھا
میرے ساتھہ کا سامان دو بجے سے روانہ ہونا شروع
ہوا۔ اور مین تین بجے ہوٹل سے روانہ ہوکر اپالو بندر سے
اسٹیم لنچ مین سوار ہوکر جہاز پر پہونچا۔ اوس جہاز کے
سب مسافر آنے شروع ہوے ایک گھنٹہ کے عرصہ مین
تمام جہاز مسافرون اور اون کے مشایعت کرنے والون
سے بھر گیا جب جہاز کی روانگی کا وقت آیا اوسوقت سب

دوست آشنا جو پہونچانے آئے تھے روانہ ہونے
لگے میری ہمراہی کے لوگ بہی جو بمبئی تک پہونچانے
آئے تھے ہملوگون سے ملکر ٹرے تاسف سے روانہ ہوے
ٹہیک چھ بجے لنگر اوٹھایا گیا اور جہاز روانہ ہوتے ہی
ڈنر کا وقت آگیا اور سب ڈنر کہانے بیٹھ گئے۔ اس
سفر مین کرنل رن بنٹ مع میم صاحبہ و صاحبزادی صاحبہ
کے بہی میرے ہمراہ ہین اور لندن تک میرے ہمراہ جاینگے
جہاز مین سوار ہونے کے بعد جو اکثر طبیعت بدمزہ ہونیکا
ذکر سنا کرتے تھے وہ جہاز روانہ ہوتے ہی معلوم ہوا
سب سے پہلے ایک لیڈی صاحبہ یکایک ڈنر پر سے
اوٹھ گئین طبیعت بدمزہ ہو جانے سے وہ اپنے کیبن
مین جاکر لیٹ گئین۔ اوس رات کو کسی اور پر اس بیماری کا
اثر نہین معلوم ہوا۔ ڈنر کے بعد سب لوگ ڈگ پر بیٹھے ہوے

چرٹ وغیرہ پیا گئے اور قریب دس بجے کے سب نے
اپنے اپنے کیبن مین جاکر آرام کیا۔ شب کو مجھے اپنے کمرہ مین
ایسا معلوم ہوا کہ جیسے ریل مین سوار ہون لیکن نیند خوب
آئی اور آرام سے سویا۔

۲۳ اپریل مطابق ۷ رجب روز شنبہ۔ صبح کو ۵ بجے
حسب معمول اوٹہا ہاتہہ منہہ دہو کپڑے پہنکر ڈک پر آیا
دیکہا کہ اکثر لیڈیان اور بچے سی سکنس سے بری حالتین
ہین۔ کیسکو چکر ہے کیسکو متلی ہے۔ کوئی پریشان ہے اکثر
لیڈیونکو شب ہی سے چکر شروع ہوگیا تہا۔ نو بجے
برکفسٹ مقرر تہا اکثر لوگ دس بجے تک اوسپر نہین آئے
اور اگر کوئی لیڈی ہمت کرکے کہانے بیٹہی تو بغیر کہانا
تمام کئے میز پر سے اوٹہکر چلی گئی۔ کرنل رسد صاحب
جو کہ اس جہاز مین ہمسفر ہین اون کی میم صاحبہ کی بہت

خراب حالت رہی اونکو سب سے زیادہ تکلیف ہوئی کرنل ممدوح
کہتے تہے کہ کرنل مارشل میرے بڑے دوست ہین۔ بچون کو
بہ نسبت اور لوگون کے بہت تکلیف ہوئی اور اونہین زیادہ
متلی ہوتی رہی۔ جہان مین بیٹھتا تہا وہان چارون طرف لیڈیان
اور بچے اکثر جہاز کی بیماری مین گرفتار رہتے تہے لیکن فضل خداسے
میرے ہمراہیون کا مزاج بہت درست رہا سوا اردو سانجی
پرایوٹ سکرٹری کے کہ صبح سے اون کا مزاج بگڑا ہوا ہے
شام کے چار بجے ہین اتبک طبیعت اعتدال پر نہین آئی اور
ہمراہی نوکرون سے غلام محمد کی طبیعت کچہہ بدمزہ ہے مگر شام
تک آرام ہوگیا باقی فضل خدا سے سب تندرست ہین اور
خوش ہین۔ ڈک پر بے دہڑک چلنا بہت بہتر ہے ڈرتے
ہوے چلنے سے چکر معلوم ہوتا ہے ہر وقت سمندر کے
طرف دیکہنا بہی مناسب نہین ہے یہ بہی چکر کا باعث ہوتا ہے

سمندر کا پانی بالکل نیلگون اور بہت شفاف نظر آتا ہے۔
ایک انگریز جو بمبئی مین چرٹ فروشی کرتے ہین اور جنکا نام مسٹر برگ
ہے ہمسفر ہین ایک بجے رات کو کھڑکی کی راہ اونکی کیابن
مین پانی آگیا اور تمام کپڑے اور کل اسباب وغیرہ تر بتر ہو گئے
فوراً وہ بیچارے اپنی کیابن سے دوڑے ہوے باہر آئے
اور جہاز کے ملازمون کو بلوا کر وہ کھڑکی بند کرائی اور صبح
کو اپنے اسباب کو دہوپ مین سکھلاتے رہے۔ جہاز کے
کپتان مسمی ڈوڈیرو جو ایک مسن اور ذی اخلاق آدمی
ہین سبھے مع کرنیل کو برن کے اپنے رہنے کی جگہہ پر اوپر لیگئے
اور جہاز کے چلنے اور اوسکی ترکیب اور قطب نما وغیرہ سے
جہانتک ہماری سمجہہ مین آیا خوب واقف کرایا مین نے
اونکا بہت کچھہ شکریہ ادا کیا۔ اسی جہاز مین ہمارے شہر
کے اور معزز زین بہی میرے ہمسفر ہین۔ محمد کمال خان جمعدار

مع تین آدمیون کے اور غلام جیلانی خان فرزند ثالث
ارادت جنگ بہادر کے اسی جہاز مین سوار ہین لیکن
اونکا میرا ساتہہ فقط سوئیز تک ہوگا بعد اسکے ہمارا اور
اون لوگون کا ساتہہ چہوٹ جائیگا اسوجہ سے کہ سوئیز سے
میرا ارادہ اسکندریہ اور قاہرہ وغیرہ جانیکا ہے
شام کے وقت ہوا وغیرہ بہت زیادہ رہی اور جہاز کو
بہت حرکت تہی اسوجہ سے جہاز مین بہی تکان معلوم ہوتی
تہی۔ جہاز پر جسقدر لوگ ہین اون کا شمار حسب تفصیل
ذیل ہے۔

ملازمین جہاز

مسلمان	اٹلن
۶۰	۶۵

افسران جہاز

کپتان	افسر جہاز
یک	۴
انجنیر	ڈاکٹر
۵	یک

مسافران جہاز

انگریز	مسلمان
ہندو	دوسرے قوم کے آدمی

کل روانگی بمبئی سے آج بارہ بجے تک جہاز نے ۲۰۴ میل راستہ طے کیا ہے اس جہاز مین ۶۰۰ گہوڑون کی طاقت ہے۔ اور ۵۰۰۰ ٹن اوٹھا سکتا ہے اسکا طول ۴۲۰ فٹ اور عرض ۴۰ فٹ ہے اسکی تیاری مین ڈیڑھ لاکھ روپئے صرف ہوے ہین۔ اس جہاز کو بنے ہوے پانچ برس ہوے ہین۔ اہل جہاز کی سربراہی کیواسطے جانور وغیرہ

جہاز پر بافراط ہین۔ جہاز مین ہر روز بریکفسٹ نو بجے ٹفن ۱۲ بجے اور ڈنر پانچ بجے دیجاتے ہین۔ شب کو پورا بندوبست نہونے کی وجہ سے جہاز پر ڈنر سے بہت جلد فارغ ہو جاتے ہین۔

۳ اپریل مطابق ۵ رجب روز یکشنبہ حسب عادت شب کو خوب آرام سے سویا صبح کو اوٹھکر دیکھا تو تمام لوگ اور بچے اور لیڈیان وغیرہ جو کہ علیل تھے آج فضل خدا سے سب بخیریت ہین اور بچے ادہر اودہر جہاز پر دوڑتے پھرتے ہین۔ جہاز کی رونق بچون کے کھیل کود سے دوبالا ہوگئی اسلئے کہ کل کے روز سب کے سب بیچارے مصیبت مین گرفتار تھے۔ سب مسافرونکا مزاج اب درست ہے۔ ۸ بجے مین جہاز کے سامنے کے حصے پر گیا۔ اکثر اوڑتی ہوئی مچھلیان جنکو کہ فلائینگ فش کہتے ہین

دور دور تک پانی پر اوڑتی نظر آئین۔ اکثر اہل جہاز اور میرے ساتہہ کے ڈاکٹر صاحب اور محمد یسین نے گائے اور بہینس کے برابر بہی مچہلیان پانی مین دیکہین لیکن مجہے اوسوقت دیکہنے کا اتفاق نہین ہوا۔ ایک جہاز دور سے بمبی کیطرف جاتا ہوا نظر آیا۔ آج ٹفن مین کچہہ عرصہ ہوا اس سبب سے کہ اتوار کا روز ہے عیسائی مرد اور عورتون نے ملکر نماز ادا کی بعد نماز ادا کرنے کے مس اریت نٹ نے پیانو نہایت عمدگی سے بجایا اور اوسوقت بہت اچہا معلوم ہوا۔ پانی کو بالکل سکون ہے اور ہوا نہایت سرد اور موسم نہایت عمدہ معلوم ہوتا ہے میرا مزاج بہی فضل خدا سے بہت اچہا رہا اور اب جناب باری تعالےٰ کی ذات سے امید ہے کہ آیندہ ہمیشہ مزاج اچہا رہیگا۔ کل ۱۲ بجے سے آج ۱۲ بجے تک جہاز نے ۲۷۸

میل راہ طے کی۔ ۴ بجے شام کو ساتہہ کے لوگون نے ابلق سیاہ سفید اور آسمانی رنگ کی مچہلیان پانی مین اوچہلتی ہوئی دیکہین۔

۴ اپریل مطابق ۹ رجب روز دوشنبہ آج صبح کے وقت ایک انگریزی جہاز ۹ بجے عدن کیطرف آتا ہوا بمبئی کیطرف بازو سے چلا گیا ۴ بجے شام کو ایک جہاز رو بائیولائن کا نہین معلوم کس مقام سے آیا تہا بمبئی کے سمت جاتا ہوا نظر آیا۔ جہازون کے کپتان نے جہنڈ بولتے آپس مین باتین کین۔ آسمان پر کم کم ابر ہے پانی کو سکون ہے زیادہ جوش نہین ہے مثل تالاب کے پانی تہما ہوا معلوم ہوتا ہے۔ شب گذشتہ کو پانی مین جوش ہونے کے سبب جہاز کو زیادہ تکان تہی۔ اکثر لیڈیان اور جنٹلمین جو بارہ بجے رات تک ڈک پر بیٹہے رہا کرتے تہے کل شب کو دس بجے سے

پہلے ہی اپنے اپنے کیابن مین چلے گئے۔

آج گیارہ بجے دن سے دو بجے تک اکثر لیڈیان پیانو وغیرہ بجاتی اور گاتی رہین اونمین ایک پادری صاحب کی لیڈی جو کہ پیانو نہایت عمدہ بجاتی ہین اور ہر ایک کام مین اونکو اچھا درک ہے بڑی ذی اخلاق اور خوش مزاج ہین

۵ اپریل مطابق ۱۰ رجب روز سہ شنبہ ۔شب گذشتہ پانی کو زیادہ جوش تہا اور ہوا نہایت تیز چلتی تہی جسکے باعث سے جہاز کو بہت جنبش رہی لیکن صبح کو وہ ہوا اور تکان موقوف ہوگئی۔ برکفسٹ کے بعد اکثر لیڈیان اور جنٹلمین دو کنڈے (اسکٹل کا کہیل) فاصلے سے رکھکر مشی کے لئے اوس مین رسی کے حلقے پہینکتے رہے ۔جس سے بڑی دیر تک ایک مشغلہ رہا۔ اور ۱۲ بجے کے بعد سے لیڈیان پیانو بجاتی رہین ۔چند گجراتی قوم کے بنئیے جو کہ عدن جانیوالی ہین

اسس جہاز مین سوار ہین۔ کلیان جی نامی عدن سے بمبئی مین شادی کرنے کے واسطے آئے تہے اون کا مکان عدن مین ہے عربی زبان خوب بولتے ہین۔ انشا اللہ تعالی پرسون عدن مین پہونچنے کا دن ہے۔ اسلئے آج سوا خط و کتابت کے کوئی اور کام نہین ہوا اور اسی لئے سب لوگ خطوط نویسی مین مشغول رہے۔ امید ہے کہ پرسون پنجشنبہ کو عدن پہونچین گے لیکن ابہی کچہہ وقت کا یقین نہین ہوا۔ ہمارے ساتہہ جو ایک انگریز مسمی ٹٹلر صاحب ہمسفر ہین آج اونکی آنکہہ مین جہاز کا کوئلہ اوڑکر ایسا جا گرا کہ جسکی وجہ سے وہ بیقرار ہوگئے۔ جہاز مین دو اور ڈاکٹر تھے اون ڈاکٹرون نے ہرچند فکر کی لیکن اونکو آرام نہوا۔ میرے ساتہہ کے ڈاکٹر اعتماد الحق نے فی الفور وہ کوئلہ نکالدیا اور اوس انگریز کو آرام ہوگیا اور اونہون نے بہت کچہہ ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

۶ ۔ اپریل مطابق ۱۱ ۔ رجب روز چہار شنبہ ۔ اسوقت
قریباً صبح کے آٹھ بجے ہین اور ہمارا جہاز بمبئی سے ۱۲۹۸
میل آیا ہے ۔ ۶ بجے صبح سے عرب کے پہاڑ داہنے جانب
قریب ۳۰ میل سے نظر آتے ہین آسمان پر ابر آگیا ہے اسوجہ سے
گرمی زیادہ معلوم ہوتی ہے شب گذشتہ کو لیڈیان اور جنٹلمین
سب ڈک پر جمع ہوکر تھیٹر کے طور پر دس بجے رات تک
کچھہ تماشہ کرتے رہے تھے ۔ اکثر جہاز پر یہہ لوگ کچھہ نہ کچھہ تماشہ
ہر روز کرتے رہتے ہین جسکے باعث سے سفر کی تنہائی اور
مسافت آسان ہو جاتی ہے ۔ آج اتفاقاً برکفسٹ کے بعد
جب سب لوگ برکفسٹ کھاکر چلے گئے تھے اور جیلانی خان
اور کچھہ لوگ بیٹھے تھے کہ جہاز کی کھڑکی سے آناً فاناً سارا
پانی ڈائیننگ روم مین آگیا جس سے جو لوگ وہان موجود تھے
تر بتر ہوگئے آج کل پورا چاند ہونے کی وجہ سے اکثر ایسے

اتفاقات ہوتے ہین سنا جاتا ہے کہ ماہ کامل جن دنون مین
ہوتا ہے اُن دنون سمندر کو زیادہ جوش ہوا کرتا ہے
آج اتفاق سے جہاز کے گرد ایک ہدہدا وڑتا ہوا نظر آیا
جسے دیکھکر تمام اہل جہاز متحیر ہوے کہ یہ خشکی کا جانور سمندر مین کیونکر نظر آیا
اور نہ یہانسے خشکی اسقدر قریب تھی کہ وہانسے وسکا آنیکا گمان ہوتا اسلئے کہ خشکی یہانسے
داہنی جانب ۳۰ میل کے فاصلے سے تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ جانور
جہاز کے داہنے جانب شمال رخ کو اوڑتا ہوا چلا گیا۔
آج دن مین کئی مرتبہ ڈالفن مچھلیان پانی پر اوچھلتی ہوئی بہت
بڑی بڑی لوگون کو نظر آئین بلکہ مغرب کے وقت مین گو پر
بیٹھا تھا ایک مچھلی میری نظر سے پانی پر اوچھلتی ہوئی گذری
مین انداز سے کہہ سکتا ہون کہ بیل اور گھوڑے کے برابر
ہوگی ایک صاحب ملک اسپین کے رہنے والے مسمی
ڈیکاسٹر مع اپنی لیڈی کے اس جہاز مین سوار ہین۔یہہ صاحب

جی کی خدمت حاصل کرنے کے واسطے گوا کو گئے ہوئے تھے وہان اونکا پانچ برس کا لڑکا مرگیا جسکے رنج وغم مین اون لوگون نے وہان کا رہنا ہی چھوڑ دیا اور اب اپنے وطن کو جاتے ہین اور اپنے متوفے بچے کی لاش ایک ٹین کے صندوق مین بند کرکے دوسرے جہاز پر اپنے وطن کو لیجاتے ہین۔ اوس بچے کے رنج وغم مین وہ دونون ایسے مغموم ہین کہ تمام دن علحدہ بیٹھے ہوئے رنج وافسوس کیا کرتے ہین آج ایک جہاز بی انڈا وکمپنی کا تین بجے کے قریب بمبئی کے طرف روانہ ہوا۔ کرنل رسد صاحب جو کبھی پنجاب انفنٹری کے کرنل تھے اور اب اون کی نوکری کے پورے ہوجانے سے ولایت کو جارہے ہین۔ اسی جہاز مین میرے ہمسفر ہین صاحب ممدوح کو شطرنج کا شوق ہے آج دن کو گیارہ بجے سے بڑی دیر تک میرے ساتھہ شطرنج کھیلتے رہے۔

۷ اپریل مطابق ۱۲ رجب روز پنجشنبہ شب گزشتہ کو
اسقدر گرمی رہی کہ جسکی حد و انتہا نہین۔ اکثر لوگ سوائے
لیڈیون کے ڈک پر سونے چلے گئے تھے۔ اور آج صبح سے دو بجے
تک گرمی زیادہ رہی لیکن ۲ بجے کے قریب ٹھنڈی ہوا
چلنے لگی اور ٹھیک تین بجے جہاز عدن مین پہونچا اور
وہان لنگر کیا۔ جہاز کا لنگر ہوتے ہی عرب اور حبشیون کے
چھوکرے چھوٹے چھوٹے کشتیان لئے ہوئے جہاز کے گرد جمع ہو گئے
اور جہاز پر سے روپیہ یا پیسہ جو کچھ پانی مین لوگ پھینکتے اوسے
فورًا غوطہ لگا کر لے آتے تھے وہ صرف اسیواسطے وہان
جمع ہوا کرتے ہین لیکن اون کی اس مشق سے حیرت ہوتی تھی
ایک عرب کا چھوکرہ جسکی عمر تخمینًا اٹھارہ اونیس برس کی
ہوگی جہاز کے سکان کے اوپر سے کودا اور غوطہ لگا کر جہاز
کے نیچے سے دوسرے طرف کو نکل آیا جو کہ ایک بڑی حیرت

انگیز بات تھی۔ لیکن سمندر کے کنارے رہنے سے اون کو
اس قسم کی مشق زیادہ ہے ۴ بجے مین ہمراہیون کے ساتھہ جہاز
سے اتر کر کشتیون مین سوار ہو کر آدھے گھنٹہ مین عدن پہونچا
یہہ شہر نہایت عمدہ اور صاف پایا گیا پیشتر سُننے مین آیا تھا
کہ یہہ شہر بہت بُرا نہین ہے لیکن میرے خیال مین اچھا بڑا
شہر ہے۔ کئی شاپین انگریزاور پارسیون کی اور ہوٹل یہان
ہین۔ ایک ہوٹل مین مین نے چاء پینے کی خواہش کی فوراً
تیار کردی گئی لیکن اونہون نے فی پیالی ۸ کے حساب
سے دام لئے مین سمجھتا ہون کہ اسقدر گران چاء شاید کہین
نہ ملتی ہوگی اور چاء بھی چندان مزیدار نہ تھی۔ وہان سے
مین اپنے جہاز پر واپس آیا اوسوقت سب لوگ ڈنر
کہا رہے تھے۔ ڈنر سے فارغ ہو کر بہت سے انگریز اور
لیڈیان کشتیون مین بیٹھکر شہر دیکھنے گئے۔ ۹ بجے کے

قریب وہ لوگ شہر دیکہکر واپس ہوے۔ اوسوقت ہوا
نہایت تند چل رہی تہی اور دقت سے کشتیان جہاز سے
لگتی تہین بمشکل وہ لوگ اوترکر جہاز پر آئے۔ صبح سے عدن
پہونچنے تک تمام وقت خطوط نویسی مین گیا۔ رزیڈنٹ
حیدرآباد مسٹر کارڈری اور کرنل مارشل اور سید غلام محمد
بخشی اور محمد شرف الدین اور مرزا واحد علی بیگ اور چند
اور احباب کو خطوط روانہ کئے گئے۔ قریب دس بجے
رات سے ایک معلّم جہاز قوم عرب عبداللہ نامی عدن سے
اس جہاز پر ساتہہ ہوے ہین اور موافق معمول جہازرانی
کا کام اون کے سپرد کیا گیا ہے۔ جدے تک وہ ساتہہ
رہین گے اور وہان سے دوسرے ساتہہ ہونگے یہہ
ہمیشہ کا معمول ہے کہ عدن سے سویز تک چونکہ پہاڑ زیادہ
ہین ایک معلّم عربی جہاز پر رہنمائی کے واسطے ہمیشہ ساتہہ

رہتا ہے اونکی رہنمائی اور حکومت خوشی سے قبول نہین کیجاتی بلکہ بہ مجبوری اون سے وہ کام لیا جاتا ہے۔ یہہ علم انگریزی اور اٹالین زبانین خوب جانتے ہین بلکہ اون کا کل لہجہ اٹالین اور انگریزی مین عربی کے موافق ہے۔

۸ اپریل مطابق ۱۳ رجب روز جمعہ شب کو ۱۱ بجے جہاز کا لنگر اوٹہا آج صبح سے دونون طرف پہاڑ نظر آتے ہین۔ آٹہہ بجے تک چار پانچ جہاز عدن کے طرف جاتے ہوے نظر آئے۔ آج ہوا صبح سے خوب چلتی ہے اور ٹہنڈی معلوم ہوتی ہے۔ پیرم سے ریڈسی شروع ہوتی ہے جسکو عرب بحر قلزم کہتے ہین۔ رات کو میری کیابن مین بہت زور سے پانی آگیا تہا تمام بوٹ اور صندوق تر بتر ہوگئے۔ آج گیارہ بجے گوڈ فرایڈے کی نماز ہوئی۔ اکثر لوگ ریڈسی کی گرمی کے خوف مین بہت مبتلا تہے لیکن ہنوز کچہہ گرمی

نہین ہے۔ ہوا بہت خوب ہے آج کوبرن صاحب
گوڈفرایڈے کی وجہ سے روزے سے تھے۔ آج تک
بمبی سے ہمارا جہاز ہر روز حسب تفصیل ذیل چلا۔

روز اول	۲۸۵	میل
” دوم	۲۷۹	”
” سوم	۲۱۵	”
” چہارم	۲۷۵	”
” پنجم	۲۸۹	”
” ششم	۲۸۱	”
” ہفتم	۲۸۱	”
” ہشتم	۲۸۵	”
” نہم	۲۸۸	”

آج چورٹ پینے کی کوٹھری مین ایک اشتہار لگایا گیا
اوس اشتہار کے مطابق شب مین کچھہ تماشے ہون گے
بہرحال انگریز لوگ دل بہلانے کے لئے کچھہ نہ کچھہ تماشے
ہر روز جہاز پر کیا کرتے ہین۔ مغرب کے وقت اکثر
ڈالفن مچھلیان بکثرت نظر آئین۔ ان مچھلیون کی عادت ہے

کہ جہاز کے دور دور آگے چلے جاتے ہین - آٹھہ کشتیان جنمین
ایک اسٹیمر اور باقی پال کی تہین صبح کو آٹھہ بجے داہنے
جانب ریت مین پہنسی ہوئی نظر آئین - ترل صاحب پادری
جو اس جہاز مین ہمسفر ہین بیان کرتے ہین کہ مین ان کو آٹھہ برس
سے اسیطرح سے پہنسی ہوے دیکھتا ہون -

۹ - اپریل مطابق ۱۴ - رجب روز شنبہ - شب گذشتہ
کیابن مین گرمی تہی لیکن ڈک پر اچہی ہوا چلتی رہی - جسی ریڈ سی
کی گرمی ہم سنا کرتے تھے فضل خدا سے ویسی گرمی اتبک
نہین معلوم ہوئی - نو بجے شب کو کچھہ پہاڑ نظر آئے کہ جنکو
بارہ مصاحب کہتے ہین - ان کے اس نام سے مشہور ہونیکا
یہہ سبب بیان کرتے ہین کہ حضرت عیسے کے بارہ حواریئین
تھے اون مین سے ہر ایک اس پہاڑ پر رہا کرتے تھے -
اور یہہ پہاڑ اتبک اونہین کے نام سے مشہور ہین اور

انکو بارہ صاحب سے کہتے ہین۔ آج حسب معمول بکفست اور لنچ کے بعد اسکٹل کہیلنے کے واسطے ایک چندہ مقرر کیا گیا اور سب نے فی آدمی ایک روپیہ چندہ لگا کر دوسے دو درجے کا انعام مقرر کیا چنانچہ دو انعام اوس چندہ کے اور ایک انگوٹہی میرے طرف پہلا انعام مقرر تہا اوس کہیل کا یہہ قاعدہ تہا کہ ہر ایک جانب دو دو آدمی جسمین ایک جنٹلمین اور ایک لیڈی ہو آخر مین جو فریق جیتے اوسمین انعام پانیکی وہ لیڈی مستحق ہوگی چنانچہ وہ شرط حسب تفصیل ذیل ختم ہوئی۔ اور اس کہیل مین ایک ایک جنٹلمین اور ایک ایک لیڈی بارہ ۱۲ جوڑ مقرر تہے۔

اول انعام — ایک پادری صاحب کی لیڈی

دوسرا انعام — مس انیٹ نٹ نے حاصل کیا

آج تمام دن بہت خوبی سے گذرا گرمی کا جو خوف تہا وہ

بالکل معلوم نہین ہو اِلینچ کے بعد لیڈیان بہت دیر تک پینویم
وغیرہ بجاتی رہین۔ کرنل رنیڈ پنجاب کے علاقہ کے جو
اب پنشن لیکر ولایت جاتے ہین اور کرنل نگر یگر علاقہ
تو پخانے کے ان دونو کو اکثر شطرنج کھیلنے کا بڑا شوق ہے
مین سمجھتا تھا کہ یہہ لوگ فوجی علاقے کے ہین اس کھیل مین
زیادہ مشاق ہونگے اسلئے کہ اس کھیل کے اصول بالکل
اصول جنگ سے مشابہ ہین لیکن ہمیشہ یہہ لوگ کچھہ نہ کچھہ غلطی
سے بازی ہار جاتے ہین۔ مجھے ایک زمانہ ہوا کہ اس کے
کھیلنے کا اتفاق نہین ہوا لیکن جہاز مین بیکاری کی وجہ سے
اکثر اسکے کھیلنے کا اتفاق ہوجایا کرتا ہے۔ ہمارے اور
اونکے کھیل کی ترکیب مین تھوڑا بہت فرق ہے۔ مثلاً
ہر ایک گھر کا پیادہ دو گھر چلتا ہے اور کسی گھر کا بھی پیادہ
جب اوپر کسی مہرہ بیٹھنے کے مقام پر پہونچتا ہے تو وہ

وزیر بنتا ہے۔

۱۰ اپریل مطابق ۱۵ رجب روز یکشنبہ۔ شب کو زیادہ گرمی تہی لیکن تاہم ہمارے شہر کے موافق نہ تہی کیابن مین تہرمامیٹر ۸۷ درجے اور ڈک پر ۸۲ درجے تہا۔ اکثر اس سے زیادہ گرمی کبہی کبہی ہمارے شہر مین ہوا کرتی ہے۔ اس مقام مین سمندر بہت عریض اور پانی کا رنگ گہرا نیلا معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ یہان سے کچہہ پہاڑ نظر نہین آتے۔ صبح کو ایک اسٹیمر پی انڈا و کمپنی کا مسمی ٹامس بمبئی کے طرف روانہ ہوا۔ آج جہاز پر سب جہنڈیان اور نشان چڑہائے گئے ہین آج کے تہوار کی عیسائی لوگ زیادہ عظمت و توقیر کرتے ہین اور ایک قسم کی اون کی عید ہے۔ کہتے ہین کہ آج ہی کے روز حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان پر تشریف لے گئے ہین۔ آج گیارہ بجے سبہون نے ملکر نماز پڑہی اور بعد نماز کے اون کے

پادریون سے نے وعظ بیان کیا۔ آسمان پر غلیظ ابر آگیا ہے اس سبب سے تہوڑی تہوڑی گرمی معلوم ہوتی ہے۔ ہر روز گہڑی یعنے گہڑیال کو دس بارہ منت پیچہے ہٹانا پڑتا ہے۔ اس چودہ روز کے عرصہ مین حیدرآباد اور یہان کے وقت مین قریب دو ڈہائی گہنٹہ کا فرق ہوگیا ہے اور آیندہ ولایت تک اور فرق رہیگا۔ بارہ بجے یا کچہہ دیر بعد جدّہ داہنی طرف بہ یا پچاس میل سے چہوٹ جائیگا لیکن ہماری نظر مین نہ آئیگا شب گذشتہ کو سب خلاصی قسم قسم کے سوانگ لاکر جیساکہ محرم مین ہمارے شہر مین لاتے ہین بڑی دیر تک ناچتے اور کودتے رہے دریافت سے معلوم ہوا کہ ملک اٹلی مین کسی جگہہ زلزلے سے بہت سی جانین جان بحق ہوئین اسلئے اون کی بیبیون اور بچون کی پرورش کیواسطے ہر ایک جگہہ اور ہر ایک جہاز پر تماشے کرکے

چندہ جمع کرتے اور اونکو پہونچاتے ہین۔ اس خیال سے نے
میرے دل پر قومی ہمدردی کا بہت بڑا اثر پیدا کیا۔ اور مین نے
خیال کیا کہ جو قوم آج کل صاحب اقبال اور صاحب مال ہے
وہ محض قومی ہمدردی اور اتفاق کے باعث سے ہے
برخلاف اسکے جسقدر کہ ہمارے ملک مین ہر ایک بات
کی محتاجی اور ضرورت ہے وہ صرف اسی نااتفاقی اور
بغض وحسد کے سبب سے ہے۔ خیال کرنے کی جگہہ ہے کہ
جہاز کے خلاصی جو بیچارے آٹھہ پہر تک ایک منٹ بہی
آرام مین نہین رہتے اور ہمیشہ کوئی گھڑی بہی اون کو بغیر
کام کے نہین گذرتی باوجود ایسی محنت کے اپنی قوم کے
واسطے جہاز پر ایسی خوشی سے چندے کا اہتمام کرین اور
قومی ہمدردی کے نمونے بنین اور ہم لوگ باوجود ہزارون
عیش وآرام کے ساتھہ فراغت سے رہتے ہین کے بالکل اسکے

برعکس ہون۔ آج کے دن اور شب کو کسی قسم کا کھیل یا تماشہ
نہو گا اسلئے کہ اتوار کے دن کو متبرک سمجھتے ہین اور اس روز
کوئی کھیل یا تماشہ نہین کرتے ہین۔

۱۱ اپریل مطابق ۱۶ رجب روز دوشنبہ۔ گذشتہ
شب کو ایک بجے کے قریب بارش ہوئی جسکے سبب سے
ہوا صبح کو نہایت سرد معلوم ہوتی ہے۔ پانی کو شب سے
زیادہ جوش معلوم ہوتا ہے۔ اور سویز کے قریب نکلنے کے
سبب سے آج سے بالکل موسم بدل گیا ہے نہ وہ تپش ہے نہ گرمی
ہے نہ حبس ہے سرد ہوا چل رہی ہے اور جتنے گرم کپڑے
پہنے جائین آدمی متحمل ہو سکتا ہے۔ آج شب کو بال ہے
لیکن لیڈیان اور جنٹلمین یہہ خیال کرتے ہین کہ اگر ہوا اسقدر
رہی اور پانی کو ایسا ہی تلاطم رہا تو بال بمشکل ہوگا۔ ہوا کا
اسقدر زور ہے کہ ڈک پر کھڑا نہین ہوا جاتا۔ کوئی شخص اس

جہاز مین آج تک فضل خدا سے بیمار نہین ہوا فقط ایک انگریز
کے چھہ برس کے لڑکے کو تپ آگئی تہی وہ بہی فضل خدا سے تندرست
ہوگیا۔ ہوا کا اسقدر زور ہے کہ ڈک پر یا کیابن مین کھڑا نہین
ہوا جا سکتا۔ ۹ بجے برکفسٹ کے وقت اسقدر پانی کو جوش اور
ہوا تہی کہ دو تین مرتبہ سمندر کی موجین ڈائننگ روم کے
کھڑکیون کے اوپر سے گذر گئین بلکہ یہانتک کہ ڈک کے قریب
تک موجین آتی تہین۔ سب دروازے ڈائننگ روم کے
بند تہے اگر بند نہ ہوتے تو تمام پانی اندر چلا آتا آج برکفسٹ
آدہے گہنٹے کے بعد ہوا اسلئے کہ سویز پہونچنے کو ایک روز
باقی ہے ہندوستانی کہانا پکایا گیا ہے تاکہ سب اہل جہاز
اس کہانے کے ذائقہ سے واقف ہو جائین اکثر یورپین
بڑی رغبت سے ہمارے کہانے کو پسند کرتے ہین۔ ۳ بجے
دن سے ساڑہے پانچ بجے تک سب اسکٹل کا کہیل کہیلتے رہے

پانچ بجے شام کو ہم ایسی جگہ پہ پہونچے جہان سے سویز صرف ۴۸ گہنٹہ کی راہ رہ گیا ہے۔ یہان عجیب و غریب پہاڑ دیکہنے مین آئے جو دو بجنسہ یہ معلوم ہوتے ہین کہ دو کشتیان چلی آرہی ہین اور اوس مین ایک پر لئیٹ ہوس بنا ہوا ہے جو کہ معلوم ہوتا ہے کہ کشتیون کی چمنی سے ہے۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ یہہ دونون پہاڑیان دو بہائیون کے نام سے مشہور ہین جنکو سب لوگ برادرز کہتے ہین اور اوسپر لئیٹ ہوس اسواسطے بنایا ہے کہ جہاز اوسطرف نہ چلے جائین۔ لیکن خدا کی قدرت سے وہ پہاڑ ایسے بنے ہوے ہین کہ قریب پہونچنے تک اونپر پہاڑ کا گمان نہین ہوسکتا فقط دو کشتیان معلوم ہوتی ہین۔ ۶ بجے ایک جہاز مسمی بابر۔ عدن کے طرف جاتا ہوا قریب سے نظر آیا۔

۱۲ اپریل مطابق ۱۷ رجب روز سہ شنبہ جس بال کا

اشتہار دو تین روز قبل دیا گیا تہا وہ شب کو مقرر تہا
اگرچہ ہوا کے خوف سے گمان تہا کہ شاید ڈنس نہو سکے گا
لیکن شام سے ہوا اور سمندر کی موجین کم ہوگئی تہین اور ڈنر
کے بعد پانچ بجے ڈنس شروع ہوا سب جہاز کے افسر اور
تمام اہل جہاز شریک تہے جہاز کے بعض بعض افسر بہی ناچے
یہہ بال بہت اچہا اور بارونق معلوم ہوتا تہا جہاز کا چلتا جانا
ہوا کا چلنا موسم کا موافق ہونا اور ایسے موقع پر اس بال
کا ہونا عجیب وغریب لطف دکہاتا تہا اگرچہ اکثر کئی مرتبہ
بال کے دیکہنے کا اتفاق ہوا ہے لیکن جہاز پر جو یہہ لطف
حاصل ہوا ویسا لطف آج تک کبہی حاصل نہین ہوا تہا۔
چونکہ سب اہل جہاز نے مجبوری سے مجہے اوسکا پیٹرن (سرپرست)
بنایا تہا اس وجہ سے اون کے رفرشمینٹ وغیرہ کا اور
اوسکے اخراجات کا اہتمام مجہے کرنا پڑا اور مسٹر رالی جو مدرسۃ العلوم

علیگڑھ کے پروفیسر ہین اس جہاز مین ہمسفر ہین صاحب موصوف
نے اسکا سب اہتمام بہت خوبی سے کر دیا - ۱۱ بجے
شب تک یہہ جلسہ بڑی رونق سے ہوتا رہا۔ شب سے
دونون جانب پہاڑ نظر آرہے ہین ان پہاڑون مین داہنے
جانب کوہ طور قریب ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے -
یہان سے سویز سو میل ہے - آج تین یا چار بجے تک
وہان جہاز پہونچیگا - صبح سے سردی زیادہ ہے تمام لوگ
ہلکے لباس اوتار کر توئیٹ کے لباس پہنے ہوے ہین
یک بیک موسم بالکل بدل گیا ہے فضل خدا سے
جہاز پر کوئی بیمار نہین ہے دن مین دو تین مرتبہ جہاز کو
صاف کرتے ہین آسمان پر جاڑون کی فصل کے موافق
ابر معلوم ہوتا ہے اور نہایت ہی خوشنما نظر آتا ہے -
ہر ایک جگہہ موسم مین کسیقدر اختلاف ہے اس موسم

مین ہمارے شہرون مین مارے گرمی کے برا حال ہو گا۔
اور دو روز پہلے تک یہی حال ہمارے جہاز مین بہی تہا
کل سے یکایک سردی ہوگئی اور بغیر گرم لباس کے
رہا نہین جاتا۔ آج تہرمامیٹر صبح کو ۷ بجے ۶۲ درجے
تہا۔ مسٹر ڈکاسٹر نے جنکا حال گوا جانے کا پہلے درج ہوچکا ہے
ایک کتاب پیش کی اور چند شعر لکہدینے کی درخواست
کی اون کے حسب خواہش ذیل کے دو شعر اور اپنا
نام ونشان لکہدیا۔

شعر

کافر عشقم مسلمانی مراد رکار نیست	ہر رگ من تار گشتہ حاجت زنار نیست
ما اسیران را تماشائے چمن درکار نیست	داغہائے سینۂ ما کمتر از گلزار نیست

مسس ڈنیگل نے جو ایک پادری صاحب کی بی بی ہین اپنی

ایک یادداشت کی کتاب پیش کی جسمین حسب خواہش اون کے اپنا اڈرس وغیرہ لکھدیا گیا۔ ایک جہاز آٹھہ بجے صبح کو عدن کے طرف جاتا ہوا نظر آیا اور بہت قریب سے گیا ۴ بجے کے قریب جہاز بندر سوئیز مین داخل ہوا اور لنگر کیا جہاز کا لنگر ہوتے ہی تمام انگریز لوگ ملاقاتی اور بیوپاری کچھہ سامان وغیرہ لیکر جہاز مین بھر گئے اوسوقت وہ کشمکش جہاز پر ہوگئی کہ گویا بازار لگ گیا ہے اور معمول ہے کہ جہان کہین جہاز کا لنگر ہوتا ہے بیچنے والے ایسے ہی جمع ہو جاتے ہین۔ مجھے چونکہ بالاڈینو جہاز سوئیز سے چھوڑ دینا تھا اپنا ضروری اسباب لیکر پانچ بجے جہاز سے اوترکر خانگی کشتی مین سوار ہوا اور باقی اسباب مع چار نوکرون کے سیدھے نیپلس کو روانہ کردیا۔ چونکہ وہین جہاز مین بارہ روز تک سفر کا اتفاق ہوا تھا اور تمام اہل جہاز

ملازمین اور مسافر نہایت اخلاق اور محبت سے پیش
آتے تھے کشتی مین میرے سوار ہونے پر تمامی اہل جہازنے
ملکر اسقدر ہُرّا ہُرّا کا نعرہ بلند کیا کہ جسکا بیان نہین اگرچہ
اس بات کا بیان کرنا مین خاص اپنے لئے مناسب نہین سمجھتا
لیکن مجھے اسکے ذکر سے لوگون کے اخلاق اور محبت کا
ظاہر کرنا مقصود ہے کہ اتنے ہی عرصہ مین کسقدر وہ لوگ
اخلاق او محبت سے پیش آنے لگے تھے۔ ہماری کشتی بندر
سویز کو روانہ ہوئی اور جہاز بالا ڈنیو بھی اسیوقت سویز کینال
مین سے روانہ ہو گیا۔ آدھے گھنٹہ مین ہماری کشتی بندر
مین پہونچی۔ کشتی سے اتر کر تھوڑی دور آگے بڑھنے پر
ایک جگہہ کسٹم ہوس کی ہے جسکو ہمارے شہر مین کروڑ
گیری کی چوکی کہتے ہین۔ سویز چونکہ خدیو کی تحت حکومت
ہے خدیو کی جانب سے کروڑ گیری کے لوگ وہان بتقرر ہین

ہمارے اسباب مین سے فقط ایک صندوق دیکہکر باقی
سب اسباب لیجانے کی اجازت دیدی وہان کروڑگیری
مین صرف تمباکو اور چاء اور کافی لیجانے کی سخت ممانعت
ہے۔ باقی اور کسی چیز کو نہین دیکہتے۔ وہان سے قریب
ایک ہوٹل مسمی سوئیز ہوٹل مین جاکر فروکش ہوا۔
بندوبست ہوٹل کا اچہا ہے تمام عرب لوگ کہانا پکاتے
ہین اگرچہ سب انگریزی قسم کا کہانا تہا لیکن وہ بہی مزیدار
تہا فی نفر یومیہ ۱۳ شلنگ مقرر ہے اور حمام اور دوسرے
ضروری باتون کی حسب تفصیل ذیل مقرر ہے۔ کل حساب
کا تصفیہ ٹارئف کے مطابق کیا گیا۔ شب کو ۷ بجے ڈنر
دیا گیا۔ ڈنر مین دوسرے مسافرین اور ہم سب ملا کر قریب
۱۷ یا ۱۸ کے تہے۔ نرخ بازار کا بہت گران ہے گوشت
۱۲ بارہ سیر پیاز فی پیسی ایک عدد ملتی ہے۔ ایسی ہی کل چیزین

گران بکتی ہین مٹھائی نہایت عمدہ اور خوشبودار اور بامزہ بنتی ہے۔ مٹھائی مین انواع و اقسام کے جانورون کی تصویرین بناتے ہین۔ افسوس ہے کہ باوجود اسقدر صرف کثیر کے بہی چارہ وغیرہ کا دودہ تازہ نہین ملتا ہے سب ٹین کے ڈبون مین بند کیا ہوا ملتا ہے۔ اکثر یہان کے باشندون کی مادری زبان تو عربی ہے لیکن بہت سے انگریزی جانتے ہین اردو زبان یہان کوئی نہین جانتا فقط عربی انگریزی جانتے ہین۔

۱۳۔ اپریل مطابق ۱۰۔ رجب روز چہارشنبہ

حسب معمول صبح کو اوٹہکر چاہ وغیرہ پیکر بستی دیکہنے کا اتفاق ہوا یہہ جگہہ موقع کی ہے اور مکانات وغیرہ قرینے سے بنے ہوے ہین لیکن بہت صاف نہین ہے دوکانین بہی ضرورت کے لایق سلیقے سے ہین بستی دیکہکر

ہوٹل مین واپس آیا اور بریکفسٹ کہا کر ریل پر جانے کے
واسطے اسباب وغیرہ درست کیا گیا۔ قاہرہ کو ریل
۹ بجے جانے والی تہی اسلئے ۹ بجے اسٹیشن کو روانہ
ہوے۔ نائب گورنر سویز مسمی رشید بے اور مسٹر
جیمس کمانڈنگ سویز ملاقات کے لئے ہوٹل مین تشریف
لائے۔ گورنر ممدوح عربی کے سوا کوئی زبان نہین
جانتے نہایت عمدہ اور خوش اخلاق آدمی ہین مسٹر
جیمس انگریزی مین ترجمہ کرتے جاتے تہے۔ ہوٹل
سے اسٹیشن تک گورنر ممدوح میرے ساتھ تشریف
لائے گاڑی کی روانگی مین کسیقدر عرصہ تہا اسوجہ سے
ایک مکان مین جو اسٹیشن سے قریب تہا لیجاکر بٹہلایا
اور چاء سگرٹ وغیرہ پیش کئے اور ایک خط میری
نسبت خدیو مصر کو دیا مین نے اونکا شکریہ ادا کیا

اور ۹ بجے گاڑی ہماری قاہرہ کو روانہ ہوی۔ موسم
یہان کا بہت اچھا ہے۔ یہان کا جاڑا ہمارے شہر کے
جاڑے کے موافق ہے۔ یہہ ٹرین فی گھنٹہ ۳۰ میل چلتی ہی
گاڑیان کچھہ بہت عمدہ نہین ہین۔ سوئیز سے قاہرہ تک
سرزمین ہمارے ملک کے موافق ہے اور زراعت
وغیرہ ویسی ہی کثرت سے ہے جیسے دہلی سے پنجاب
تک ہوا کرتی ہے زمین بہت زرخیز اور سرسبز ہے
سوئیز سے اسمعیلہ تک سرزمین ایسی ہے کہ جیسے حیدرآباد
سے گلبرگہ شریف تک ہے یہان دو تین مہینے کے بعد
بارش ہوتی ہے یہان کی تمام زراعت نہرون کے پانی
سے ہوتی ہے اور یہہ نہرین دریائے نیل سے لائی گئی
ہین۔ ۱۱ بجے اسمعیلہ پہونچے۔ یہہ جگہہ بہی اسٹیشن سے
بہت قریب ہے دور سے دیکھنے سے معلوم ہوتا تہا

کہ شہر بہت اچہا ہے طل الکبیر کا اسٹیشن ملا جہان کہ
عربی پاشا اور سرکار انگلشیہ کی فوج سے
بہت بڑی لڑامی ہوئی تہی وہ جگہہ کہ جہان عربی پاشا
کے مورچون پر رات کے وقت حملہ کیا گیا تہا اسٹیشن
روڈ سے قریب نظر آتی تہی - اسٹیشن ماسٹر نے وہ سب
جگہین دکہلائین اور سرکار انگریزی کے جتنے سپاہی
اوس جنگ مین کام آئے تہے اون سب کی قبرین
سڑک سے بہت قریب بنی ہوئی نظر آئین - یہان بعض
بعض وقت ہوا کا ایسا انڈہر چلتا ہے کہ ریت اوڑ اوڑکر
چہوٹے چہوٹے پہاڑ کے ٹیلے بن جاتے ہین - مین نے
بچشم خود وہ ٹیکرے دیکہے ہین دوسرے اسٹیشن سے
ہمارا جہاز بالاڈنبو جسے ایک روز پیشتر چہوڑا تہا سوئیز
کینال مین جاتا ہوا نظر آیا - ۲۰ بجے ایک جگہہ ۲۰ منٹ

گاڑی ٹھہرتی ہے۔ وہان لنچ کہایا گیا۔ وہان بہی تمام پکانے والے اور نوکر عرب تہے۔ کہانا نہایت مزیدار اور عمدہ تہا۔ جس ٹرین مین مین سوار تہا اوس مین برادر خدیو مسمی حسن پاشا بہی رک زاگا اسٹیشن سے سوار ہوے۔ ہماری ٹرین ۴ بجے قاہرہ پہونچی۔ اسٹیشن پر ہر ایک ہوٹل کے مینجر موجود تہے۔ جن کی ٹوپیونپر اون کے ہوٹلون کا نام لکہا تہا اور اون کے ہوٹلون کے بڑے بڑے گاڑیان اون کے ساتہہ تہین پہلے سے شیپرڈ ہوٹل مین اوترنیکا انتظام ہوگیا تہا اسلئے اوسی ہوٹل کی گاڑی مین مع تمام اسباب اور جملہ ہمراہیون کی سوار ہوکر ہوٹل مین داخل ہوا۔ گاڑی اسقدر بڑی تہی کہ سولہ ۱۶ سترہ ۱۷ آدمی اوس مین فراغت سے بیٹہہ سکتے تہے ہوٹل خوب آراستہ اور ہر ایک چیز اوسکی بہت صاف اور باسلیقہ تہی ہاتہہ منہہ دہو کپڑے

یہین گاڑیون مین سوار ہوکر شہر دیکہنے گیا۔ یہہ مقام یعنے
شہر قاہرہ مصر کا پائے تخت ہے۔ مکانات اور عمارتین
یہان کی بہت صاف اور وضعدار ہین سڑکین اکثر
وسیع اور مکانات سہ منزلہ چار منزلہ ہین اکثر اسکے
مکانون اور سڑکون مین بمبئی کے قلعے کی وضع ملتی ہے
گاڑیون کی بہت کثرت ہے اور گاڑیون مین گہوڑے
نہایت عمدہ اور زبردست اور خوبصورت نظر آئے
اکثر جوڑیان ہین اور کرایے کی جو معمولی گاڑیان ہین
وہ بہی نہایت درست اور گہوڑے اون کے بہت
عمدہ ہین۔ ہر قسم کی تجارت کی چیز یہان موجود ہے
شہر کو دیکہتا ہوا قلعے مین جہان کہ اب انگریزی فوج ہے
گیا وہان ایک مسجد محمد علی پاشا کی بنا کی ہوئی نہایت
عالیشان قابل دیکہنے کے ہے۔ تمام مسجد مین عمدہ پشمی

قالین کا فرش ہے اور اوسکی سب چہت اور دیوار روغن
طلائی کا کام نہایت صنعت اور خوبصورتی سے کیا گیا ہے
مسجد بہت وسیع اور خوبصورت ہے تخمیناً دس ہزار
آدمی اوس مین نماز پڑہ سکتے ہین اور یہہ مسجد ایسی بلند
جگہہ پر واقع ہوئی ہے جہان سے تمام شہر قاہرہ صاف
نظر آتا ہے۔ مسجد کے صحن مین تمام فرش سنگ مرمر کا
نہایت عمدہ بنا ہوا ہے اور وسط صحن مین ایک باؤلی
بہت خوشنما بنی ہوئی ہے جسکے چارون طرف پانی
لینے کے لئے نل لگے ہوے ہین۔ وہان سے لوٹ کر
پبلک گارڈن مین گیا۔ یہہ باغ خدیو کا بہت خوبصورت
بنایا گیا ہے اور ہر روز خدیو کی فوج کا بیانڈ اوس مین
بجایا جاتا ہے۔ ٹہیک یورپ مین بیانڈ کے موافق بجاتے
ہین۔ اور اوس باغ مین اکثر جگہون پر شامیانے وغیرہ

لگے ہوے ہین اور عرب اور ترک دف وغیرہ
بجاتے ہوے بیٹھے رہتے ہین۔ ہر ایک مقام پر چہوٹے
چہوٹے میز لگے ہوے ہین اور ہر قسم کا شربت مثل چاء قہوہ
وغیرہ کے ہر وقت موجود رہتا ہے۔ اکثر یہودیون اور
فرانس وغیرہ کی عورتین بہی وہان جمع رہتی ہین۔ وہان سے
قریب ۷ بجے ہوٹل مین پہونچا ڈنر وغیرہ سے فارغ ہوکر
سوگیا ریل کی خستگی تہی اسوجہ سے جلد نیند آگئی۔

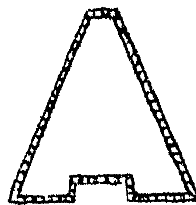
۱۴ اپریل مطابق ۱۹ رجب روز پنجشنبہ۔ صبح کو
حسب عادت اوٹہکر گاڑی مین سوار ہوکر شہر وغیرہ
دیکہنے گیا۔ آج ہی کے دن ۱۰ بجے خدیو مصر کی ملاقات
کا وقت مقرر تہا بیرنگ صاحب بہادر گورنر قاہرہ
خدیو کی جانب سے ایک عمدہ گاڑی لیکر پانچ منٹ پہلے
سے تشریف لائے اور اوہنین کی گاڑی مین اپنے ہمراہ خدیو کے

قصر مین لے گئے۔ میرے ہمراہ پورا اسٹاف مع وردی
کے ساتھہ تہا گاڑی سے اُترتے وقت ایک افسر خدیوی
جانب سے آکر ہمکو اوپر لے گیا اور خدیو مصر توفیق پاشا
نے لب فرش تک تشریف لاکر ملاقات کی۔ پہلے بیرنگ
صاحب نے مجھسے ملاقی کرایا بعد مین مین نے اپنے ہمراہیوں سے
ہر ایک کی ملاقات خدیو ممدوح سے کرائی چند منٹ کے
بعد قہوہ اور سگرٹ کی تواضع ہوئی۔ خدیو ممدوح انگریزی
کم جانتے ہین۔ اکثر فرنچ اور عربی مین گورنر صاحب سے
ہمکلام رہے اور صاحب موصوف اوسے مجھے انگریزی مین
سمجہاتے رہے تخمیناً ۲۰ منٹ تک ہمکلام رہے۔ رخصت
کے وقت پہر لب فرش تک تشریف لائے اور ہر ایک
سے ہاتہہ ملاکر رخصت کیا۔ ہر چند مین نے اون سے اس
تکلیف فرمائی کا عذر کیا لیکن جناب ممدوح نے اپنے

اخلاق اور نوازش سے اوسی طرز سے ملاقات فرمائے
جیساکہ رئیسون کے شایان ہے۔ افسوس ہے کہ ہمارے
ملک کے لوگ تہوڑی سی حکومت اور ثروت پر اخلاق
اور تواضع کو بالکل چہوڑ دیتے ہین۔ پولیس بہت اچہی
ہے انگریزی پولیس سے کسیطرح کم نہین بلکہ تمام جوان
قد و قامت شکل و شمائل مین بالکل یورپین کے مشابہ
ہین ملک کا نظم و نسق اور صفائی وغیرہ دیکہنے سے
بہت درست پایا گیا۔ کانسرٹ کے مکان بہت ہین
ویسے ہی تھیٹر ہوز مین برابر دوکانین ہین سامنے
سنگ مرمر کا فرش ہے۔ یہہ قاہرۂ جدید ہے اور
قاہرۂ قدیم یہان سے کچہہ میل فاصلے پر ہے۔ ملاقات
کے وقت جناب خدیو نے ارشاد فرمایا کہ جب آپ
پیرامڈ (اہرام مصری) دیکہکر واپس ہون تو اوسیوقت

راہ مین میرا ایک مکان ہے اوسی بہی ملاحظہ فرمائین
چنانچہ واپس ہوتے ہوے اوس باغ مین گیا لیکن اتفاق
سے جو لوگ جناب خدیو کے جانب سے مکان معائینہ
کرانے کے واسطے بہیجے گئے تہے وہ جس دروازے پر
تہے اوس دروازے سے ہم لوگ نجاکر دوسرے دروازے
سے باغ مین داخل ہوے ہرچند کہ اندر کا مکان دیکہنے کا
اتفاق نہین ہوا لیکن باغ اور بیرونی مکانات دیکہے
جو آدمی کہ باغ اور مکان رکہتا ہو وہ خیال کرسکتا ہے کہ اندر
کیا کچہہ عمدگی نہوگی - باغ مین طرح طرح کے حوض پہاڑی
وضع پر بنے ہوے ہین اور اون مین کشتیان پڑی ہوئی
ہین - چہوٹے چہوٹے سمندر کے تہر موقع سے دونون طرف
مٹرک سے جہائے ہوے ہین - پراڈ یہان سے دس
میل کے فاصلے پر ہے - یہہ مقام اس شہر مین بہت مشہور

اور بہت قدیم عمارتون مین عجائبات سے شمار کیا جاتا ہے۔ اس عمارت کو بنے ہوے ۴ ہزار برس ہوے ہین ہرروز ایک گھنٹہ مزدور کام کرتے تھے اور بیس برس کے عرصہ مین تیار ہوا ہے۔ بلندی اسکی ۴۷۰ فٹ ہے اور عرض اسکا فٹ ہے۔ اس مین ایک زینہ ہے جس سے اوس کے اندر داخل ہوتے ہین اور اندر قبر اور کچھہ مکان ہین۔ زیادہ تاریکی کے سبب سے چراغ کی روشنی کے ذریعہ اندر جاتے ہین۔ یہہ وہی مقام ہے جہان کہ فرعون حضرت موسے علیہ السلام کے زمانے مین غرق ہوا ہے۔ اکثر لوگ قدیم عمارت ہونے کی سبب اوسکی بڑی تعریف کرتے ہین۔ لیکن میرے خیال مین سواے اسکے کہ قدیم عمارت ہے کوئی بات نادر اور عجائبات سے وہان نظر نہین آئی۔



نقشۂ پرامڈ

۱۵ اپریل مطابق ۲۰ رجب روز جمعہ۔ صبح ۷ بجے
اسٹریچ فارم دیکھنے گیا وہ جگہہ کوئی دس میل شہر سے
ہے لیکن افسوس ہے کہ اوس جگہہ کے اوسوقت مقفل
ہونے کی وجہ سے اوسکے دیکھنے کی نوبت نہ آئی۔ وہانسے
آدھے میل کے قریب ایک مقام ہارنوپلس مشہور ہے
وہان فقط ایک ستون بہت قدیم بنا ہوا نظر آیا کچھہ
حروف نامعلوم اوسپر کندہ ہین اور کچھہ جانورون کی
شکلین اوس کے چارون طرف بنے ہوے ہین اکثر
وہان لوگ بیان کرتے ہین کہ حضرت موسے علیہ السلام کا

عقدا اسی درخت کے نیچے ہوا ہے واللہ اعلم۔ واپس ہوتے ہوئے
راہ مین ایک باغ ہے جسکا نام میمری گارڈن ہے اوس
باغ مین ایک درخت ہے جو گولر کے درخت کے
مشابہ ہے مگر گولر کا نہین ہے اوسپر سیکڑون نام کھودے
ہوے اور لکھے ہوے تھے۔ اکثر جو لوگ وہان دیکھنے
جاتے ہین اپنا نام اوسپر لکھدیتے ہین۔ وہان مشہور رہے
کہ ابتدا مین ایک عورت اوس درخت کے نیچے سو گئی
تھی اوسپر ایک مکڑی نے ایسا جالا بنایا کہ وہ بالکل پوشیدہ
ہوگئی۔ ہرچند لوگون نے دہونڈہا لیکن نظر نہ آئی بعد اسکے
جب وہ عورت خواب سے بیدار ہوئی تو جالا چہوڑ کر باہر
آئی اور لوگون پر اس کیفیت کو ظاہر کیا انگریزی مین اس
درخت کو ورجن کہتے ہین۔ اوس کے قریب ایک باولی
ہے جس مین بکثرت پانی ہے اور اوسپر دو چرخ لگے ہین

مشہور ہے کہ بی بی مریم نے اوسکا پانی نوش فرمایا ہے
راستے مین لوٹتے وقت ایک مسجد ہے جسے خدیو حال
نے تیار کیا ہے اور ایک اصطبل بہی بہت بڑا بنایا ہے
لیکن خالی ہے۔ آج جمعہ کا روز ہونے کی وجہ سے
عجائب گہر بند تہا دیکہنے کا اتفاق نہین ہوا۔ آج قلعے
کی مسجد مین جسکا ذکر مین سابق مین کرچکا ہون بہت کثرت
سے نمازی جمع ہوتے ہین اور بہت بڑی جماعت سے
نماز ہوتی ہے اور بعد نماز کے درویش لوگ بڑی ریاضت
سے وجد و سماع کرتے ہین۔ ملاقات کے وقت جناب
خدیو نے ارشاد فرمایا تہا کہ مین اپنا ایک ایڈیکانگ
آپ کے ساتہہ کردونگا تاکہ وہ آپ کو یہان کے تمام
عجائبات دکہلائے۔ اس خیال سے کہ واپسی مین بہت
عرصہ ہوگا اون کو تکلیف دینا مناسب نہین سمجہا۔ ابھی

ہوٹل مین پہونچا دو فوٹوگراف بیرنگ صاحب کو بھیجے اکثر
لوگ یہان کے ٹرکیش باتھہ کی بہت تعریف کرتے ہین
لیکن مین نے نہایت خراب حالت مین دیکھا ازحد بدبو
اور غلیظ اور کثیف پایا باغ عامہ مین ہر روز بیانڈ بجا
کرتا ہے اور شام کو بہت سے لوگ وہان جمع ہوتے
ہین چاء اور قہوہ وغیرہ سب اوسوقت وہان ملسکتا ہے
باغ کے اندر ایک جگہہ ہے جسکو پتھر اور مٹی سے پہاڑ
کے نمونے کے طور پر بنایا ہے اکثر جنٹلمین وہان سے
گذرتے ہین۔ اور ایک طرف سے دوسرے طرف
نکل جانے کو راستہ ہے چاء قہوہ وغیرہ وہان بھی ملتا ہے
اکثر جرمن اور فرنچ کی عورتین وہان سربراہی کرتی ہین
شب کو یہان بڑی رات تک اکثر کاروبار ہوتا رہتا ہے
جناب خدیو نے اپنا فوٹوگراف مجھے مرحمت فرمایا

اور سفر کے واسطے اپنا خاص ریل کا ڈبہ جس مین وہ ہمیشہ
سفر کیا کرتے ہین عنایت کیا شب کو ساڑھے دس بجے
اوس گاڑی مین مین سوار ہو کر قاہرہ سے باآسایش تمام صبح
کو ساڑھے پانچ بجے اسکندریہ پہونچا۔

۱۶ اپریل مطابق ۱۲ رجب روز شنبہ صبح کو ساڑھے
پانچ بجے اسکندریہ پہونچا۔ اسٹیشن کے قریب ایک ہوٹل
مین ٹھہر کر منہہ ہاتہہ دہو چا وغیرہ پیکر خدیو مصر کا جہاز
دیکھنے روانہ ہوا چونکہ جناب خدیو کے جانب سے
پہلے ہی اوس جہاز کو حکم پہونچ گیا تہا اسلئے اوس جہاز
کے ایک لفٹنٹ صاحب مسمی ابراہیم مع چھوٹی کشتی
کے جس مین سب ملازمین سیلر (خلاصی) تہے حاضر تہے
صاحب موصوف مجھے کشتی مین بٹھلا کر جہاز پر لے گئے
جہاز پر اون کے کپٹن مسمی حسن بے نے آنکر مصافحہ کیا

اور اون سے کے گارڈ نے سلامی اوتاری تمام جہاز کا کپتان نے
نہایت عمدگی سے معائینہ کرایا ہر قسم کے فرش فروش
فرنیچر اور ہر نوع کی آرایش سے جیسا کہ چاہیئے وہ جہاز
آراستہ تہا کہ جسکی مین کچہہ تعریف نہین کر سکتا۔ اگرچہ
جہاز سراپس کے کہ جس مین پرنس آف ویلز ولایت
سے ہندوستان تشریف لائے ستہے دیکہنے کا اتفاق ہوا
لیکن سراپس کو اس خدیو کے جہاز سے کچہہ نسبت نہین۔
شائد کسی رئیس اور پادشاہ کا محل بہی اسقدر آراستہ
نہو گا۔ اس جہاز کا طول ۴۱۵ فٹ اور عرض ۴۰ فٹ
ہے۔ چالیس لاکہہ روپئے اسکی تیاری مین لگے ہین بیس
سال کا عرصہ ہوا کہ یہہ جہاز تیار ہوا ہے۔ اور چند سال
گذرے کہ چالیس فٹ اور زیادہ کیا گیا ہے۔ اس جہاز
کو انگریزی کاریگرون نے انگلنڈ مین تیار کیا ہے۔

اور تمام اہل یوروپ اسبات پر متفق ہین کہ دنیا مین
سب سے پہلے یہہ ایسا جہاز بنا ہے اور شاید آخر تک
ایسا ہی رہیگا - میرے جہاز کا معائینہ کئے تک اون کا
بیانڈ بجتا رہا - اور بیانڈ بجانے مین عربی زبان مین گاتے بہی
رہے جو سمجہہ مین نہین آیا لیکن دریافت سے معلوم ہوا کہ
بادشاہ کی سلامی بجاتے ہین یہہ طریقہ مجھے نہایت پسندیدہ
اور بہتر نظر آیا کہ اپنے بادشاہ کی سلامی خاص اپنے ملک
کی زبان مین اور اپنے راگ مین بجاتے ہین - جہاز سے
کشتی مین سوار ہوتے وقت پہر اون کے گارڈ نے
سلامی اوتاری اور اون کے کپتن نے نہایت اخلاق
سے مجھے رخصت کیا - اور اپنے ایک تصویر بطور یادگار
پیش کی - وہان سے کشتی مین سوار ہوکر اپنے جانیکے
جہاز مین آیا جسکا نام انپّا - پالمورا ہے - یہہ جہاز اگرچہ

پہلے جہاز سے بہت چھوٹا ہے لیکن کیابن وغیرہ بہت
درست اور صاف ہے۔ عرض ۲۵ فٹ طول ۲۷۰
فٹ ہے اور اس مین ۲۶۰۰ گہوڑے کی طاقت ہے
ٹھیک ۹ بجے نیپلس کے طرف جہاز روانہ ہوا۔ ۱۰ بجے
برکفسٹ ہوا۔ اور آج صبح سے سردی زیادہ معلوم
ہوتی ہے۔ سب لوگ گرم کپڑے پہنے ہوے ہین مسافرین
اس جہاز پر بہت کم ہین اسلئے کہ یہہ جہاز چھوٹا ہے
اور تھوڑا راستہ طی کرتا ہے۔

۱۷ اپریل مطابق ۲۲ رجب روز یکشنبہ۔ آج
اسپر لوگون کو بہت چکر ہے۔ سمندر کو زیادہ طغیانی ہی
کہانے کے میز پر صرف پانچ آدمی تھے۔ میرے ہمراہی کے
لوگ بہی تکلیف مین ہین لیکن بہت نہین۔ فضل خدا سے
ابتک میرا مزاج درست ہے جہاز مین لیڈیون کو زیادہ

تکلیف ہے اور میرے ہمراہیون سے اکثر دوساجی کو
زیادہ تکلیف ہوا کرتی ہے۔ ابر بہت ہے اور سردی
ایسی ہے کہ جھڑی کے موسم مین ہمارے شہر مین جیسی ہوا
کرتی ہے۔ حیرت ہے کہ جہاز کے کپتان آج خود کسیقدر بیمار
ہین۔ اکثر پرندے مثل ابابیل فاختہ وغیرہ کے جہاز کے
اطراف اڑتے نظر آتے ہین شاید یہان سے آبادی
قریب ہے۔ اس جہاز پر صرف دو وقت کہانا دیا جاتا ہے
برکفسٹ ۹ بجے اور ڈنر ۵ بجے اور اگر کوئی انگریز یا
ہندوستانی ہو تو لنچ بہی دیتے ہین لیکن ضرورت
نہونے سے درخواست نہین کی گئی۔ شب کو ساڑہے
سات بجے مین ڈک پر بیٹہا باتین کر رہا تہا کہ مجہسے تہوڑی
دور کے فاصلہ پر ایک بڑی ہل چل کی آواز آنے لگی
مین کیا سمجہا کہ کوئی مچہلی شاید کود کر جہاز پر آگئی ہے

جب ڈرتے ڈرتے کوبرن صاحب نے اوسکے پاس
جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک بلی نے دودہ کے برتن کے
خیال سے لوٹے مین سر ڈالدیا ہے اور وہ اوسمین پھنسی
ہوئی ہے۔ کوبرن صاحب لوٹے سمیت بلی کو میرے پاس
اوٹھا لائے۔ وہ اسقدر تلملای کہ صاحب ممدوح کے ہاتھ
کو اوسکے پنجون سے سخت خراشین پہونچین۔
بعد اسکے میرے ہمراہیون نے آکر بڑی مشکل سے اوسکے
سر کو لوٹے سے نکالا اور اس کشمکش مین سب کے ہاتھ اوسکے
پنجون سے زخمی ہوے اسلئے کہ وہ ازحد تڑپتی تہی۔

۱۸۔ اپریل مطابق ۲۳۔ رجب روز دوشنبہ۔

دو بجے رات سے شمالی ہوا اس شدت سے چل رہی
ہے کہ جہاز کا حال بہت ہی خراب ہے۔ ڈک سے
اونچا پانی نظر آتا ہے۔ ڈک تو کیا جہاز کے اندر بہی لوگ

بڑی مشکل سے چلتے پھرتے ہین میرے ہمراہیون کا مزاج بہت
ہی خراب ہے۔ کوئی کسی کام کرنے کے لائق نہین ہے
کام تو کیا اون کو خود اپنے کہانے پینے کا ہوش نہین ہے
کوئی ایک بجے جہاز کی تکان تہوڑی تہوڑی کم ہوی۔
ہنوز لوگ بے چین ہین مگر فضل خدا سے مجہے اتبک صحت
ہے کسیطرح جہاز کی شکایت نہین۔ مین ڈک پر ایزی چیر
(آرام کرسی) پر بیٹہا ہوا تہا کہ باد مخالف سے جہاز ایسا
کروٹ ہوا کہ مین کرسی سمیت پٹ گر پڑا۔ جہاز کے ڈاکٹر
اور ایک صاحب قریب بیٹہے تہے اون لوگون نے
دوڑکر سنبہال لیا فضل خدا سے کوئی صدمہ نہین پہونچا
آج میز پر کہانے کے برتن رکہنے کے لکڑی کے خانے
رکہے گئے ہین اسلئے کہ جہاز کو اسقدر تکان ہے کہ اگر وہ
خانے نہون تو سب برتن نیچے گر پڑین ابر بہت ہے سردی

بہت بری معلوم ہوتی ہے۔ آج کہانیکے میز پر صرف کوبرن
صاحب اور ڈاکٹر جہاز کے تہے اور کوئی اس قابل نہ تہا
کہ میز پر کہانے آتا۔ آج صبح کو جسقدر مجہے کام کرنے کی ضرورت
پڑی اوسی مین سے ہے جانتا ہون اسلئے کہ میرے ہمراہیون مین
کوئی بہی اس قابل نہ تہا کہ میرا کچہہ کام کرتا وہ سب بیچارے
ابتک مصیبت مین گرفتار ہین۔ شام تک اور تمام شب
جہاز کی تکان ویسے ہی رہی کسیطرح فرق نہوا سب کے سب
خراب حالت مین رہے۔

۱۹ اپریل مطابق ۲۴ رجب روز سہ شنبہ آج صبح سے
موسم اچہا ہے اور ہوا نہایت اچہی معلوم ہوتی ہے۔ کیبان مین
اور بند جگہہ مین تہرما میٹر ۶۶ درجے پر ہے۔ آفتاب خوب
روشن نکلا ہے۔ ابر وغیرہ نہین ہے لیکن سردی خوب ہے
آج صبح کو کہانے پر مین اور کوبرن صاحب تہے۔ دور دور سے

مزاج خراب ہونے سے میز پر کوئی نہین آئے۔ میرے ہمراہیون مین
سب سے زیادہ دوساجی جہاز کی بیماری مین مبتلا رہے
اور سید رکن الدین و ڈاکٹر صاحب و محمد یسین و عبد ابید بیگ
اور کوبرن صاحب کے مزاج بہی نادرست رہے۔ لیکن
فضل خدا سے مجھے صرف دو گہنٹے چکر سا معلوم ہوا تو بہی
عادت کے موافق مین نے اپنے سب کام برابر ادا
کئے چار بجے شام کو سب لوگون کے مزاج درست ہوگئے
اور پانی کو بہت سکون ہے۔ سب لوگ اب اپنا اپنا
کام برابر کر رہے ہین یقین ہے کہ ۷ بجے کے قریب
مقام کٹنیا مین پہونچین گے۔ تمام شب جہاز کو لنگر ہوگا
وہان سے کل صبح کو ۹ بجے جہاز مسینا کے طرف روانہ
ہوگا اور قریب تین بجے شام کو مسینا پہونچے گا کیفیت
مین نے اپنے پروگرام مین نہین لکھی اسلئے کہ جہاز چہوڑکر

مجھکو سینا مین رہنا ہے۔ شاگرد پیشون مین غلام محمدؐ غلام محبوب
غوث خان محمدؐ قاسم میرے ہمراہ ہین باقی آدمیون کو سیوز
سے تیلبس روانہ کر دیا ہے۔ میرے نوکرون مین سب سے
زیادہ غلام محمدؐ کا مزاج خراب رہا بعد غلام محبوب بعد غوث خان
اور سب سے کم محمدؐ قاسم کو جہاز کی تکان رہی۔ ایک جہاز
سوداگری سرویا کا داہنے طرف جاتا ہوا نظر آیا اکثر ڈالفین
مچھلیان نظر آئین معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ گہرے پانی مین
اس قسم کی مچھلیان نہین ہوتی ہین۔ یہان سے پہاڑ جنپر برف
جمارہتا ہے دور بین سے نظر آتے ہین۔ برف تین مہینے
بہت رہتا ہے۔ پہاڑ اسوقت آفتاب کی چمک سے
کم نظر آتے ہین۔ کرنل کوبرن صاحب اپنی بی بی کو لانیکے
لئے مقام کنسنیا سے جزیرۂ مالٹا کو جانے والے ہین
جو کہ صرف ۱۲ گھنٹے کا راستہ ہے۔ نو بجے شب کو مقام

کٹنیا مین پہونچا اور وہان جہاز کا لنگر ہوا تمام شب جہاز کا لنگر رہا۔

۲۰ اپریل مطابق ۲ رجب روز چہارشنبہ۔

صبح کو ۶ بجے ایک ڈاکٹر مقام کٹنیا سے جہاز پر آیا اور سب اہل جہاز کا معائنہ کیا کپتان جہاز سے ہاتھہ ملایا اور سب کی خیریت دریافت کی۔ ڈاکٹر کے معائنہ کے بعد مین کشتی مین سوار ہو کر کٹنیا دیکھنے کو روانہ ہوا۔ یہہ چھوٹا سا شہر علاقۂ اٹلی کا انگریزی وضع پر خوب صاف ہے اور بڑی بڑی عمارتین سہ منزلہ چہار منزلہ بنی ہوی ہین۔ سب سڑکون پر پتھر کا فرش ہے۔ اکثر یہان کے باشندون کے گاڑی کے گہوڑے نہایت عمدہ اور زبردست نظر آئے یہہ گہوڑے شاید اسٹریلیہ یا ویلر ہین کبھی ایسے اچھے گہوڑے حیدرآباد تک کوئی نہین لاتا۔

یہان ایک باغ عامہ بہت عمدہ بنا یا گیا ہے اور اوسکے
بیچ مین ایک بہت بلند جگہہ پر ایک بیانڈ اسٹانڈ بنا یا ہے
جہان کہڑے ہونے سے تمام شہر نظر آتا ہے اوس جگہہ کو
پیانو رامہ کہتے ہین- یہان ایک قدیم تہیٹر ہوس تہا جو کہ
کئی سال سے خراب ہو گیا ہے- جو جگہین کہ دیکہنے مین
آئین اون کے فوٹو لئے گئے- ہمارے ہمراہ جہاز کے
ڈاکٹر جنکا نام تمارمی ہے اور جو کہ ایک کم عمر اور بہت
چالاک خوش مزاج آدمی ہین ساتہہ ہوے اون کے
سببنسے ہر ایک جگہہ خوب دیکہنے مین آئی- اٹلی زبان
سے چونکہ وہ خوب واقف تہے اسیوجہ سے ہر ایک
کام مین اون سے بہت مدد ملی- کرنل کوبرن صاحب
جو مالٹا جانے والے تہے کثرت کار کی وجہ سے اونہون نے
اپنے جانے کے ارادے کو ملتوی رکہا نو بجے کے قریب

جہاز پر واپس آئے کوئی آدھے گہنٹہ کے بعد جہاز کٹینا سے
روانہ ہوا یہاں سے بائین ہاتہہ کے طرف سسلی کے
پہاڑون کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور کٹینا سے مسینا تک جو کہ
۵۴ میل ہے بائین طرف برابر آبادی ہے اور مکانات
اور عمارات پہاڑ کے دامن مین اور اوپر بنے ہوے ہین
وہ جگہہ ایسی خوشنما معلوم ہوتی ہے کہ دریائی راستہ
اس سے بہتر شاید ہی کوئی اور ہوگا سسلی پہلے اور پادشاہ
کے علاقے مین تہا اب ۲۷ سال سے اٹلی مین شامل ہے
اور کٹینیا اور مسینا یہہ دونون شہر سسلی کے علاقے کے ہین
کٹینا کی مردم شماری ایک لاکہہ اور مسینا کی ایک لاکہہ چہبیس
ہزار ہے تین بجے کے قریب جہاز مسینا مین پہونچا اور
وہان لنگر انداز ہوا مین مع ہمراہیون کے جہاز سے اتر کر
کشتی مین سوار ہو کر مسینا دیکہنے گیا یہہ شہر بہی کٹینا کے

موافق آباد نظر آیا تجارت بہت ہوتی ہے یہان ایک بہت
بڑا ملیٹری اسکول ہے لیکن بند تہا اسلئے اوسکے دیکہنے کا اتفاق
نہین ہوا۔ یہان بہی عمدہ عمدہ گہوڑے گاڑیون مین نظر آئے
خصوصًا ایک سبزی جوڑی استقدر زبردست اور خوبصورت
تہی کہ شاید کبہی کسی کی نظر سے ایسی جوڑی گذری ہوگی
اکثر جسطرف ہم لوگ پہرتے ہین وہان کے لوگ اجنبی
سمجہکر ایسے جمع ہوجاتے ہین کہ راستہ چلنا دشوار ہوجاتا ہے
لیکن مجبوری ہے پانچ بجے کے قریب شہر وغیرہ دیکہکر
جہاز پر واپس آئے چہہ بجے جہاز کا لنگر اوٹہا یہینا سے
بہت لوگ نیپلس اور جینو آجانے کے واسطے سوار ہوئے
اور دوسو جوان اٹلی کے پلٹن کے علاقہ کے نیپلس جانیکے
لئے جہاز مین آگئے جن کے باعث سے جہاز مین بڑی
کشمکش اور گڑبڑ ہوگئی۔ شب کو گیارہ بجے دو کوہ آتش فشان

بائین طرف جسپر ہمیشہ اگ روشن رہتی ہے نظر آئے۔

۲۱ اپریل مطابق ۲۶ رجب روز پنجشنبہ۔ صبح سے

بالکل موسم سرما ہوگیا ہے اور جہاز پر از حد سردی

ہوگئی ہے۔ سب کے مزاج فضل خدا سے درست ہین

ایک انگشتری جہاز کے کپتٔن کو اور ایک چین طلائی

ڈاکٹر کو بطور تحفے کے دی گئی۔ اسلئے کہ وہ لوگ جہاز مین بہت

خبرگیران رہے۔ ایک چھٹے دان بالا ڈنیو کے کپتٔن کو بہی

دیا تہا اسلئے کہ اونکو کچہہ دینا لازم تہا۔ اب جہاز بلپس

مین داخل ہوا۔ یہان سے جہاز کو بالکل چھوڑ دینا تھا۔

سب سامان اپنا جہاز سے اوتار کر کشتی مین سوار ہوکر

کولس کمپنی کے ہمراہ جو کہ پہلے سے جہاز پر آگئے تہے شہر

مین ہوتا ہوا البسٹر ہوٹل مین پہونچا۔ یہان سے یعنے بندرگاہ

رہبر بہت ہی قریب ہے۔ بلسر ہوٹل ایک بہت بلند

مقام پر اچھی جگہہ واقع ہے۔ جہاز سے سمندر کی سیر اور تمام
شہر صاف نظر آتا ہے۔ ہوٹل کے کمرے فرش فروش
طلای فرنیچر سے خوب آراستہ ہین ہر ایک طرح کی
خوب آسائش ہی۔ شہر نیلس مین چھہ لاکھہ آدمیونکی
آبادی ہے۔ دو وقت ریل شہر رومتہ الکبرا کو جاتی ہے
پولیس نہایت عمدہ ہے۔ گھوڑے شہر مین نہایت عمدہ
نظر سے گذرے۔ یہان بکری کے گوشت کا بہت کم
خرچ ہے۔ اکثر گائے مرغ وغیرہ کا گوشت زیادہ استعمال
کرتے ہین۔ مرغی کا انڈا یہان بطخ کے انڈے کے برابر
ہوتا ہے۔ ترکاری وغیرہ کی بہت کثرت ہے۔ انگور بکثرت
پیدا ہوتے ہین۔ یہہ شہر بہت سے بلند بلند مقامات مین
تقسیم ہوا ہے اور نیچے اوپر آباد ہے۔ دو تین جگہہ تین
پاؤ میل سے زیادہ طویل ٹنل ہین ہے یعنے راستہ پہاڑ

پہاڑ کھود کر بنایا گیا ہے۔ بیچ مین اوس کے بہت چوڑی سڑک
بنی ہوئی ہے۔ گاڑی بگی وغیرہ کی اوس کے بیچ مین سے
آمد و رفت ہے رات و دن اوس مین گیاس کی روشنی
رہتی ہے۔ باغ عامہ بہت چھوٹا خراب کچھہ لایق تعریف
کے نہین ہے۔ سب سڑکین سنگ بستہ اور ہرایک جگہہ
اوتار چڑھاؤ نیلگیری کے پہاڑون کے موافق معلوم ہوتا ہے
شہر نیپلس لایق دید و قابل تعریف ہے۔

۲۲ اپریل مطابق ۷ رجب روز جمعہ۔ ۱۱ بجے
دن کو معلوم ہوا کہ اسمینیا نامی جہاز پی اینڈ او کمپنی کا جو ایک
گھنٹہ پہلے ہمارے جہاز سے بمبی سے روانہ ہوا تھا مالٹا
کے قریب ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا پچاس آدمی مع کپتان کے
ڈوب گئے اور باقی سلامت رہے۔ لیکن ابھی اس خبر کی
صحت کچھہ پورے طور سے نہین ہوئی کہ کون کون مرے

اور کیا کیا حادثہ گذرا اوس جہاز مین میرے بڑے دوست
مسافر تہے مجھکو بڑا رنج اور افسوس ہے کہ خدا جانے اونپر
کیا واقعہ گذرا۔ ارل اُف بکہنگہم ہاملٹن صاحب کرنل براڈ
فورڈ وغیرہ لیکن ابتک تفصیل اخبار مین شائع نہین ہوئی
ہے۔ یہان سرکش نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ ایک لیڈی
اس فن مین بہت مشاق ہے۔ نہایت عمدہ سواری کرتی ہے
۹ بجے سرکش شروع ہوکر بارہ بجے تمام ہوا۔ اکثر نئے نئے
کرتب اور بازیان اس سرکش مین دیکہنے مین آئے
شام سے ننہی ننہی بوندین برس رہی ہین جس کے باعث
از حد سردی ہوگئی ہے۔ یہان کے لوگ کہتے ہین کہ یہان
اس موسم مین گرمی رہا کرتی ہے معلوم نہین کہ یہہ بے وجہ
بارش کیون ہے کہ جس کے سبب سے موسم اچہا نہین ہے
چند ضروری ابواب ایسے ہین کہ جن کا بیان کرنا ممکن نہین ہے

خطوط اور تار برقیان لندن سے ایسے آرہے ہین کہ جن سے
عجب طرح کی فکر ہے کہ نہ آگے بڑھ سکتا ہون نہ واپس
ہو سکتا ہون دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ یہان سے تخمیناً چار میل
ایک پہاڑ ہے وہان آمونیہ اور پھٹکری اور کوئلے کی کان
ہے جہان امونیہ ہے وہان ایک چھوٹا سا حجرہ ہے۔
اگر کوئی وہان تھوڑی دیر بیٹھے تو ناک اور حلق مین بہت
زور سے اثر ہوتا ہے اسلئے کہ حجرے مین وہی اثر ہے
جو کہ مین نے کمسٹری مین پڑھا تھا کہ مشعل بالکل وہان روشن
نہین رہ سکتی خاموش ہو جاتی ہے۔ چند قدم اندر جاتے ہی
اسقدر گرمی ہوتی ہے کہ جسکا اثر بہت دیر تک باقی رہتا ہے
جس کے امتحان کے واسطے ایک کتے کو کچھ عرصے تک
اوس مین ایک شخص پکڑے رہا کتے کو چھوڑتے ہی
اوسکو اسقدر چکر اور بیہوشی رہے کہ وہ قریب مرنیکے

ہوگیا تہا تہوڑی دیر مین اوسکو ہوش آیا اگر کچھہ اور دیر تک اوسکو وہان پکڑے رہتے تو مرجاتا۔ دوسرے حجرے مین پہٹکری کی کان ہے جس سے دہوان نکل رہا تہا۔ اطراف مین سوراخ تہے پہٹکری پتہر سے باہر نکلی ہوئی صاف ہاتہہ مین رہ سکتی ہے وہ جگہہ سوراخ کی اسقدر گرم ہیہے کہ ہاتہہ رکہنے سے چرکا لگتا ہے۔ ویسے ہی گندہک کی کان بہی ہے ایک شخص نے تمام اوس جگہہ کا ٹہیکہ لیا ہے صبح یہان کی نہایت عمدہ ہے بڑی رونق معلوم ہوتی ہے شہر کے بازو ایک جزیرہ بہت قریب ہے اوسپر ایک جیل خانہ بنا ہوا ہے جس مین دایم الحبس قیدی رہتے ہین۔ اطراف مین اوسکے پانی ہے بیچ مین ایک بلند پہاڑ ہے جسپر وہ جیل خانہ بنا ہوا ہے۔ اسوقت ۹۰۰ قیدی اوس مین ہین۔

۲۳ اپریل مطابق ۲۸ رجب روز شنبہ۔ صبح کو گاڑی
مین سوار ہوکر شہر کی سیر وغیرہ کرنے کا اتفاق ہوا اور کچھہ
ضروری چیزین جو نظر سے عمدہ گزرین خرید کی گیئن۔ ۵ بجے
شام سے پھر خفیف سی بارش شروع ہوگئی جس کے
سبب سے سردی زیادہ ہوگئی ہے اکثر سنا جاتا ہے
کہ شہر نیپلس فوٹوگرافی کے واسطے مشہور ہے اسلئے آج
کے دن کچھہ فوٹو لئے گئے۔ اور میرے ہمراہیون کا گروپ
بہی لیا گیا معلوم نہین کیسا اترتا ہی۔

۲۴ اپریل مطابق ۲۹ رجب روز یکشنبہ۔
حیدرآباد سے جس تار کے آنے کی بہت امید تہی نہین آیا
آخر اوسکا بہت انتظار کرکے ۸ بجے صبح کو ریل مین
سوار ہوا نیپلس سے روم تک دونون جانب بہت ہی
آباد مقامات نظر آئے اور زراعت بکثرت اور جگہہ

نہایت سرسبز نظر آئے - دو بجے روم مین داخل ہوے
اسٹیشن سے بہت قریب کانٹینو ہوٹل مین فروکش ہوا
یہہ ہوٹل بہت بڑا ہے جس مین دو سو کمرے مسافرون کے
واسطے ہین - یہان ایک عورت منیجر ہے اور اکثر اس ہوٹل
مین عورتین کام پر ہین یہان آتے ہی اوسی روز ایک
بہت عمدہ موقع ہاتھہ آیا کہ یہان ہر یکشنبہ و پنجشنبہ کو
کچھہ نہ کچھہ تماشہ ہوا کرتا ہے چنانچہ آج یہان گھوڑ دوڑ تھی
فورًا مین بھی چلا گیا وغیرہ پیکر گھوڑ دوڑ دیکھنے گیا - یہان
بادشاہ بھی مع اپنی ملکہ کے وہان تشریف لائے تھے
اور اسمعیل پاشا سابق خدیو مصر جو کہ روم مین ہین
وہ بھی تشریف لائے تھے - یہان گرانڈ اسٹانڈ کے
تین مکان بنے ہوے ہین - بیچ مین بادشاہ اور اون کے
ہمراہیون وغیرہ کے بیٹھنے کی جگہہ ہے اور بازو مین

دونون طرف کے واسطے ٹکٹ ملتے ہین جس کے لئے
فی آدمی ۲۰ فرانکس ایک روز کے واسطے دینا ہوتا ہی
تمام کیفیت شرط کی لکھنی ضرور نہین ہے لیکن صرف
وہان کی جگہہ قابل دیکہنے کے تہی اور وہ تمام سبز میدان
گاڑیون سے بہرا ہوا نہایت عمدہ معلوم ہوتا تھا۔
اسقدر گاڑیان وہان نظر آتی تہین کہ مین بیان
نہین کرسکتا۔ شرط تمام ہونے کے بعد چوکڑے مین ملکہ
اور دوسری گاڑی مین خود پادشاہ روانہ ہوے
اون کی گاڑی کے اطراف تماشائیون کا اسقدر ہجوم
تہا کہ وہان کہڑا ہونا مشکل تہا۔ چوکڑے۔ جوڑیان
اور بگی۔ ایک سے ایک نہایت عمدہ نظر سے گذرے
کہ کبہی دیکہنے مین نہین آئے۔ ہزارون گاڑیان سب
قسم کے دیکہنے مین آئین۔ اکثر یہان لانڈو مین بہت

سوار ہوتے ہین۔ آسمان پر ابر ہے لیکن سردی نہین ہے
موسم یہان کا اچہا ہے راستے اس شہر کے بہت وسیع ہین
یہان کے لوگ سیاہ لباس بہت پہنتے ہین اور شاید تمام
یوروپ مین اسکا زیادہ رواج ہے دوکانات اور مکانات
کی وضع جیسے کہ اسکندریہ مین نظر آئی ویسے ہی یہان بہی
ہے لیکن بڑے بڑے ہین ٹراموی گاڑیان بہ نسبت بمبئی
کے ذرا چہوٹے ہین قدیم مکانات حالت اصلی پر چہوڑ
دئے گئے ہین عمارتین یہان آٹہہ درجے تک بلند ہوتی ہین
نقاشی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے اور سرکس بہی عمدہ ہے

۲۵ ر اپریل مطابق یکم ر شعبان روز دوشنبہ شہر کے
سیر کرتے ہوے پوسٹ کے مکان اور گرجے کو باہر سے
دیکہکر ایک امیر کے باغ مین گئے جو کہ اونکا خانگی باغ ہے
اور ہمیشہ جمعرات اور اتوار کو عامۂ خلایق کی سیر کیواسطے

کہلا رہتا ہے - باغ کی سڑکین وغیرہ خوب آراستہ ہین لیکن جیسا چاہیئے اوس طور پر گل بوٹون سے آراستہ نہین ہے یہان ایک اونچی جگہہ سیر کے لئے بنائی گئی ہے جہان سے سب شہر نظر آتا ہے - بہت اچہے نظارے کی جگہہ ہے اور ایک پبلک گارڈن نہایت آراستہ ہے اور اوس مین ایک گہڑیال بنائی گئی ہے جو کہ پانی کے زور سے چلتی ہے وہ بڑی عجائبات سے ہے -

۲۶ اپریل مطابق ۲ شعبان روز شنبہ - صبحکو آٹہہ بجے روم کے بڑے گرجے کے دیکہنے کا اتفاق ہوا یہہ گرجا ۳۰۰ فٹ لمبا اور ۲۰۰ فٹ چوڑا ہے اور کرڑوڑہا روپئے اوسکی تیاری مین صرف ہوے ہین - تمام روی زمین پر اس سے بڑا اور کوئی گرجہ نہین ہے - کئی سو پادری شب و روز اس مین بیٹہے ہوے پڑہا کرتے ہین اور

دیوار اور چہت پر مصوری کا کام جو پتہر سے بنایا گیا ہے وہ عجیب و غریب ہے۔ وہان سے پوسٹ کے مکانات میوزیم وغیرہ دیکہنے مین آئے۔ اکثر کئی چیزین بہت نادر دیکہنے مین آئین۔ دو ایک لاشین جو آئینون مین بند ہین اونہین فرعون کے زمانے کی تبلاتے ہین اگرچہ اونکی شکل وغیرہ کی تمیز نہین ہوسکتی لیکن سب اعضا اور چہرے کی ترکیب صاف معلوم ہوتی ہے۔ اوسی روز شام کے ساڑہے چہہ بجے آف اس کینڈی اسکو ایر معتمد جماعت سفرا ایلچی حضور ملکۂ معظمۂ متعینۂ روم اس قصد سے آئے کہ مین اور میرے چیف سکرٹری چلکر شاہ امبرٹو پادشاہ اطالیہ کی بارگاہ خسروی مین تخلیہ کے ساتہہ شرف حضوری کا اختصاص حاصل کرین پادشاہ قصور شاہی سے ایک قصر مین غایت الطاف و کرم کے ساتہہ

ہم سب سے ملے اور یون تکلم فرمایا کہ ما بدولت کو
آپ کی شناسائی کا موقع حاصل ہونے سے بڑی مسرت
وانبساط ہوئی اور ایسا ارشاد فرمایا کہ حیدرآباد مین
اکثر ہمارے اہل ملک کے ساتہہ جو مہربانی اور مہمان نوازے
اور توجہ کیجاتی ہے ان تمام باتون کا مین نہایت ہی شکرگذار
ہون۔ اون لوگون کے بیانات سے مجھے رشک آتا ہے
اور جس سے مجھے اسبات کی بڑی آرزو پیدا ہوئی کہ مین
خود بھی چلکر ہندوستان دیکھون۔ اسپر مین نے گذارش کیا
کہ ملازمان عالی کا اگر ایسا قصد ہو تو نیازمند امیدوار ہے
کہ ملازمان عالی حیدرآباد کو بھی ضرور تشریف لائین
اور نیازمند کو بھی مہمانداری کے شرف سے امتیاز
بخشین۔ ملک ممدوح نے ایسا ارشاد فرمایا کہ اگر
پروردگار عالم کی مشیت نے مجھے ہند کے دیدار فرحت آثار کا

موقع دیا کہ جس کے ہونے کے اسباب ظاہر مجھے اندیشہ ہے اور چنداں کوئی امید نہین پائی جاتی۔ ورنہ مین ضرور حیدرآباد آنیکی کوشش کرونگا۔ اسلئے کہ موروثی اور قدرتی طور سے مین سپاہی اور شکاری ہون اور چونکہ مین نے سنا ہے کہ حیدرآباد کے ملک کے خاص حصون مین شیر اور دوسرے شکار وغیرہ بکثرت پائے جاتے ہین۔ اور حیرت انگیز جمعیت بے قاعدہ اور باقاعدہ فوجون کی وہان دیکھنے مین آتی ہے اگر ممکن ہوا تو مین ضرور آکر ان چیزونکو دیکھونگا۔ اسکے بعد ملک ممدوحہ علیحضرت کی فوجون کی تعداد اور تفصیل کے متعلق بہت کچھہ دریافت فرماتے رہے اور اسی طور سے اعلیحضرت کے خاص امراء کے افواج کا بھی حال استفسار فرماتے رہے۔ چنانچہ اسی گفتگو کے اثناء مین بادشاہ ممدوح نے یہہ بات بھی سنی کہ میرے

فیوڈل فورس کے انیرل کرنل گوبن آر۔اچ۔ بی ڈبلو نمبر۲۴
سے علاقہ رکہتے تہے۔ پادشاہ ممدوح نے اون کے قدیم
رجمنٹ کی تعریف سے اونکی بہی ثنا وصفت کی اور فرمایا
کہ وہ رجمنٹ اون اعلےٰ ترین فوجون سے تہی کہ جو میری
نظر سے گذری ہے اور اپنے فرزند شاہزادہ صاحب کا
ذکر کیا کہ جب وہ مالٹا مین مقیم تہے تو اس نام آور فوج
نے اون کی میزبانی سے اونہین بہت کچہہ محظوظ و مسرور
کیا تہا۔ اثنار ملاقات مین جو کہ آدہ گہنٹہ کے اوپر ہو چکی تہی
اگرچہ مین نے کئی بار اسبات کو ظاہر کیا کہ مجہکو اندیشہ ہے
کہ تیارِ حضور جنابعالی کی بہت کچہہ تضیع اوقات کر رہا ہے
لہذا رخصت مرحمت ہو۔ لیکن ملک ممدوح بار بار اسبات کا
اعادہ فرماتے رہے کہ مجہکو آپکی شناسای کا موقع حاصل ہونے سے
بڑی خوشی اور مسرت ہوئی۔ اور روم مین میرے مختصر قیام

اور دوسرے ہی روز میرے وہان سے کوچ کرنے پر بڑا
افسوس ظاہر کیا اور فرمایا کہ مین آپ کو روم کے عجائبات
اور قابل دید مقامات نہین دکہا سکا یا اور طور سے جسطرح
میرا دل چاہتا ہے مین بطور خود آپ کی دعوت اور مدارات
کرتا خاص کر اسلئے کہ آپ اعلیحضرت کے نائب ہین اور
مین اعلیحضرت اور آپ اور آپلوگون کے جملہ وابستگون کے
لئے ہر طرح کی بہتری اور کامیابی چاہتا ہون ۔ مجھسے یہہ
دریافت فرماکر اور یہ معلوم فرماکر کہ ملک ممدوح کی عمر بہی
قریب میرے ہی عمر کے ہے ملک ممدوح نے توثیق کے
ساتہہ بیان فرمایا کہ مین تصور کرتا ہون کہ عمر کا بہترین زمانہ
یہی ہے ۔ اگرچہ مین اپنی نہایت کم سنی کی حالت مین تیس
برس کے اوپر کسی چیز کو بہت ہی پرانی سمجہتا تہا ۔ اب جو
زندگی کے مدت کی اوسوقت کو مین خود ہی پہونچ چکا ہون

نواب مین خود اسباب کو محسوس کرتا ہون کہ زندگی کا یہہ
زمانہ عمدہ ترین وقت ہے - اور یہہ کہ اب مجھہ مین یہہ سمجھہ
آتی چلی ہے کہ زندگانی کا لطف کیونکر حاصل کرنا چاہئے
اور مثل اسکے دوسرے بہت سی غایت اخلاص و مودت
کی باتین نہایت بے تکلفی کے ساتھہ پادشاہ نے فرانسیسی زبان
مین کین اسکے بعد مین نے پادشاہ کی تمام دعائیہ تلطف آمیز
باتون کا ویسی طور سے جواب دیکر پہر مین نے یہہ گذارش
کیا کہ مجھے اسبات کا اندیشہ ہے کہ میرے زیادہ ٹہیرنے سے
ملازمان عالی کے خاصہ کا وقت متجاوز ہو جائیگا - مجھہ سے
ہاتہہ ملاکر دعائیہ کلام کا اعادہ کیا اور بیان کیا کہ مجھے آپ سے
آشنائی حاصل کرکے بے انتہا مسرت ہوئی اور اپنے
خاص کمرہ سے میرے ساتہہ ساتہہ صدر زینے تک آئے
جہان کہ پادشاہ نے مجھسے ہاتہہ ملایا اور مجھے رخصت کیا -

۲۷ء اپریل مطابق ۴ء شعبان روز چہار شنبہ صبح کو
آٹھ بجے ایک پُرانے تھیٹرہوس کے دیکھنے کا اتفاق ہوا
یہہ جگہہ بہت پرانے عمارتون سے ہے جسکو کالیوسیم
کہتے ہین۔ ۲۷ ہزار آدمی اس مین بیٹھکر تماشہ دیکھتے تھے
۱۸ سو سال کے آگے وہ مکان تیار ہوا تھا اور ۵۰ کروڑ روپئے
اوسکی تیاری مین صرف ہوے تھے علاوہ اسکے ۱۵ ہزار
غلام اوس مین کام کرتے تھے اور جو قیدی اور کرسٹان
پکڑکر لائے جاتے تھے اونکو اسکے بیچ مین چھوڑکر اونپر درندے
جانور چھوڑتے تھے اور لوگ اوپر بیٹھکر تماشہ دیکھتے تھے
۹ ہزار جانور اوس مین تماشہ کرتے تھے نصف میل کے
قریب اوس مکان کا دور ہے۔ اسوقت سب افتادہ
اور خراب پڑا ہوا ہے۔ محض ایک قدیم عمارت ہونیکی
وجہسے لوگ اکثر اسے دیکھنے جایا کرتے ہین۔ اوسی روز

۱۲ بجے دنکو ریل مین سوار ہوکر فلارنس روانہ ہوا شام کو سات بجے فلارنس پہونچکر یوروپ ہوٹل مین فروکش ہوا۔ ہوٹل مذکور ہر ایک سامان سے آراستہ اور سب چیزون سے مہیا پایا گیا اور بیچ شہر مین اچھی آبادی کی جگہہ واقع ہے۔

۲۰ اپریل مطابق ۴ شعبان روز پنجشنبہ صبح کو پارک روڈ سے ہوا خوری کرتا ہوا ایک جگہہ پر گیا جہان کہ مہاراج کولہاپور کی ایک تصویر بنی ہوئی ہے۔ مہاراج مذکور سنہ ۱۸۷۰ع انگلنڈ کی سیر و سیاحت سے واپسی کے وقت فلارنس مین قضا کر گئے تھے جنکا اسٹاچو وہان بنا ہوا ہے اس شہر کی سڑکین اور پارک روڈ نہایت اچھا ہے۔ شہر کے دونون حصون کے بیچ مین ایک ندی نکلی ہے جسپر جا بجا پل بنے ہوے ہین اور اوس ندی کے کنارے جا بجا

سڑکین اور درخت وغیرہ واسطے ہوا خوری کے بنائے گئے ہین۔ شام کو ایک بہت بلند جگہہ پر جانے کا اتفاق ہوا جہان کہ ایک مکان بطور رفرشمنٹ روم کے بنا ہوا ہے اور وہان حضرت داؤد علیہ السلام کی بڑی تصویر لگائی ہے وہ جگہہ ندی کے کنارے نہایت خوش وضع بنائی گئی ہے اور اسیقدر بلند ہے کہ جہان سے تمام شہر نظر آتا ہے اور بگھی وغیرہ برابر اوپر تک جاسکتی ہے۔ ایک مشکی جوڑی اوسی روز بگھی کیواسطے خریدی گئی گاڑی مین خوب چلتی ہے۔

۲۹ اپریل مطابق ۵ شعبان روز جمعہ صبح کو آٹھہ بجے مع ہمراہیون کے ریل مین سوار ہوکر پیزا دیکھنے کو روانہ ہوا یہہ شہر فلارنس سے دو گھنٹے کی راہ پر ہے یہان ایک برج بطور عجائبات کے بنا ہوا ہے جو ۱۳ فٹ ایک طرف

جھکا ہوا ہے یعنے اگر اوپر سے اوس کے سیدھی رسی لٹکائی جاے تو ۱۴ فٹ جڑ سے باہر رہیگی - راستے وغیرہ یہان کے بہت درست اور صاف ہین لیکن آبادی یہان کم ہے - چند چیزین یہان یادگار کے طور پر خریدی گیئن - گیارہ بجے پیزا سے روانہ ہوکر ۲ بجے فلارنس کو واپس آیا - اور رات کو سات بجے ریل مین سوار ہوکر وِنِس کیطرف روانہ ہوا کرنل کوبرن صاحب زیادہ کام ہونے کے سبب سے فلارنس مین ایک روز کیواسطے رہ گئے

۳۰ اپریل مطابق ۶ شعبان روز شنبہ - تمام شب ریل مین رہا - اور صبح کو ۵ بجے وِنِس مین داخل ہوا اسٹیشن پہونچنے پر معلوم ہوا کہ یہان سواے کشتیون کے اور کوئی سواری نہین ہے اسلئے کہ تمام شہر مین نہرین ہین اسٹیشن سے کشتیون مین سوار ہوکر وکٹوریہ ہوٹل مین داخل ہوا

اس ہوٹل مین ۱۳۵ کمرے ہین تمام راستہ اور شاہ راہ اور
چہوٹی گلیان پانی سے بہری ہوئی دیکہین - اور اکثر گہرون کے
سامنے دروازون پر ایک ایک ستون کشتیون کے باندہنے
کے واسطے لگا رکہے ہین سوائے کشتی کے کوئی سواری شہر مین
نہین ہے اگر کوئی پیادہ چلنا چاہے تو پیادہ چلنے کی زیادہ
جگہہ نہین ہے ان سب جگہون کے فوٹو خریدے گئے آج
بڑا تماشہ ہے کہ بادشاہ اٹلی روم سے وینس مین آنے والے
ہین - تمام لوگون نے اپنے اپنے مکانون کو جہنڈیون اور
پردون سے آراستہ کیا ہے - یہان کی سیر وغیرہ اچہی ہے
لیکن آب و ہوا اور موسم درست نہین ہے - دریا کے
پانی سے تمام راستے بہرے ہوے ہین اور لوگ کوڑا کچرا
وغیرہ اپنے گہرونکا سب اوسی پانی مین ڈالتے ہین
جسکی وجہ سے عفونت رہتی ہے اور سردی بہت معلوم

ہوتی ہے۔ اگر کوئی آدمی ہمارے ملک کا ایکہفتہ وہان رہے
یقین ہے کہ ضرور بیمار ہو جائے۔ بڑے بڑے جہاز بہی
ہاربر مین ہین اکثر مکانات کے تہ خانون مین پانی بہرا ہوا ہے
چند جگہین بہت وسیع بہی ہین لیکن اوس کے نیچے بہی پانی
بہرا ہوا ہے بہت خوبصورت جگہہ ہے البتہ قابل دیکہنے کے
ہے۔ اس شہر کو وٹنی کے لوگون نے آباد کیا ہے جو یوجنین کے
پہاڑون پر سے آئے تہے اور اون لوگون نے تمام شہر کے
گلی کوچون مین پانی اسواسطے رکہا ہے کہ کوئی دشمن اون پر
حملہ نکر سکے۔ رقبہ وینس کا ۲ میل ہے اور آبادی سوا لاکہہ آدمیونکی
ہے ۱۴۶ کینال اور ۳۰۰ پل اوس مین ہین۔ ایک بجے دنکو
شاہ اٹلی ریل سے اتر کر مع ملکہ و شاہزادے وغیرہ کے کشتیون
مین سوار ہوے اور تمام اون کے ہمراہی کے بڑے بڑے
افسر اعلے درجون کے اپنی اپنی کشتیون مین سوار ہوے

تمام کشتیان طلا اور نقرہ اور مخمل وغیرہ سے خوب آراستہ
کی گئی تہین۔ پولیس کا انتظام بہت اچہا تہا کسی شخص کو تماشہ
دیکہنے کی ممانعت نہ تہی صرف چند کشتیان افسران پولیس
کی پادشاہ کے اطراف تہین۔ کشتی سے پادشاہ باہر برامد ہوے
لوگون نے بڑے زور سے ہُرّی کا شور کیا۔ وہان سے
جو مکان کہ اون کے فرودگاہ کے واسطے مقرر تہا اوس مین
تشریف لے گئے۔ سب لوگون نے اوس مکان کے سامنے
جمع ہوکر ہرّا اور شور وغل کرنا شروع کیا۔ اس سے پادشاہ
مکرر برآمد ہوے اور کہڑکی سے دیکہکر پہر اندر چلے گئے جس
نوادرخانے مین کہ پادشاہ اترے ہوے تہے اوس کے
سامنے صحن مین اسقدر مجمع تہا کہ بیان نہین ہوسکتا اسلئے
کہ شاہ اٹلی جب سے تخت نشین ہوے ہین وینس کو اون کے
تشریف لانے کا یہہ پہلا ہی موقع تہا۔

یکم مئی مطابق ۷ شعبان روز یکشنبہ۔ آج گیارہ بجے صبحکو شاہ اٹلی مع کل بڑے بڑے افسرون کے نہایت مطلا کشتیون مین سوار ہوکر اپنے والد کے اسٹیچو کہولنے کی رسم کیواسطے تشریف لائے خلایق کا حد سے زیادہ اژدہام تہا۔ اور وہ جگہہ ہر ایک طرح سے خوب آراستہ کی گئی تہی پادشاہ نے موافق معمول کچہہ اسپیچ دی بعد اس کے رسم ادا کی۔

وہان سے پادشاہ جسطور سے آئے تہے اوسی طرح کشتیون مین سوار ہوکر فرودگاہ پر واپس گئے ۱۲ بجے کے قریب یہہ سب رسم ختم ہوی۔ پادشاہ کے داخل اور روانہ ہونے کے اتواپ سلامی حسب معمول سر ہوئین۔ روشنی وغیرہ کا یہان بہت کچہہ انتظام کیا گیا ہے۔ آج شب کو روشنی ہوگی روشنی کے بہت سے درخت نصب کئے گئے ہین

شب گذشتہ کو اونکی فرودگاہ کے قریب بہت دیر تک
بیانڈ بجتا رہا اور بہت سے لوگ وہان جمع تہے اس شہر مین
کل کاروبار کشتیون کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ اگرچہ چہوٹی
چہوٹی بہت سی گلیان ہین جن مین پیدل چل سکتے ہین لیکن کوئی
شاہراہ ایسی نہین ہے جس مین پیدل چل سکین یا گاڑی گہوڑے
کی سواری کر سکین۔ آج رات کو میلان کے طرف روانہ ہونگا
رات کو نو بجے اوس بندر پر کہ جہان پادشاہ فروکش تہے
بہت روشنی کا اہتمام کیا گیا تہا اور بہت سے درخت
وغیرہ روشنی کے لٹکائے گئے تہے۔ بڑے بڑے کشتیون مین
بیانڈ بجتا جاتا تہا اور وہ کشتیان پادشاہ کے محل کے سامنے
بیانڈ بجاتے ہوے پہر رہین تہین روشنی نہایت خوبصورت
معلوم ہوتی تہی۔ یہان سے روشنی وغیرہ کا تماشہ دیکہکر
گیارہ بجے اسٹیشن کو روانہ ہوا اور وہین سے گیارہ بجے

میلانکو ریل روانہ ہوئی۔

۲ مئی مطابق ۹ شعبان روز دوشنبہ۔ صبح کو ۷ بجے میلان مین داخل ہوکر یوروپ ہوٹل مین فروکش ہوا شہر میلان بہت اچھا مقام ہے۔ راستہ نہایت عمدہ اور صاف بہت سی جگہہ سڑکون پر بجلی کی روشنی آویزان ہے شب کو یہان ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دن نکلا ہوا ہے۔ یہان کے لوگ کپڑے اور لنگڑے بہت نظر آئے ہین۔ یہان ایک گرجہ بہت عمدہ بنا ہوا ہے جس کی تیاری مین تین کروڑ روپئے خرچ ہوے ہین۔ سب سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے یہ گھوڑے اور کتے عمدہ نظر آئے ہین۔ جس ہوٹل مین کہ ہم اوترے ہوے ہین تمام لوگ ہمین دیکہنے کے واسطے باہر جمع رہتے ہین۔ یہہ ہوٹل نہایت عمدہ اور ہر ایک سامان اسکا بہت درست ہے لوگون کو یہان بہت آرام ہے

سواری کی گاڑیان بہت عمدہ بنتی ہین - ٹراموے ہرسمت
چلتے رہتے ہین موسم بہت اچھا ہے تمام شب و روز
ابر رہتا ہے کبھی کبھی قدرے بارش بھی ہو جاتی ہے
ڈیڑھ مہینے کے بعد یہان بہت گرمی شروع ہو جائیگی ابھی
تک تمام درخت نہایت سرسبز ہین اور سب
درخت خوب پتون سے چھپے ہوے ہین - باغ عامہ
زولوجیکل گارڈن عجائبخانہ یہہ سب جگہین عمدہ ہین لیکن
جانور کچھہ بہت عمدہ اور کثرت سے نہین ہین آفتاب
بہت کم نظر آتا ہے -

۳ مئی مطابق ۹ شعبان روز سہ شنبہ ہم سب
لوگون کا مزاج بہت درست ہے کیسیکو کوئی شکایت
نہین ہے یہان کے اخبار مین میرا نام پرنس کے
نام سے چھاپ دیا ہے معلوم نہین اوسے کیونکر معلوم ہوا

اکثر یہان کے اخبار اٹلی زبان مین چھپتے ہین۔ کل آٹھہ بجے
ریل پر سوار ہوکر لوسن مین ۳ بجے داخل ہونگا۔ آج
تین بجے ایک تار نواب وقار الامرا بہادر کا واٹسن
کمپنی کے ذریعہ پہونچا۔

۴ مئی مطابق ۱۰ شعبان روز چہارشنبہ صبحکو
آٹھہ بجے میلان سے روانہ ہوا راہ مین سوئیٹزرلینڈ کے پہاڑ
ملتے ہین جن مین بہت چکر سے ریل جاتی ہے اور بہت
نشیب و فراز ہے ان مقامات کی جہان سے ریل
جاتی ہے قریب دس ہزار فٹ کی بلندی ہے۔ اور
اس راہ مین بہت سے ٹنل ہین بعض اون مین کے
بہت بڑے بڑے ہین۔ ایک ٹنل اتنا بڑا ہے جس مین
۲۰ منٹ ریل چلتی وہ ٹنل شاید قریب دس میل کے ہوگا
قریب چار سال کے ہوئے ہین کہ یہہ راستہ جاری

ہوا ہے ورنہ پہلے یہہ راستہ نہ تہا دونون طرف بڑے بڑے
پہاڑ ہین جنپر برف سفید بہت دور سے نظر آتی ہے
اور کئی جگہہ پانی کے نالے بہتے ہین۔

جسقدر لوسن قریب ہوتا جاتا ہے آبادی زیادہ
نظر آتی ہے۔ سیب اور ناشپاتی کے درخت بہت ہین اور
سروکے درخت بہی اس جنگل مین بہت ہین پہاڑون پر سے
برف بہ کر قریب ریل کے آجاتا ہے۔

ایک مقام ہے کہ اکثر لوگ وہان سے چہوٹی چہوٹی
کشتیون مین سوار ہوکر تماشہ دیکہنے کے واسطے لوسن کو
جاتے ہین۔ لنچ بعد دو بجے کے ایک اسٹیشن پر ملتا ہے
راستے مین چہوٹے چہوٹے مقامات مین جنکے سبب سے
مسافرون کو بہت آرام ملتا ہے۔ قدرے قدرے بارش
ہوتی جاتی ہے گہڑی کو بیس منٹ کم کرنا پڑا۔ راستے مین

کوموکے پاس بہت عمدہ لیک ہے (جھیل) تالاب کے
اطراف مکانات اور ہوٹل بہت عمدہ بنے ہوے ہین وہ
سب مقامات ریل پرسے خوب نظر آتے ہین اون پہاڑو
پرسے گذرتے ہوے پانچ بجے لوسن مین داخل ہوے
اسٹیشن کے قریب ایک ہوٹل مین فروکش ہوے جنکا نام
سوان ہوٹل ہے۔ اسی ہوٹل مین لفٹننٹ کرنل کیابن انسپکٹر
جنرل پولیس ہندوستان کے اوترے ہوے ہین اُنہون نے
مع میم صاحبہ کے مجھسے ملاقات کی یہہ شہر لوسن چہوٹا ہے
مردم شماری ۱۸ ہزار کی ہے۔ جس ہوٹل مین مین فروکش
ہون یہہ سب سے عمدہ جگہہ تالاب کے کنارے پر واقع
ہے جہان سے بہت خوب تماشہ نظر آتا ہے دونون طرف
تالاب ہین جس مین چہوٹی چہوٹی کشتیان دخانی چلتی ہین اطراف
مین قریب ایک میل کے پہاڑ ہین کہ جنپر برف جما ہوا ہے

سردی یہان کم معلوم ہوتی ہے۔ دہوپ ہمارے ملک کے
موافق نکلی ہوئی ہے یہان ایک باغ ہے اوسکا نام کلاسیا
گارڈن ہے اوسکو ریاضی پڑہنے والے خوب سمجہہ سکتے ہین
ایک برج چوبی بہت بلند بنا ہوا ہے اوسپر چڑہنے سے تمام
شہر لوسن نظر آتا ہے۔ دوکانین عمدہ طور سے بنی ہوئی ہین
اور یہان اور کوئی جگہہ زیادہ دیکہنے کی نہین ہے۔ آج صبح کو
۵ بجے یہان ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے شہر کے آٹہہ
بجے ہین دہوپ مین تیزی ہے۔ یہان راستے مین ایک
لیک ہے جسکا نام راک ہے۔ چند سال پیشتر وہان قیصر ہند
بہی تشریف لائی تہین بہت عمدہ نظارہ کی جگہہ ہے۔ ایک
پہاڑ ہے اوسپر دو تین ہوٹل ہین اور وہان تک ریل جاتی ہے
اوسکا فوٹوگراف میرے پاس ہے۔

۵ مئی مطابق ۱۱ شعبان روز پنجشنبہ۔ صبح کو ایک بلند

جگہہ پر جانا ہوا۔ اوس ٹیکرے پر ایک ہوٹل نبا ہوا ہے جسکا
نام گوڈسن ہوٹل ہے اور وہان ایک گاڑی نیچے سے اوپر
تک چڑہتی اترتی ہے۔ فی سوفٹ پر ۱۰۔ انچ اوس کی اُنچان
رکہی ہے وہ گاڑی پانی کے زور سے اوترتی چڑہتی ہے
دس بجے ریل مین سوار ہوا ایک بجے برن مین داخل ہوا
اور ہوٹل مین فروکش ہوا یہہ شہر سوئیٹزرلنڈ کا پایہ تخت ہی
مقام مذکور کو موسے شروع ہوتا ہے جنیوا وغیرہ سب
اس مین شریک ہین مردم شماری سب قریب
کروڑ کے ہے کتے یہان بہت بڑے بڑے نظر آتے ہین
لیکن صبح کے وقت ایسے سرد ملک مین منہہ کہولے ہانپتے
پہرتے ہین۔ یہان ایک گہنٹہ جو کہ مرغ کی آواز سے بجتا ہی
دیکہنے مین آیا لیکن آواز اوس کی بہت چہوٹی ہے کچہہ دور
تک سنائی نہین دیتی۔ یہان ایک موزیم بہی ہے اوسمین

ڈاکٹری امتحان وغیرہ کی تعلیم دیجاتی ہے وہان مردے
وغیرہ خشک کئے ہوے رکھے ہین بہت بڑی جگہہ ہے
بہت سے جانورون کی کہالین بہری ہوی رکھی ہین اوسمین
ایک کُتّے کی تصویر ہے جسکا نام بیاری ہے۔مشہور ہے
کہ اوس کتّے نے برف کے پہاڑ ونمین سے ۱۵۔آدمیونکی
جانین بچای تہین۔اور ایک ہاتہی کا دانت ہے جو کہ
۱۳ بالشت لمبا ہے۔کہتے ہین کہ وہ ہاتی دانت حضرت
نوح علیہ السلام کے پہلے کا ہے اور بعد طوفان حضرت
نوح علیہ السلام کے اب اوس قسم کے ہاتی دنیا مین نہین ہین
یہان سے ریل کا راستہ ہے جو کہ قریب بارہ گز کے بلند
ہے تمام دنیا مین ایسا نہین ہے۔یہان کتون کو گاڑی مین
ڈالکر اکثر اون سے سائیس کا کام لیتے ہین۔باغ عامہ زیادہ
بڑا نہین ہے لیکن اوس کے ایک سمت سے ندی کی چادر

بہت عمدہ بہتی ہوئی نظر آتی ہے باغ ندکور گرجے کے عقب
مین ہے اس مقام سے لوسن بہتر معلوم ہوتا ہے اگرچہ چھوٹا
ہے لیکن اوس کی فضا اچھی ہے۔ برف کے پہاڑ مشرق کے
سمت چار پانچ میل کے قریب نظر آتے ہین۔ یہہ ہوٹل
بہت عمدہ ہے ۸۰ حجرے ہین اور عمدہ طور سے ندی کے
کنارے واقع ہے پہاڑون پر سرو کے درخت ہین بہت
سرسبز معلوم ہوتے ہین دہوپ آج خوب نکلی تھی کچھہ سردی
زیادہ نہین معلوم ہوئی اس ملک کا علاقہ جرمن سے ہے
اسلئے کہ یہانکا بادشاہ بہت بڑا ہے۔ مردم شماری قریب
تین کروڑ کے ہے۔ راستے پر حوض اور فوارے اقسام
اقسام کے بنے ہوے ہین۔

۶ مئی مطابق ۱۲ شعبان روز جمعہ۔ شب کو ہوا کا
بڑا زور رہا بجلی بہی چمکتی رہی ایک بجے پہوار شروع ہوئی

آج صبح سے قدرے دھوپ نکلی ہے۔ ساڑھے
سات بجے ایک راگ مالہ سنا گیا بہت عمدہ بجتا ہے اور
آواز بادل گرجنے کی دیتا ہے۔ چند سال کے پیشتر پرنس
آف ویلز اس باجے کے سننے کو تشریف لائے تھے۔
اس ملک مین زیادہ رونق نظر نہین آئی کل لکھا گیا ہے
کہ یہان کا حکمران ایک رئیس ہے آج معلوم ہوا کہ رئیس
نہین ہے جمہوری سلطنت ہے لیکن تعلق جرمن سے ہے
آج ۱۰ بجے ریل مین سوار ہو کر ۳ بجے جنیوا پہونچا مقام لوسرن
چھوڑ کر اسواسطے جلد جنیوا جاتا ہے کہ واٹسن کمپنی سے
بندوبست کیا گیا ہے کہ جملہ خطوط حیدرآباد کے ہمکو جنیوا مین
ملین ۱۰ بجے ریل جنیوا کے طرف روانہ ہوئی لوسرن کے
قریب سمندر مثل ایک لنگ کے نظر آنا شروع ہوا۔ باغین
طرف انگور کی بیل دونون طرف نظر آتی ہے۔ مقام لوسرن

مین ایک بجکر بیس منٹ پر پہونچے۔ باہر سے شہر کی وضع
بیل برن کی نظر آتی ہے پہاڑون پر برف جما ہوا نظر آتا ہے
ہوا بہت سرد ہے۔ جنگل بہت سرسبز نظر آتا ہے بہت دور
تک چھوٹے چھوٹے گاؤن اور مکانات دکھائی دیتے ہین
ان مکانون کو کاٹج کہنا ضرور ہے اسلئے کہ سوٹیزرلنڈ کے
سب مکانات ایک ہی وضع کے ہین اکثر یہہ کاٹج کے
مکان پانچ اور چہہ منزلہ بھی ہین ٹھیک ۳ بجے پانچ منٹ
پر جنیوا مین داخل ہوے فی الفور کوبرن صاحب کو ڈاکخانیکو
بہیجا۔ حیدرآباد کے خطوط ۱۶ ہ رجب کے لکھے ہوے
پہونچے۔ وہان کے سب لوگون کی خیر و عافیت معلوم
ہونے سے بہت خوشی حاصل ہوئی اور ہمارے ہمراہی
کے لوگون کو بھی اپنے اپنے گہرون کی خیریت معلوم ہوئی
مین جس ہوٹل مین فروکش ہون اوسکا نام مسٹر لوپس ہے

نہایت عمدہ ہوٹل ہے دو سو مسافر اس مین رہ سکتے ہین
اسباب بہت عمدہ ہے کہانے پر چہری کانٹے طلائی دیے
جاتے ہین۔ اسکے روبرو باغ عامہ ہے اوسکے کنارے پر
دریا ہے جس مین دخانی کشتیان چلتی ہین گہوڑے
بہت عمدہ نظر آئے ہین چڑیین اور دوسرے جانور مثل
ہمارے شہر کے عادت کے صبح کو بولتے ہین۔ یہان
تین بجے رات سے صبح ہو جاتی ہے۔ یہان کے اور پارس
کے وقت مین ۲۵ منٹ کا فرق ہے یعنے یہان سے
۲۵ منٹ پارس کا دن بڑا ہے۔

۷ مئی مطابق ۱۳ شعبان روز شنبہ۔ تمام شب قدرے
قدرے بارش ہوتی رہی ہے۔ یہان کے راستے بہت
عریض ہین مکانات اور دوکانات کی صفائی وغیرہ
بالکل مصر کے شہر کے جیسی ہے۔ یہان ایک گرجہ بہت

عمدہ بنا ہوا ہے یہہ مقام گھڑیان بنانے مین تمام دنیامین مشہور ہے اور یہان کی گھڑیان بے مثل بنتی ہین۔

۸؍ می مطابق ۵؍ شعبان روز دوشنبہ ۷ بجے پارس مین داخل ہوے۔ اکثر خطوط جو حیدرآباد سے آتے تہے ملے۔ اول ایک ہوٹل مین کہ جسکا نام میری ہوٹل ہے اترنا ہوا وہ ہوٹل چھوٹا اور ہمراہیون کے متفرق اوترنے سے اوسمین بڑی تکلیف تھی۔ اگرچہ میرے ایجنٹ نے اور کئی ہوٹل اترنے کے لئے تلاش کئے لیکن کوئی خالی نہ تہا۔ اوسی روز شام کو مین خود گراند ہوٹل دیکھنے گیا مجھکو موافق ضرورت کے وہان حجرے ملگئے۔

۱۰؍ می مطابق ۱۶؍ شعبان روز سہ شنبہ۔ دوسرے روز صبح کو گراند ہوٹل مین جاکر فروکش ہوا یہہ وہی ہوٹل ہے جہان سر سالار جنگ مرحوم کے پاؤن مین ضرب

آئی تہی - یہہ ہوٹل نہایت عمدہ ہے جسکی عمدگی مین کچہہ بیان
نہین کرسکتا طلاکاری اور آراستگی حد سے زیادہ ہے
اس ہوٹل مین ۹۰۰ حجرے ہین - مرد ۲۵۰ - اور عورتین
۵۰ کل ۳۰۰ ملازم گرانڈ ہوٹل مین ہین اور ہزارون لوگ
ہر روز کہانا کہاتے ہین لیکن کہانے کا بندوبست بہت
عمدہ ہے - اگرچہ کہانا کہلانے مین نوکر لوگ ہر ایک حجرے
مین برابر سربراہی نہین کرتے لیکن کچہہ زیادہ تکلیف نہین
ہے - اس شہر کی مین کچہہ تعریف نہین کرسکتا - اسلئے کہ
تعریف اوسوقت کیجائے کہ جب چند چیزین اچہی نظر آئین
اور جبکہ سب چیزین اچہی ہی نظر سے گذرین تو تعریف
کرنا فضول ہے - یہان کس کس جگہہ کی تعریف کیجائے
راستون کی یا چڑیاخانے کی اور وہان کے نئے نئے
قسم کے مچہلیون کی جسکی قسمین بہی بہت بڑی بڑی ہین غرضکہ

یہان کے ہر ایک چیز کی تعریف بیان سے باہر ہے
سڑکون کی صفائی اور روشنی اور انتظام یہان کا لایق
دید ہے۔ یہان کی اکثر سڑکین لکڑی کے ٹکرون سے بنائی
گئی ہین جنپر گاڑی گہوڑے کے چلنے سے بالکل آواز نہین ہوتی
اس کثرت سے یہان گاڑیان چلتی ہین کہ بیچ مین سے آمدو رفت
دشوار ہو جاتی ہے۔ آدمی بہت مشکل سے دوسرے طرف
جا سکتا ہے گاڑیان اور گہوڑے یہان بہت عمدہ نظر آتے ہین
یہان مغرب کے سمت ایک جگہہ ہے قریب پانچ میل کے
بہت لوگ ہواخوری کے لئے وہان جاتے ہین۔ اوسکا
جنگل ایسا خوبصورت بنایا گیا ہے کہ جسکی تعریف نہین ہو سکتی
ممکن نہین کہ شہر پارس کی کوئی تعریف کر سکے۔ نپولین
اول کی قبر پر گرجہ نما ایک مینار بنا ہے تمام طلائی کام
ہے۔ یہہ وہی نپولین ہے جو تخمیناً ۰ ے سال ہوے مارا گیا تہا

اور یہہ شہر جرمن کے علاقہ مین ہو گیا تہا اب یہان جمہوری
سلطنت ہے اور کام عمدہ طور سے چلتا ہے ہر پنجشنبہ کو
گہوڑ دوڑ اور ہر روز سرکس اور ناٹک ہوتا رہتا ہے۔
تمام شب گاڑیون کی بہت کثرت رہتی ہے دوکانات
اور مکانات بہت بڑے بڑے ہین یہان کے مشہور مقامات
کے فوٹو خریدے گئے یہان تین بجے دن نکل آتا ہے
اور آٹہہ بجے کے بعد تک اجیالہ رہتا ہے۔
۱۱ مئی مطابق ۱۷ شعبان روز چہارشنبہ صبح ہوا خوری
کرکے ہوٹل واپس آنے کے بعد۔ کمال خان جمعدار سے
ملاقات ہوئی۔ معلوم ہوا کہ پندرہ روز سے پارس مین
ہین۔ اپنے شہر کے لوگ جب کہین مل جاتے ہین تو دل
دیکھکر بہت خوش ہوتا ہے غلام جیلانی خان بہی اونکے
ساتہہ ہین شام کو چار بجے سرکس کی جگہہ پر دو بونے

یعنی پستہ قد مرد اور عورت کے دیکھنے کا اتفاق ہوا
مرد کی عمر ۲۳ - اور عورت کی ۲۰ سال کی ہے اور قد ایک گز کا
ہے ایک مہینے کا عرصہ ہوا کہ امریکہ سے آئے ہین - انگریزی
زبان بہت اچہی بولتے اور سواری اور ناچ وغیرہ
سب تماشے خوب کرتے ہین اونکا تماشہ ٹکٹ لیکر دکھلاتے
ہین - اور بہت کچہہ اون کے ذریعہ سے حاصل کرتے ہین -
۱۲ مئی مطابق ۱۸ شعبان روز پنجشنبہ - آج شام کو
یہان کی گہوڑ دوڑ ہے - ہر روز جو تار اور خطوط حیدرآباد
اور لندن سے آتے ہین اون کے جوابات ادا کرنا اور
تماشونکا دیکھنا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے - شب کو یہانکا
آپرا دیکھنے کا اتفاق ہوا - یہہ اتنا بڑا آپرا ہے کہ دنیا مین
اس سے بہتر اور عمدہ اوپرا دوسرا نہین ہے - تین سو سے
زیادہ مرد اور عورتین اس آپرا مین ناچتے اور گاتے ہین

اوس مکان مین تمام بجلی کی روشنی ہی۔ اور کل مکان طلائی
کام سے اسقدر آراستہ ہے جس کی تعریف نہین ہوسکتی
اوپراکے لوگ لباس نہایت عمدہ عمدہ پہنتے اور تبدیل لباس
وغیرہ بہت جلد جلد کرتے ہین قریب بارہ بجے تک اوپرا
ہوتا رہا۔ آج خفیف بارش ہے۔ معلوم نہین کہ گھوڑ دوڑ شام
کو کیونکر ہوتی ہے۔ پارس کی فصیل ۱۵ میل کی ہے۔ مین یہ بات
بلا مبالغہ کہہ سکتا ہون کہ جو شخص یورپ کا سفر کرے اور
پارس نہ دیکھے تو گویا اوس نے کچھ بھی نہین دیکھا اور وہ دنیا مین
بیکار پیدا ہوا۔ تمام دن تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد بارش
ہوتی رہی ۲ بجے شرط شروع ہوئی۔ ریس اسٹانڈ بہت
بڑے بڑے نہین ہین لیکن ہزارون آدمی جمع تھے قریب
دو میل تک آدمیون کا سیاہ فرش معلوم ہوتا تھا۔ شرط سے
واپسی کے بعد ایک تار کرنل نیل صاحب کا ملا جو کہ لندن

ہوکر آیا تہا۔ اور یہ بہی معلوم ہوا کہ کپٹن سدرلنڈ صاحب بہی لندن سے اسطرف میری ملاقات کیواسطے روانہ ہوے ہین

شب کو ایک سرکس مین جانا ہوا مین سرکس کی تعریف نہین کرسکتا۔ شیرونکو ایسا مطیع فرمان بردار کیا ہے کہ نو شیرونکو ایک کٹہرے مین بند کرکے ایک آدمی اون مین جاکر اون سب سے جو کام چاہتا ہے لیتا ہے اگرچہ لوگ سمجہتے ہین کہ بہوک سب کام کراتی ہے۔ لیکن اکثر یہہ جانور بہوک مین زیادہ غصیلے ہو جاتے ہین پس ظاہر ہے کہ تربیت عمدہ ہو تو شیر بہی مطیع ہو جاتے ہین۔ اوسی طور سے ہاتی بہی سرکس مین کام کرتے ہین ایک سوار ایک گہوڑے پر سوار ہوکر ۹۲ گہوڑے گاڑی مین چلاتا ہے۔ یہان سرکس کا ہر ایک مکان بہت بڑا ہے جسقدر مین لندن کے طرف آگے بڑہتا ہون ہر ایک چیز بہتر نظر آتی ہے۔

۱۴ رمی مطابق ۱۹ رشعبان روز جمعہ۔ آج صبح کو قریب
سات بجے کے کپتن سدر لنڈ صاحب میرے پاس آئے
اونکو ایسا یقین ہوا کہ چند ضرورتون کی وجہ سے میرا لنڈن
جانا نہین ہوسکتا اون کی حاضری کی دعوت کی گئی آج
مونگ کے دانے برابر اولے برسے لیکن ہمارے ملک
کی طرح اسطرف گرج اور آواز کچھہ نہین ہوتی ہے اکثر لگاتار
بارش کئی دنون تک ہوا کرتی ہے۔ سدرلنڈ صاحب
کی زبانی معلوم ہوا کہ لندن مین اسقدر سردی نہین ہے
ایک تار بندگان حضرت کی خدمت مین گذرانا گیا ہے
جواب کا انتظار ہے امید ہے کہ لندن مین جواب مرحمت
ہوگا۔

۱۵ رمی مطابق ۲۰ رشعبان روز شنبہ۔ آج نو بجے
ریل مین لندن کے طرف روانہ ہون گے امید ہے کہ

ریل اور انگلش چینل کی راہ سے ۵ بجے لندن مین داخل ہوگئے
کل ایک خط سکرٹری آف اسٹیٹ کو لکھا گیا ہے۔ پارس
سے ۱۰ بجے روانہ ہوکر دو بجے کے قریب انگلش چینل کو
پہونچے قریب دو بجے کے جہاز اسپرٹ وکٹر مین سوار ہوکر
لندن کے طرف روانہ ہوے۔ پانی کا وہ زور تھا کہ بیان
نہین ہوسکتا بہت سے لوگ بیمار ہوگئے اور میری طبیعت
بھی قدرے سست ہوگئی اگرچہ ۲۰ روز کے قریب سمندر
کا سفر رہا لیکن ایسی تکلیف کبھی نہین ہوئی۔ خیر چار بجے
لندن مین داخل ہوے۔ سکرٹری آف اسٹیٹ کے جانب سے
فٹجرلڈ صاحب پولیٹکل ایڈیکانگ اسٹیشن پر استقبال کے
لئے آئے تھے۔ گاڑی مین سوار کراکر واپس چلے گئے۔ سات
بجے کے قریب مکان پر داخل ہوے۔ مکان پر پہونچکر مسٹر سنڈلنڈ
صاحب سے ملاقات ہوئی شب کو وہ ڈنر مین شریک رہین

یہان کی دہوپ مثل حیدرآباد کے ہوتی ہے جیسے کہ سردی کے دنون مین وہان ہوتی ہے۔ سردی کچہہ زیادہ نہین ہی مکان جو رہنے کو لیا گیا ہے نہایت عمدہ اور بڑا ہے اور ہر طرح کے سامان سے خوب آراستہ ہے اسٹیشن پر فیتجرلڈ صاحب کی زبانی سکرٹری آف اسٹیٹ نے کہلا بہیجا تہا کہ دوشنبہ کو گیارہ بجے انڈیا آفس مین سکرٹری آف اسٹیٹ اور تین بجے ونڈسر کیاسٹل مین کوئین امپرس سے ملاقات کا دن ٹہرا تہا۔

۱۵ مئی مطابق ۱۲ شعبان روز یکشنبہ۔ صبحکو تین بجے روشنی شروع ہوگئی اور پانچ بجے دہوپ مکان کے جڑ تک پہونچ گئی اکثر اچھے اچھے لوگ یہان ہڈ پارک مین جمع ہو جاتے ہین خصوصًا یکشنبہ کے روز بہت کثرت سے لوگ جمع ہوتے ہین۔ اکثر باغ کے راستے سیاہ نظر آتے ہین

لیڈیان اور جنٹلمین اکثر گھوڑون پر اس پارک مین بہت دوڑتے پھرتے ہین۔ گیارہ بجے سے دو بجے تک بہت کثرت رہتی ہے۔ جس مکان مین ہم ہین نہایت عمدہ جگہہ پر ہیڈ پارک کے روبرو واقع ہے شام کو اون گھوڑون کے طویلے مین جانے کا اتفاق ہوا جو کہ دوشنبہ کو نیلام ہونے والے ہین ہمارے ملک مین جیسے خراب گھوڑے نیلام ہوتے ہین وہ بات یہان نہین ہے۔ یہان اکثر عمدہ گھوڑے نیلام کئے جاتے ہین بلکہ بعض گھوڑے اعلےٰ درجہ کے نیلام ہوتے ہین۔ وہان سے چڑیا خانہ دیکھنے گیا بہت سے نئے جانور وہان نظر آئے۔ لیکن اون سب کا ایک وقت مین دیکھنا بہت دشوار ہے اسلئے اون کے کچھہ حصہ کے دیکھنے کا دوسرا روز مقرر کیا گیا۔ اوسی باغ مین کرنل فریزر صاحب سے جو کہ پہلے حیدرآباد مین

ملٹری سکرٹری سے تہے ملاقات ہوئی دور سے دیکھکر مین نے اونکی وضع سے اونکو فوراً پہچان لیا کہ فریزر صاحب ہین۔

۱۶ مئی مطابق ۲۲ شعبان روز دوشنبہ کہانے سے فارغ ہونے کے بعد گیارہ بجے انڈیا آفس مین سکرٹری آف اسٹیٹ سے ملاقات ہوئی نہایت ہی خوش اخلاقی سے ملاقات فرمائی اور ایک عرصہ تک ہمکلام رہے وہان سے مکان پر واپس آیا۔ دو بجے فنجرلڈ صاحب تشریف لائے اور اپنے ہمراہ مجھکو اسٹیشن پر لے گئے۔ میرے ہمراہی مین کوبرن صاحب اور سید رکن الدین تھے۔ ہم سب کوئین کی خاص گاڑی مین جسے کہ جناب ملکہ معظمہ نے ہم لوگون کے لئے مقرر فرمایا تہا سوار ہوکر ونڈزر کو روانہ ہوے ونڈزر مین پہونچکر ملکہ معظمہ کی گاڑی مین سوار ہوکر ونڈزر کاسل مین داخل ہوے۔ وہان ٹفن کا بندوبست

کیا گیا تھا ٹفن سے فارغ ہو کر چند لمحون کے بعد فیجر لڈ صاحب
بہادر کوئین کی ملازمت کے واسطے لے گئے ایک مکان مین
جناب ملکۂ معظمہ کہڑی ہوئین تھین قدیم دستور کے مطابق
ملاقات فرمائی اور مجہہ سے استفسار فرمایا کہ کیا یہ آپکا آنا
پہلے ہی مرتبہ ہوا ہے۔ میرے بعد کوبرن صاحب اور
سید رکن الدین بہی اداب بجا لائے وہان سے سات بجے
کے قریب مکان واپس آئے۔

۱۷ مئی مطابق ۲۴ شعبان روز سہ شنبہ شب کو
بہت بڑا بال تہا جس مین پرنس آف ویلز خود شریک تھے
اور جناب ممدوح کی طرف سے دعوت تہی۔ عبارت کو
طول ہوتا ہے۔ اسوجہ سے اون مقامات کی تعریف نہین لکہہ سکتا
خیر شریک جلسہ ہوا۔ ہم تین آدمی تہے من کوبرن صاحب
سید رکن الدین شریک بال ہونے سے پہلے جناب

پرنس آف ویلز نے مجھسے مصافحہ فرمایا اور ارشاد فرمایا
کہ آپ کے لئے حیدرآباد کا ایک اعلےٰ عہدہ تجویز ہوا ہے
اور اس تقرر کیوجہ سے آپ کو یہان زیادہ قیام کا موقع
نہ ملیگا۔ مین نے عرض کیا کہ مجھے بہی یہان سے جلد چلے جانیکا
بڑا افسوس ہے لیکن آج حکم آگیا ہے کہ جوبلی کے بعد لندن سے
فوراً روانہ ہو جاؤن۔ مین جناب شاہزادہ ممدوح کے
ان اخلاق اور مہربانی کا کمال مشکور رہوا اور بہی رجواڑے
مثل مہاراجہ کوچ بہار و مہاراجہ پرتاب سنگہ وغیرہ کے
وہان شریک بال تہے۔ ایسے ناچ مین معمول ہے کہ سب سے
پہلے سوائے شاہی خاندان کے اور کوئی نہین ناچ سکتا
ایک بجے کے قریب سپر پر گئے یہہ سپر اسٹانڈنگ تہا
بعد فراغت کے ہم سب مکانکو واپس آئے۔

۱۸ مئی مطابق ۲۴ شعبان روز چہارشنبہ۔ آج

بکنگھم پالس کے ڈرائینگ روم مین دعوت تہی - میرے ہمراہ کوبرن صاحب اور سید رکن الدین اور عبداللہ بیگ بہی تھے صرف پرنس آف ویلز تہین جو بہت ہی عمدہ مرواریداور الماس ٹنکا ہوا گون پہنے ہوے تہین - فقط لیڈیان اور ممالک غیر کے لوگ ملاقات کرتے رہے -

۱۹ مئی مطابق ۲۵ شعبان روز پنجشنبہ قدیم عادت کے موافق ہواخوری کو گیا - بڑے تعجب کی بات ہے کہ ہمارے شہر حیدرآباد مین کبہی اگر ایسا اتفاق ہوتا ہے اور ڈنر کی دعوت ہوتی ہے تو لیڈیون کو بڑی تکلیف ہوتی ہے یہان برابر اولے برستے رہتے ہین اور لیڈیان گھوڑون پر سواریان کرتے ہین - شاید یہان کا اور وہان کا دوسرا آسمان ہے -

۲۰ مئی مطابق ۲۶ شعبان روز جمعہ اکثر بارش رہتی ہے

اور سردی زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ یہان کے لوگ
کہتے ہین کہ اس موسم مین یہان ہرگز بارش نہین ہوتی آج
کل موسم یہان کا خراب ہوگیا ہے۔ اکثر جب ہواخوری کو
جاتا ہون تو بہت سے لوگ ملاقات کو آتے ہین اور اپنا
کارڈ چھوڑ جاتے ہین مجھے بھی اون کے مکانون کو جانا
ضرور ہوتا ہے۔

۲۱ مئی مطابق ۲۷ شعبان روز شنبہ۔ آج دربار
لیوی مقرر تھا۔ خود پرنس آف ویلز جناب ملکہ معظمہ کے
قایم مقام ہوکر تشریف لائے تھے۔ میرے ہمراہ کوبرن صاحب
سید رکن الدین اور عبداللہ بیگ تھے ڈیڑھ بجے پیالس مین
داخل ہوے۔ ملاقات کے وقت پرنس آف ویلز نے
مجھسے مصافحہ کیا۔ بعد ازآن میرے ہمراہی فقط آداب بجالائے
ملاقاتی لوگون کے خطوط کا ہجوم ہے جواب کے لکھنے مین

دقت ہوتی ہے۔

۲۲ مئی مطابق ۲۸ شعبان روز یکشنبہ۔ اتوار کو یہان چونکہ ملاقات کی فرصت زیادہ رہتی ہے اکثر ملاقات کے واسطے لوگون کے مکانون پر جانا ہوا۔

۲۳ مئی مطابق ۲۹ شعبان روز دوشنبہ۔ ساڑھے تین بجے لارڈ نارتھبروک کی ملاقات کے لئے گیا۔ یہہ ملاقاتین انڈیا آفس کے توسط سے مقرر ہوا کرتی ہین۔ مکان کے پھاٹک کے باہر ڈاکٹر وتدمر صاحب سے ملے بعد لارڈ نارتھبروک صاحب سے ملاقات ہوئی ہندوستان کی پیشتر کی ملاقات اور میرے حال کے تقرر کی نسبت گفتگو کرتے رہے اور اپنی بیٹی سے بھی ملاقات کرائی وہان سے لارڈ کراس کے مکان پر اون کے لیڈی کے ملاقات کے واسطے گیا لیڈی رے نے اپنی عنایت سے بہت سے خطوط ملاقات

کے دئے ہین اسوجہ سے ہر جگہہ جانا ضرور ہوتا ہے لیڈی
کراس نے اپنے دو بیٹیون سے ملاقات کرائی بہت
خوبی کی لیڈی ہین وہان سے مسٹر فیٹجرلڈ کے مکان پر گیا
معلوم ہوا کہ ظفر جنگ بہادر بہی آج آئے ہین اور الگزینڈریہ
ہوٹل مین اوترے ہوے ہین۔

۲۴ مئی مطابق ۳۰ شعبان روز سہ شنبہ شام کو
انڈیا آفس مین دعوت تہی جملہ معززین وہان جمع تہے
ڈنر کے بعد ایٹ ہوم تہا جس مین پرنس آف ویلز مع
اپنی پرنسس یعنی شاہزادی صاحبہ کے تشریف لائے تہے
ایٹ ہوم مین ظفر جنگ بہادر بہی شریک تہے اون سے
ملاقات ہوئی۔ میرے ہمراہ ایٹ ہوم مین کرنل کوبرن
صاحب سید رکن الدین اور عبد اللہ بیگ شریک تہے
بارہ بجے کے بعد پرنس آف ویلز سپر پر تشریف لے گئے

میز کے ٹکڑے علحدہ علحدہ لگے ہوے تہے جس میز پر خود
تشریف رکہتے تہے اوسپر مجہے بہی یاد فرمایا قریب
ایک بجے کے ہم لوگ مکان کو واپس ہوے۔

۲۵ مئی مطابق غرہ رمضان روز چہارشنبہ

آج کے روز ڈربی ریس مقرر ہے۔ ۱۲ بجے اسٹیشن
پر گئے پرنس آف ویلز بہی تشریف لائے اپنے خانوادے کی
دوسری گاڑیون مین چند شخصون کے لایق جگہہ عنایت فرمائے
گہوڑ دوڑ تو ویسی ہی ہوتی ہے جیسے حیدرآباد مین ہوتی
ہے لیکن تماشبین بکثرت جمع ہوتے ہین تخمیناً ۳ لاکہہ
آدمیون کا مجمع شرط مین ہوتا ہے انواع و اقسام کی
دوکانین لگتی ہین۔ جہولے بکثرت جہولے جاتے ہین
جو گہوڑا گاڑیون سے دور دور تک تمام جگہہ بہر جاتی ہے
ایسا تماشہ کبہی دیکہنے مین نہین آیا۔ لاٹری والے اسٹانڈ

کے قریب موجود رہتے ہین اور اسقدر پکارتے ہین کہ
کہ اونکا پکارنا بہت ناگوار گزرتا ہے۔ سوا چار بجے
کے بعد اوسی ریل مین پرنس آف ویلز کی ہمراہی مین
واپس ہوے بارش وغیرہ کچھہ نہ تھی۔ اکثر لوگ جو لنچ مین
میرے دعوتی تھے پیالس مین آکر میرے ساتھہ شریک لنچ ہوے
اکثر اس اژدہام مین چور بہت جمع ہوتے ہین اور لندن کے
لوگ کہتے ہین کہ جسقدر چوری اس شہر مین ہوتی ہے ہندوستان
مین کہین نہین ہوتی جیبین اور گھڑیان وغیرہ صاف
کتر کر نکال لیتے ہین۔

۲۶ رمی مطابق ۲ ر رمضان روز پنجشنبہ۔ صبح کو
ہواخوری کے بعد بعض صاحبون سے ملاقات کی۔

۲۷ رمی مطابق ۳ ر رمضان روز جمعہ۔ آج ابر گھرا
ہوا ہے ضروری قدرے بارش ہو رہی ہے۔ سردی بہت

معلوم ہوتی ہے شام کو ڈربی ریس تہی جس مین میرا جانا
نہین ہوا۔ کرنل کوبرن صاحب کپتان سدرلنڈ صاحب کی
صاحبزادی کپتان عبد اللہ بیگ سردار پریم سنگہ گئے تہے
تین بجے سر رابرت منٹگمری ملاقات کو آئے تہے۔ یہہ
وہی صاحب ہین جو کہ بلوے کے زمانہ مین ہندوستان
مین لفٹنٹ گورنر تہے ۳۵ سال ہندوستان مین رہے
اب ضعیف ہو گئے ہین۔

۲۸ مئی مطابق ۴ رمضان روز شنبہ۔ آج ۱۲ بجے
پرنس آف ویلز کی ملاقات کو جانا ہوا۔ کرنل کوبرن صاحب
کپتان عبد اللہ بیگ میرے ہمراہ تہے اور ملازمت کیوقت
فنجرلڈ صاحب بہی وہان حاضر تہے۔

۲۹ مئی مطابق ۵ رمضان روز یکشنبہ۔ آج آٹہہ بجے
صبح کو سی مور کی صاحب ملاقات کے واسطے آئے اونکے بعد

فرزند مولوی شستان حسین صاحب فرزند مولوی دلیل الدین
خان صاحب فرزند مولوی شیخ احمد صاحب فرزند مولوی
عبدالکریم صاحب مرحوم اور الیفنسٹ صاحب جو مدارالمہام
مرحوم سے کے پرایوٹ سکرٹری سے تھے ملنے کے لئے آئے چار بجے
شام کو سفیر ایران کی ملاقات کو گیا لیکن مکان پر وہ موجود
نہ تھے۔ وہان سے مسٹر جون جو سابق مین حیدر آباد کے
رزیڈنٹ تھے اون کی ملاقات کے واسطے گیا وہ بھی مکان پر
نہین ملے۔ یہان کا یہہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جو جو صاحب مکان پر
آئین وہ گھر پر ہون یا نہون اون کے مکانون کو جانا ضرور ہے
وہان سے الگزنڈریہ ہوٹل مین جنرل فریزر صاحب
کی ملاقات کیو اسطے گیا لیکن یہہ وہان نہین تھے ظفر جنگ
بہادر سے وہان ملاقات ہوئی بعد اس کے مکان کو
واپس آئے۔

۳۰ ہ می مطابق ۶ ہ رمضان روز دوشنبہ آج
تعطیل ہے تمام دوکانین بند ہین۔ یہہ تعطیل سال مین دو تین
مرتبہ ہوتی ہے تمام ڈاکخانے اور بنک وغیرہ سب بند
رہتے ہین۔ آج سردار دلیر الملک بہادر حیدر آباد سے
یہان داخل ہوے۔ چیرنگ کراس اسٹیشن پر دو سا جی
اون کے لینے کے واسطے گئے تہے لیکن معلوم ہوا کہ قبل
اون کے پہونچنے کے وہ ہوٹل مین داخل ہو گئے۔ اونہین
کہلا بہیجا گیا کہ جسوقت اونہین ملاقات منظور ہو آئین ونکو
تین بجے جو لوگ کہ دو دو وقت مکان پر ہو گئے تہے
اون کے یہان جانا ہوا۔ وہان سے گہوڑون کی نمایش
مین جانا ہوا۔ یہہ مکان خاص ایسے ہی کامون کے واسطے
بنا ہوا ہے۔ بہت بڑا مکان ہے اور اکثر اوس جگہہ کے جلسون
اور تماشون مین پرنس آف ویلز بہی تشریف لائے ہین

اور وہان اکثر فروخت کے لئے گہوڑی بہی لائے ہین۔

۳۱ مئی مطابق ۷ رمضان روز سہ شنبہ۔ ۱۱ بجے سردار دلیر الملک بہادر نے میرے مکان پر آکر ملاقات کی اور ایک بڑا لفافہ مجہے دیا اور گیارہ روپئے نذر کے گذرانے ہرچند کہ نذر کے باب مین مین عذر کرتا رہا کہ یہہ بے سبب نذر کیسی لیکن اون کے زیادہ اصرار سے قبول کی گئی۔ میرے ساتہہ برکفسٹ مین شریک رہے اون سے کہا گیا کہ ہر روز ۱۱ بجے برکفسٹ پر یہین آیا کرین اونہون نے قبول کیا۔ یہہ خط کرنل مارشل صاحب کا تہا جس مین اونہون نے انتظامی امور کی نسبت لکہا تہا او سکے شکریہ کا تار دیا گیا۔ آج پہر گہوڑون کی نمایش ہے اور پرنس آف ویلیز بہادر خود تشریف لائے ہین اور ہزارہا آدمی جمع ہوے ہین۔

یکم ۲ جون مطابق ۸ ۲ رمضان روز چہارشنبہ۔ آج
صبح سے ابر ہے سردی زیادہ نہین معلوم ہوتی اکثر جب
کہر سے اندھیرا ہو جاتا ہے سردی کم ہو جاتی ہے آج کہانے
پر دلیر الملک بہادر نہین آئے تین بجے کے قریب آئے
دریافت کیا گیا کہ خریطہ کا صندوق آیا ہے یا نہین معلوم ہوا
کہ کشتی اور بہت عمدہ تورہ پوش وغیرہ خریطے کے ساتھ
ہے یہان صندوق کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ ساڑہے
تین بجے کے قریب ظفر جنگ بہادر آئے اور نذر دی۔ آج
شب کو میرے واسطے غالباً وارڈسن صاحب بہادر نے
بہت بڑی دعوت تخمیناً ڈیڑہ سو آدمیون کی کی تہی۔ مجہکو بڑا
افسوس ہے کہ نہایت ہی ضروری کام کی وجہ سے اوس جلسے
مین شریک نہو سکا۔ میرے طرف سے کرنل کوبرن صاحب
سدرلنڈ صاحب دو سپاہی دعوت مین جاکر شریک ہوئے

آج یہان ایک قدیم جیل خانہ جو تخمیناً سو سال کا ہے دیکھنے کا
اتفاق ہوا۔ ایسی جگہون کے دیکھنے کا انڈیا آفس سے بندوبست
ہوا کرتا ہے۔ ۹۱۲ عورت اور مرد وہان قید تھے۔ عورت ۵۰۵
مرد ۔ ۷ بہ دو سال کے ۔ اسطے جو مجرم قید ہوتے ہین وہ اس
جیلخانے مین آتے ہین۔ بعض بعض عورتین وہان گودمین
بچے لئے ہوے ہین۔ داروغۂ جیل سے دریافت کرنے پر
معلوم ہوا کہ یہہ عورتین حاملہ قید ہوئی تہین تو لدکے دس
دن کے بعد یہہ بچے اون سے علحدہ کر لئے جاتے ہین
جہان عورتین قید ہین وہان کل کام عورتون سے لیا جاتا ہے
اور ایسا ہی جہان مرد مقید ہین وہان اونہین سے کام لیا
جاتا ہے۔ اکثر عورتین جو بے مقدور ہوتے ہین وہ کل کے
فریب دیدہ و دانستہ ایسی خطا کرتی ہین کہ جس سے وہ
جیلخانے بہیجی جائین اسلئے کہ جیل خانے مین زندگی وغیرہ کا

کل خرچ سرکار سے ملتا ہے۔

۲۰ جون مطابق ۹ رمضان روز پنجشنبہ۔ آج دس بجے ڈکونبک دیکھنے گیا۔ اس مین بہت بڑے بڑے کمرے ہین قریب تین بیگہ زمین مین یہہ مکان بنا ہوا ہے اس جگہہ اگر کوئی شخص زمین خرید نا چاہے۔ تو فی فٹ ہزار روپیہ سے کم نہین ملتی ہے قسم اول کا سونا فی اونس چار پاونڈ چار شلنگ ہپنس ہے اس سے بہتر اور سونا وہان نہین ہے اور یہہ نرخ صرف آج کے دن کے لئے ہے۔ گیارہ سو آدمی یہان ملازم ہین سوا سو محرر آفس مین کام کرتے ہین چیک کا کاغذ یہین تیار ہوتا ہے اوسکا علحدہ کارخانہ ہے یہہ سب کام کلون سے نہایت باریکی کے ساتھہ ہوتا ہے یہہ جگہہ قابل دیکھنے کے ہے بہت سی باتین اوس مین بڑی کاریگری کی ہوتی ہین۔

۳ جون مطابق ۱۰ رمضان روز جمعہ۔ آج ۹ بجے ریل پر سوار ہوکر وولیچ کو گیا تخمیناً پون گھنٹے کا راستہ ہے وہان توپونکا کارخانہ ہے سرکاری توپین اور گولے تیار ہوتے ہین انواع واقسام کی توپین بڑی اور چھوٹی دیکھنے مین آئین۔ سب سے بڑا گولہ وہان ۱۵ سو پونڈ کا ہے جسکا وزن ہمارے ملک مین ۷۰۰ پلہ ہوتا ہے یہہ گولہ اتنا بڑا تھا کہ دو سپاہی کے پیشانی تک پہونچتا تھا کئی میل تک گولے اور توپ کا فرش تھا ایک مکان مین ایک ہتھن کئی سو پلہ کا ہے لیکن آدمی جسقدر زور یا سہولت سے چاہے اوسی چھوڑ سکتا ہے۔ یہہ بات لایق دید ہے کہ اگر اخروٹ رکھکر اوسپر مارین تو مغز کو صدمہ نہ پہونچیگا اور چھلکہ ٹوٹ جائیگا یا اگر کوئی گھڑی کو رکھکر مارے تو صرف آئینہ ٹوٹیگا اور پرزے اوس کے درست اور سالم رہین گے یہہ حرکت قابل دیکھنے کے ہے

دوسرے کمرے مین دیوار پر ایک آلہ لگا ہوا ہے اُس سے
معلوم ہوسکتا ہے کہ ایک منٹ مین گولہ کتنی دور جاتا ہے
اوس آلے کو مین نے خود اپنے ہاتھ سے توپ سر کرکے
آزمایا معلوم ہوا کہ اول جو توپ سر ہوئی تہی اوسکا گولہ ۲۳۰۰
گز گیا تہا اور جو یہان سے سر ہوئی اوسکا گولہ ۱۵ سو گز گیا
یہہ دو آلے تمام کارخانے مین نہایت ہی نادر ہین۔ دس ہزار
ملازم ہین اور ہر ہفتے مین تنخواہ تقسیم ہوتی ہے۔ وہان سے
ایک بجے لنچ تہا وہان اون کے افسرون نے بڑے
اخلاق سے لنچ کی دعوت کی میرے ہمراہی سب ساتہہ تہے
سوا ڈاکٹر صاحب کے کہ اوس روز نہین آئے تہے۔ وہانسے
واپس ہوکر ایک تماشے مین گیا جس مین مسمریزم اور
بہت سے شعبدے کئے جاتے ہین۔ وہان جانے سے
معلوم ہوا کہ مسمریزم ہر روز ایک ہی لوگون پر کرتے ہین

نئے آدمی پر نہین کرتے۔ اسلئے کہ میرے ہمراہیون سے سردار پریم سنگہ آزمایش کے واسطے گئے تہے لیکن انہون نے عمل کرنے سے انکار کیا۔ شب کو بکنگہم پالس مین ملکہ معظمہ کے جانب سے دعوت تہی۔ ٹہیک ۱۰ بجے جانا ہوا۔ ۱۰ بجے کے قریب پرنس آف ویلز مع پرنسس کے تشریف لائے سب رجواڑے اور بہت سے معزز مہمان جمع تہے۔ سیر کے بعد پرنس آف ویلز مصافحہ کرکے خیر و عافیت پوچہتے رہے ایک بجے مکان کو واپس آیا۔

۴ جون مطابق ۱۱ رمضان روز شنبہ۔ آج اسکاٹ لنڈ جانے کا بندوبست کیا گیا ہے قریب ۹ بجے شب کو وہان جانا ہوگا اور چہارشنبہ کو واپسی کا ارادہ ہے۔

۵ جون مطابق ۱۲ رمضان روز یکشنبہ۔ ۱۰ منٹ

کم ۹ بجے لنڈن سے ریل مین سوار ہو کر آج صبح کو ۷ بجے
ایڈنبرا پایۂ تخت اسکاٹلنڈ مین داخل ہوسے۔ اسکاٹلنڈ
لنڈن سے فقط دس گھنٹے کی راہ ہے یہان اتوار کے دن کی
بڑی تعظیم اور تکریم کرتے ہین اوس روز گاڑی گھوڑے
سب کا چلنا بند رہتا ہے اور لوگ بھی بہت کم چلتے پہرتے
نظر آتے ہین راستے مین بات کرنے سیٹی بجانے وغیرہ
ان سب باتون کی اتوار کے روز احتیاط کرتے ہین۔
جس ہوٹل مین کہ مین مقیم ہون اسکا نام بال مورل ہوٹل ہی
بہت اچھی جگہہ پر یہ ہوٹل واقع ہے اور خوب آراستہ
ہے۔ میرے ہمراہ کپتان سدرلنڈ مع مسس سدرلنڈ۔ رکن الدین
عبداللہ بیگ۔ پریم سنگھ۔ محمد یسین۔ دوساجی۔ ڈاکٹر صاحب
اور شاگرد پیشہ غلام محبوب۔ محمد غوث خان محمد قاسم ہین
آج لارڈ پروس گورنر اسکاٹلنڈ دس بجے ہوٹل مین آکر اپنا

کارڈ چہوڑ گئے۔ انڈیا آفس سے اونکو حکم ہوا ہے کہ جو مقامات
لایق دید ہون مجہکو ہمراہ لیجاکر دکہلائین۔ کرنل کوبرن صاحب
ضرورت کی وجہ سے لنڈن مین چہوڑ دئے گئے۔ وتسیج
مین کرنل اسٹرنجي صاحب سے کچہہ انعام کے باب مین
گفتگو ہوئی تہی اوس بحث کے تصفیہ کے واسطے مکرر اونکا
رہنا ضرور ہوا۔ اور ایک چٹہی کے ذریعہ سے فنچر لڈ صاحب
کو بہی اطلاع دیدی گئی ہے۔ کوئن کی ہواخوری کے
راستے مین ایک پہاڑ ہے جسکا نام لاین بیاگ یعنے
پشت شیر ہے۔ ایک جانب سے پہاڑ مذکور ویسا ہی
نظر آتا ہے۔ دوسرا پہاڑ جسکا نام اترا سٹ ہے بہت
مشہور ہے وسط اسکاٹلنڈ مین واقع ہے جہان کہ ایک
چرخ ہے ہارٹ میڈا دین ایک بہت بڑی جگہہ
کی خود کوئین کے مکان بنانے کے واسطے درخواست کی گئی

تھی لیکن یہان کی رعایا نے منظور نہین کیا لہذا وہان پر ایک
بہت بڑا اور عمدہ مدرسہ بنا یا گیا ہے۔ لارڈ روڈبیری کی جہان
جاگیر ہے وہان گیا۔ تین بجے کے قریب ڈاکٹر فلنگ صاحب
جو کہ آخر وقت مین جد امجد مرحوم کے معالج تھے ملاقات کے
لئے آئے اور بہت دیر تک قدیم حالات حیدرآباد کے
بیان کرتے رہے یہہ صاحب ہند مین ۳۵ سال اور حیدرآباد
مین ۱۸ سال رہے ہین حیدرآباد کے حالات سے خوب
واقف ہین۔ مرزا مہدی خان اپنے بہائی مرزا کریم خان
اور احمد مرزا پسر حکیم محمد مرزا کو میری ملاقات کے واسطے
لائے تھے یہہ یہان یونیورسٹی کالج مین ڈاکٹری پڑھتے ہین یہان
فقط اسکاٹلنڈ مین تین یا چار مسلمان ہین باری تعالے انکو
دین اسلام کے ساتھہ حیدرآباد واپس لائے۔ آج موسم
بہت اچھا ہے کل بہت سردی اور بارش تھی۔ دہوپ

ہمارے ملک کے موافق ہے جیسی کہ بارش کی فصل مین
نکلتی ہے یہہ ملک بہت اچہا ہے لیکن بہت رونق دار نہین ہے
لوگ کم نظر آتے ہین زمین بہت نظر آتی ہے بعض کا قول
ہے کہ ساتہہ لاکہہ بعض کا پندرہ لاکہہ ہے کتاب سے صحت
ہوجائیگی زمین کا رنگ زمین کا ہے کشتکاری جو وغیرہ
کی ہوتی ہے ترکاری اور رای وغیرہ بہت ہوتی ہے

۶ جون مطابق ۱۳ رمضان روز دوشنبہ بہ نسبت
لنڈن کے یہان آفتاب دیر سے غروب ہوتا ہے اور
وہان سے یہان دن بڑا ہوتا ہے شام کو دس بجے کے
قریب بہی مغرب کا آخر وقت باقی رہتا ہے اور روشنی
دو بجے صبح سے شروع ہوجاتی ہے۔ آج دس بجے لارڈ
پروسٹ جو کہ یہان کے گورنر ہین میرے پاس تشریف لائے
اور مجہے اپنے ہمراہ قلعے مین لے گئے وہان کے جو عجائبات

اور حالات قدیم سے تھے اونہین دکھلائے اور تبلائے رہے
وہان سے ایک اور قدیم مکان دکھلانے لے گئے جوکہ
بہت عمدہ قدیم عمارت ہے جسکی کیفیت نمبر دو کی کتاب سے
معلوم ہوسکتی ہے اونکی زبانی معلوم ہوا کہ یہان کی مردم شماری
دو لاکھ ساٹھہ ہزار ہے اور پہلی جولائی سے رات اور
کم ہوجائیگی کوئی دو گھنٹے رات رہیگی اور پہر اوجالا ہوجائیگا
یہان کے گھوڑے مثل لنڈن کے نہین ہین اور عمارتین
بہی بہت خوبصورت جیسی کہ لنڈن مین نظر آئین یہان نہین ہین
پرند مثل کوے اور مینا اور ابابیل وغیرہ ہمارے ملک
کے مانند یہان نظر آتے ہین اور دوسرے جانور بہی
انواع اقسام کے ہین۔ چار بجے شام کو لارڈ صاحب
ممدوح کی ملاقات کو اون کے مکان پر گیا۔ اونکی لیڈی نے
چائے وغیرہ کی تیاریان کی تہین اور کئی صاحبون کو

مدعو کیا تہا چنانچہ ڈاکٹر فلیمنگ صاحب اور مرزا کریم خان
برادر مرزا مہدی خان اور حکیم محمد مرزا کے بیٹے بہی وہان
موجود تہے - اپنی صاحبزادی اور بچون سے ملاقات
کرائی بچے چہوٹے بڑے وہان بہت سے تہے لارڈ اور
لیڈی دونون کا نہایت عمدہ مزاج ہے واپسی کے وقت
اکثر جن کتابون کی ضرورت تہی اونہین سے لین یہان سے
آج شب کو ۹ بجے منچسٹر کے طرف روانہ ہون گے -

۷ جون مطابق ۱۴ رمضان روز سہ شنبہ صبح
کو دو بجے کے بعد ریل پر ایک مقام ملا جسکا نام دیکھا ن
تہا معلوم ہوا کہ ابہی چند روز کا عرصہ ہوا ہے کہ یہان
وبا کی شکایت بہت تہی منچسٹر یہان سے ۲۰ میل ہے
آج میل ٹرین کسیقدر لیٹ ہوئی چار بجے مقام منچسٹر مین
پہونچے وہان پہونچکر گرانڈ ہوٹل مین قیام ہوا - دس بجے

قریب یہان سے کے لارڈ میور والڈارمن ہاری اوڈنے
تین گاڑیان ہمارے لئے بہیجی تہین گاڑیون مین سوار ہوکر
ٹوُن ہال مین اون سے ملنے گیا نہایت اخلاق سے ملاقات
فرمائے اور تمام مکانات دکہلاتے رہے اور یہان کے
حالات کی دو کتابین مع تصویرون کے مجہکو اور ایک
کپتن صدرلنڈ صاحب کو دین۔ یہان کے نمایش خانے
مین گئے جوکہ جیوبلی کی تقریب مین تیار ہوا ہے اوسکے
دیکہنے کے واسطے ہرروز تمام ملک کے لوگ بہت
کثرت سے آتے ہین کتاب کی فہرست نمبر ۵ کے دیکہنے
سے معلوم ہوسکتا ہے کہ وہان کیا کیا چیزین ہین مردم شماری
یہان کی آٹہہ لاکہہ تیس ہزار کی ہے فوج یہان چارسو بارہ
سوار اور چارسو بارہ پیادون کی ہے۔ ایک بجے کے
قریب ہوٹل مین واپس آیا۔ آج کی ڈاک مین دو چٹہیان

ایک کرنل مارشل اور دوسری خورشید جاہ بہادر کی وصول ہوئین۔ چار بجے کے بعد دوبارہ نمایش مذکور مین گیا اسلئے کہ کچھہ حصہ اوسکا دیکھنا باقی رہگیا تہا وہ سب اچھی طرح دیکھکر چند چیزین خریدین۔ آج پونے آٹھہ بجے برمنگھم کے طرف روانہ ہون گے اور گیارہ بجے داخل برمنگھم ہون گے۔

۸ جون مطابق ۱۵ رمضان روز چہارشنبہ شبکو ایک بجے برمنگھم اسٹیشن ہی پر ایک ہوٹل ہے جس مین جاکر اترا یہہ ہوٹل نہایت اچھا اور آراستہ تہا شب کو وہان معلوم ہوا کہ ۹ بجے صبح کو لارڈ ہور صاحب آئینگے اور یہان کے کارخانجات بندوق وغیرہ کے دکہلائینگے ۹ بجے کے قریب لارڈ مارٹینو اور جرمن جو یہان کے کارخانون سے خوب واقف تہے تشریف لائے اور

ہمین بند وقون کا کارخانہ دکہلانے لے گئے۔ تمام کارخانون
کے دیکہنے سے وہان یہہ بہی معلوم ہوا کہ یہہ بند وقین فروخت
بہی ہوسکتی ہین چنانچہ مشروط باجازت تین سو سوارونکے
مارٹنی ہنری کاربن کی فرمایش بہی کی گئی اجازت ملجانے
پر طلب کرلی جائینگی۔ وہان سے اسکیلن کا کارخانہ دیکہنے
گیا جہان کل چاندی کے ملمع کا کام تیار ہوتا ہے اوس کے
بعد ہوٹل مین آیا مردم شماری یہان کی ۴ لاکہہ اسی ہزار
ہے۔ پولیس قریب تین سو۔ فوج سوار ۹۰۰۔ پیادہ ۵۰۰ ڈہے
دو بجے کے بعد بند وقین جو خریدی گئین تہین آئین۔ یہہ
صرف نمونے کے واسطے دو بند وقین اور تین جوڑ ریو
الور کے لئے گئی ہین سہ پہر کو کارخانہ دیکہنے گیا وہان
معلوم ہوا کہ مہاراج پرتاب سنگہ بہی آج یہان داخل
ہوئے ہین باغات یہان کے عمدہ ہین۔ دہوپ ہمارے

شہر کے مانند ہے۔ آج ۷ بجے یہان سے لنڈن کیطرف
روانہ ہون گے اور ۹ بجے لنڈن مین داخل ہون گے۔

۹ جون مطابق ۱۶ رمضان روز پنجشنبہ۔ گذشتہ
شب کو ۹ بجے لنڈن مین داخل ہوے۔ اسٹیشن پر کرنل
کوبرن صاحب موجود تہے معلوم ہوا کہ کل ہی ۲ بجے اونکی
میم صاحبہ مالٹہ سے یہان آئے ہین۔ آج اسکاٹ ریس
مین شریک ہونے کے لئے ساڑہے دس بجے اسٹیشن
پر گیا۔ معمول کے مطابق سرکاری گاڑیان وہان موجود
تہین فٹجرلڈ صاحب نے سرلیپل گریفن صاحب سے
ملاقات کرائی۔ راجپوتانے کے رزیڈنٹ ہین۔ صاحب
موصوف نے پوچہا کہ آپ مہاراجہ ہولکر کو پہچانتے ہین
مین نے کہا کہ مجہسے ملاقات نہین ہے ہان اخبارون سے
معلوم ہوا ہے کہ وہ بہی لنڈن مین آئے ہین صاحب موصوف نے

اوسیوقت مہاراجہ صاحب سے ملاقات کرائی مہاراجہ صاحب بہت خوش نظر آتے تہے اور حیدرآباد کے حالات بہت کچھہ پوچہا دریافت کرتے رہے۔ ایک ہی ریل مین ہم سب ملکر شرط دیکھنے روانہ ہوے وہان ہندوستان کے تمام رجواڑے اور نواب جمع تہے۔ لنچ کے بعد مہاراجہ ہولکر کو پرنس آف ویلزنے یاد فرمایا تہوڑی دیر کے بعد مجھے بہی یاد فرمایا افسوس ہے کہ جلد اوسوقت مجھے اطلاع نہین ہوئی اسلئے مین وہان حاضر نہو سکا۔ یہان کا معمول ہے کہ ایک روز پرنس اور پرنسس آف ویلز مع خاص اپنے خاندان کے لوگون کے بطور تفریح یہان آتے ہین۔ اونکے ہمراہی مین سب چوکڑے کی گاڑیان ایک رنگ ایک وضع کی ہوتی ہین اور سب امرا چوکڑے کی گاڑیون مین بیٹھے ہوے رہتے ہین اور وہ چوکڑے روبرو اسٹانڈ کے کہڑے رہتے ہین

اور اوسی روز پکنک کرتے ہین۔ اکثر بڑی بڑی لیڈیان
زمین پر دستر خوان بچھاتے ہین اور ہمارے ملک کے
موافق زمین پر بیٹھکر کھانا کھاتے ہین۔ گھوڑ دوڑ تو معمولی
طور پر ہوتی ہے لیکن یہہ تماشہ البتہ قابل دید ہے۔ ۵ بجے
مکان کو واپس آیا۔ راہ یہان کی لنڈن سے ایک
گھنٹے کی ہے تمام لوگ ریل پر وہان آتے جاتے ہین۔
۱۰ ہجون مطابق ۱۷ ہرمضان روز جمعہ شب کو
یہان کے تھیٹر مین گیا اسکا مکان بہت بڑا ہے اور ہر ایک
نقل کو یہان نہایت عمدہ طور سے ادا کرتے ہین نقل کو اصل
کر دکھاتے ہین اور وہان کے پردہ اور بجلی کے آواز
اور چمک مثل اصل کے معلوم ہوتی ہے یہہ تھیٹر یہان
بہت معزز تماشاگاہون مین شمار کیا جاتا ہے اور
بہت بڑی بڑی لیڈیان اور جنٹلمین بڑے شوق سے

یہان آسکتے ہین۔

۱۱ جون مطابق ۱۸ رمضان روز شنبہ۔ آج صبح کو مس کوبرن صاحب اور اون کے بیٹے سے ملاقات ہوئی وہ بہی دسترخوان پر شریک تہے بعد اسکے دو بجے پہر اوس تہیٹر مین گیا وہان ایک قدیم سوداگر وینس کی نقل بہت عمدہ طور سے ہوئی۔ ۴ بجے وہان سے واپس ہوے راستہ مین جو میرے مکان کے قریب ایک مینا بازار تیار ہوا ہے وہان گیا۔ بازار مذکور کی صدر لیڈی لیتھ برج ہین وہ بہی وہان موجود تہین۔ یہہ بازار محض جیوبلی کی تقریب مین تیار کیا گیا ہے۔ جسقدر رقم جمع ہوگی خیرات مین صرف کیجائیگی۔ یہان کی لیڈیان اردو اچہی بولتی ہین یہہ سب بنگالے کے رہنے والے ہین اور فروخت کے واسطے اسقدر کوشش کرتے ہین

کہ جس کا بیان نہین۔ غلام محبوب کا مزاج بخار سے بہت
خراب ہے۔ ہاتھہ پاؤن مین ریاح کا درد ہے۔ ڈاکٹر کی
دوا جاری ہے۔ ناتوان بہت ہو گیا ہے۔ خدا فضل کرے۔
چند روز سے بعض آدمیون کو اکثر اس بیماری کی شکایت ہے
مغرب کے قریب فنچ لڈ صاحب نے آکر بیان کیا کہ کوئین اوڈ
سرکیل مین جوبلی کے بعد خریطہ لین گے اور ایک ہفتہ اور
زیادہ آپکا یہان قیام ہوگا۔ اوسیوقت حیدرآباد اجازت کا
تار دیا گیا جب حکم ہوگا عمل کیا جاے گا۔ ہنوز جواب
مرحمت نہین ہوا ہے۔

۱۲ جون مطابق ۱۹ ماہ رمضان یکشنبہ

آج کے دن ہمیشہ صبح کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آدمیون سے
لندن خالی ہو گیا ہے۔ اکثر مکان کے باہر بہت کم لوگ نظر
آتے ہین جو جو صاحب کہ مکان پر آکر ہو گئے تھے آج اون کے

مکانون پر بازدید کے واسطے گیا چند صاحب مکان پر
نہین ملے۔ دو روز سے موسم بہت اچہا ہے سردی بالکل
کم ہے۔ تہرماتیر ۸۰ درجے کے قریب ہے چار بجے کے
وقت زیادہ گرمی تھی۔ اتوار کو ہمیشہ ہڈ پارک مین ایک بجے
لوگ بہت کثرت سے جمع ہوتے ہین اور اسقدر آدمیونکی
کثرت ہوتی ہے کہ آمدورفت مشکل ہوجاتی ہے اکثر
اتوار کو لوگ گاڑیون مین بہت کم سوار ہوتے ہین سب پیدل
ہوا خوری کرتے ہین چار بجے وہان بیانڈ بجتا ہے ہزارون
آدمی جمع ہوتے ہین۔ جہان جہان تحفے دینے تہے آج انکے
حصے کردئے گئے ۶ بجے سیدرلنڈ صاحب کے مکان پر جاکر
اون کے بچون کو کچہہ کہلونے وغیرہ دئے وہان سے ہڈ پارک
مین ہوتا ہوا مکان پر واپس آیا ہڈ پارک مین پہولون کی بہار
قابل دید ہے لیکن افسوس ہے کہ وہ پہول صرف سرو ملک کے

ہین گرم ملک مین نہین ہوتے۔

۱۳ ۱ ۔جون مطابق ۲۰ ماہ رمضان روز دوشنبہ

آج دہوپ بہت تیز ہے تہرما میٹر ۹۰ درجے کے قریب ہے
سہ پہر کو پرنس آف ویلز ہڈ پارک مین ہوا خواری کو نکلتے تھے
فقط ایک سوار اون کے گاڑی کے آگے آگے تہا آج
ہڈ پارک مین گاڑیون کی ایسی کثرت تھی کہ چلنا دشوار ہوگیا تھا
۸ بجے کے قریب انڈیا آفس سے خریطہ جسے کہ حضرت
بندگانعالی مدظلہ العالی نے روانہ فرمایا تھا پہنچا۔ فقط
ایک تہیلی باریک کپڑے کی اور تورہ پوش سرخ لیوان
کمخواب کا معہ زرین جہالر کے تہا سردار دلیر الملک کی
زبانی معلوم ہوا تھا کہ خریطے کے ساتھہ ایک بہت
عمدہ صندوق آیا ہے یہان صندوق رکہنے کی کوئی
ضرورت نہ تھی لیکن اب صندوق تیار کرنا پڑے گا

آج شب کو تھیٹر مین گیا۔

۱۴ جون مطابق ۱۲ ماہ رمضان روز شنبہ

آج صبح کو یونائیٹڈ سروس کلب مین بلیٹرڈ کھیلنے کے واسطے گیا
اسلئے کہ وہان کے ممبرون نے مجھے اوس کلب کا آنرری
ممبر بنایا ہے۔ ۴ بجے شام کو کرنل میڈ صاحب آئے تھے
اور اپنے ساتھہ مسٹر کنگ ممبر پارلیمنٹ کو بھی لائے تھے
کہ اگر مین ہوس آف کامنز دیکھنا چاہون تو یہہ صاحب بخوبی
دیکھلا سکتے ہین۔ شکریہ کے بعد واقعی کیفیت اون سے
بیان کی گئی کہ اسکا بند وبست انڈیا آفس سے ہوگیا ہے
۴ بجے ہوس آف کامنز مین گیا اوس وقت وہان جو گفتگو
ہورہی تھی اوسکی روداد علحدہ منسلک ہے اگرچہ ضروری
چھوٹی چھوٹی اسپیچین جو دیجاتی ہین وہ روئداد مذکور مین
شریک نہین ہین۔ ۶ بجے کے قریب ہائیڈ پارک سے

ہوتا ہوا مکان آیا۔

۱۵ جون مطابق ۲۲ ماہ رمضان روز چہارشنبہ

۲ بجے ملیٹری ٹورنمنٹ مین گیا جہان پرنس آف ویلز
معہ شاہی خاندان کے اور تمام بڑے بڑے لارڈ وغیرہ
موجود تھے۔ اگرچہ ٹینٹ پگ رنگ اور کڑی لیمو وغیرہ
کی کسرت ہندوستان مین اس سے کہین بہتر کرتے ہین
لیکن اور تماشے وغیرہ نہایت عمدہ دیکھنے مین آئے۔
اور ہر ایک کام مین بہت صفائی اور شایستگی نظر آئی
وہان سے واپسی کے وقت بوٹینکل گارڈن مین جانے کا
اتفاق ہوا۔ یہان سے پہول اور میوؤنکی نمایش تھی بہت ہی
عمدہ عمدہ قسم کے پہول اور درخت اور میوے دیکھنے مین
آئے۔ وہان جنرل ڈورسر صاحب سے ملاقات ہوئی
جوکہ دس برس آگے حیدرآباد کے رزیڈنسی اسٹاف مین تھے

اگرچہ بہت زمانہ ہوا تھا لیکن دور سے دیکھکر مین نے
رکن الدین سے کہا کہ ڈور یہ صاحب معلوم ہوتے ہین
نزدیک آنے پر خود اونہون نے پہچانکر ملاقات کی جسوقت
وہان سے مکان پر واپس آیا طبیعت میری بدمزہ معلوم
ہوئی اسلئے کہ جہان ٹورنومنٹ تہا وہان اسقدر گرمی
تھی کہ جس کا پایان نہین شاید قریب ۱۰۰ درجے کے
پارہ ہوگا اسوجہ سے مجھے تپ معلوم ہوئی اور اوسی
شب کو لارڈ ناتھبروک کے یہان ڈنر کی اور لیڈی
سالسبری کے یہان رسپشن کی دعوت تھی دونون جگہہ مین
شریک نہو سکا۔

۱۶ - جون مطابق ۲۳ ماہ رمضان روز پنجشنبہ

آج صبح کو مزاج پرسی کے لئے لارڈ نارتھبروک مکان پر
تشریف لائے مجھے لارڈ صاحب ممدوح سے جبکہ ہندوستان

کے ویسرا سے تھے۔ فقط ایک مرتبہ ایلورہ مین ملاقات
ہوی تھی اس اخلاق اور محبت سے اونکا پیش آنا
صاحب ممدوح کی شرافت اور عالی خاندان ہونیکی
دلیل ہے۔ معلوم ہوا کہ شب کو دوسو پچاس سے زیادہ
دعوتی وہان حاضر تھے۔ آج تمام دن مکان مین رہا
فقط تیسرے پہر کو ہوا خوری کو گیا۔

۱۷ جون مطابق ۴ ماہ رمضان روز جمعہ

کو میرے مکان پر اٹ ہوم کی دعوت تھی دس بجے سے
لوگون نے آنا شروع کیا۔ دوبارہ کارڈ برنا متہبرک بھی
تشریف لائے اور لارڈ کراس معہ لیڈی صاحبہ اور
بہت سے لارڈ اور عمایدین تشریف لائے منسلکہ فہرست
درج ہے۔ دوسو آدمیون کے قریب آئے تھے ۲ بجے
تک بیانڈ بجتا رہا اور سیر ہوتا رہا۔ نہین معلوم کہ یہہ

اخبار والے کیون کر دریافت کر لیتے ہین کہ جس کے
مکان مین جو لوگ آئے ہین صاحب مکان سے زیادہ
اونکا زیادہ صحیح حال اخبار والون کو معلوم ہو جاتا ہے۔
شاید پولس سے اس کیفیت کو دریافت کرتے ہون گے
آج صبح کو ہوا خوری کے بعد مکان کو واپس آیا۔ ۹ بجے
ظفر جنگ بہادر آئے پرورش کے باب مین کچھہ باتین
کرتے رہے۔ اون سے مین نے کہا کہ آج شب کو فتح اللہ صاحب
کے یہان میری دعوت ہے اور جو باتین دریافت کرنی
رہگئی ہین وہان دریافت کر لیجائینگی۔ شام کو ۵ بجے
ہڈ پارک سے ہوا خوری کرتا ہوا واپس آیا۔ صبح کو برینٹن
جگہہ کو دیکھنے کے خیال سے جانیکا ارادہ ہے۔ ریل
سے ایک گھنٹہ کی راہ ہے شب کو ۶ بجے واپس
آنا ہوگا یہہ قرب وجوار کے اضلاع لندن سے تعلق

رکھتے ہین ان سب کو ملاکر مردم شماری لندن کی پچاس لاکھ ہے لیکن جوبلی کے سبب سے آجکل لندن مین اسّی لاکھ کی آبادی ہو گئی ہے اسوجہ سے کہ قرب و جوار سے بہت لوگ آرہے ہین۔ شب کو فٹجرلڈ صاحب کی دعوت سے واپس ہونیکے بعد تین خط حیدرآباد سے پانچوین ماہ رمضان کے لکھے ہوے محمد اشرف الدین وغیرہ اور ہدایت علی اور کرنل مارشل کے وصول ہوے۔

۱۸ جون و مطابق ۲۵ ماہ رمضان روز شنبہ

صبح کو ۹ بجے مکان سے روانہ ہوکر دس بجے اسٹیشن پر پہونچے ریل پر سوار ہوکر برٹین کی طرف روانہ ہوے مقام مذکور لندن سے ۵۱ میل ہے گاڑی وہان سوا گھنٹے مین پہونچتی ہے۔ تہوڑی دیر کے لئے وہان پہونچکر گرانڈ ہوٹل مین قیام ہوا۔ یہان کی مردم شماری سوا لاکھ

کے قریب ہے۔ آب و ہوا وہان کی لندن سے بہتر
نظر آئی اسوجہ سے کہ دریا وہان سے بہت قریب ہے
اور تمام شہر دریا کے کنارے آباد ہے۔
جو جو جگہین کہ قابل دیکھنے کے تہین اوتنے عرصہ مین جسقدر
ہوسکا دیکھی گئین۔ اوّل پولین یہہ بہت قدیم عمارت ہے
اور اب تک بہت درست ہے اسکی بنا جارج چہارم نے
ڈالی تھی ایک سو پانچ برس قبل کی وہ عمارت بنی ہوئی ہے
اکثر لندن سے ہر روز لوگ ہوا خوری کے طور پر وہان
جاتے ہین اور تمام دن وہین رہتے ہین اور بعض ایک
دو روز مقام کرکے واپس آتے ہین۔ مکان مذکور کے
ساتھہ ایک قدیم طویلہ تہا اب اوسکو کنسرٹ وغیرہ
کے واسطے عمدہ اور خوبصورت بنایا ہے۔ ایک
مقام کا نام اکوریم ہے۔ انواع واقسام کی مچھلیان وغیرہ

وہان رکہی ہوئی ہین۔ ناٹک رات دن وہان ہوا کرتی
ہے۔ لیکن ٹہیٹر مین کوئی نئی بات نہین تہی یہہ بڑی
بہت مشہور جگہون مین شمار کیا جاتا ہے۔ یہان کرنل
توڈی صاحب کی میم صاحبہ سے ملاقات ہوئی یہہ
اسی جگہہ نمبر ۲۴۷ کے مکان مین رہتے ہین۔ پہلی
ملاقات اجمیر شریف مین ہوئی تہی میم صاحبہ اور اونکی
چار بہنین یہہ سب اسوقت اوس مکان مین موجود تہین
وہان سے اسٹیشن پر آکر ۵ بجے ریل پر سوار ہوکر ۷ بجے
لندن مین داخل ہوگئے اوسوقت ہڈ پارک مین گاڑیون کی
ایسی کثرت تہی کہ بیان سے باہر ہے۔

۱۹ جون مطابق ۲۶ رمضان روز یکشنبہ

آج دس بجے ہسپتال کے روبرو پنشن خوارون کا
معائنہ تہا۔ پرنس وکٹر وہان تشریف لائے تہے

معائنہ کے بعد شاہزادہ ممدوح نے کچھ اسپیچ کی شمار
پنشن خوار ونکا نمبر ۱۵ کے کارڈ سے معلوم ہوسکتا ہے
گورنمنٹ کی جانب سے کیمبرج مین دعوت ہے کل وہان
جانا ہوگا یہان سے ۵۹ میل کا فاصلہ ہے ریل ایک
گہنٹہ مین جاتی ہے۔ اتوار کی وجہ سے آج زیادہ باہر
جانا نہین ہوا۔ پیشتر سے روانہ ہونے کا اور ساتہہ جانیکا
اسباب علیحدہ کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جو سامان
پیشتر سے روانہ ہونے کو ہے اوسی چہارشنبہ کو جہاز
پر لے گئے۔ ۷ بجے کے قریب کرنل مارشل صاحب
کے بیٹے اور ڈاکٹر لا صاحب آئے تہے۔ موسم بہت
اچہا معلوم ہوتا ہے بالکل ہمارے ملک کے موافق
ہے۔ ہر چہار طرف سے لوگ کثرت سے جمع ہورہے ہین
اندرون و بیرون شہر اسی لاکہہ کا شمار رہوا ہے۔

۲۰ جون مطابق ۷ رمضان روز دوشنبہ
آٹھ بجے کرنل مارشل کے فرزند سے ملاقات کر کے
وہان سے کیمبرج جانے کے واسطے اسٹیشن پر گیا
کپتان برن صاحب وہان گورنمنٹ کی جانب سے
حاضر تھے۔ راجہ کوچ بہار مع مہارانی کے ایک روز
آگے چلے گئے تھے۔ اور رجواڑے ہمارے ساتھ
تھے۔ لیکن لارڈ میو بڑی شان و شوکت سے اسی ریل مین
سوار تھے کیمبرج اسٹیشن پر جسوقت پہونچے بہت سے
لوگ جمع تھے اور اون لوگون نے بہت کچھ خوشیان
ظاہر کین۔ وہان سے سوار ہو کر ایک گورنمنٹ ہوس مین
جس مین کہ صدر مدرس رہتا تھا پہونچے۔ ہمراہ
میرے کرنل کوبرن صاحب اور غوث خان
خانسامان تھے صدر مدرس کی میم صاحبہ

سے چار وغیرہ سے مدارات کی۔ وہان سے ایک
مکان ٹون ہال کے قریب تہا۔ وہان گیا۔ وہان عجیب
تماشہ رہتا ہے۔ عجیب عجیب طرح کی باتین کرتے ہین
کبہی کوئی مرغ کی بولیان بولتا ہے کوئی بلی کی بولیان
بولتا ہے۔ خیر وہ لارڈ صاحب بہی تشریف لائے
ایک دہوم رہی یہہ جسقدر کارروائیان ہوئین
نمبر ۲۵ کی کتاب سے معلوم ہو سکتی ہین لینچ کے بعد
سوار ہوکر سوا چہہ بجے لندن مین داخل ہوے۔
اوسوقت ہڈ پارک مین گاڑیون کی ایسی کثرت تہی
کہ دو گہنٹون کے قریب ہمین راستہ نہین ملا
اور آہستہ آہستہ بہت عرصے مین مکان کو
پہونچا۔

۱۲ جون مطابق ۲۸ رمضان روز شنبہ۔ آج جیوبلی

پروسشن کا دن تہا اور جناب ملکہ معظمہ بڑی شان وشوکت
سے آبی گرجے تشریف لیجانے والی تہین ۔ صبح کو
ساڑہے نو بجے سے کل ہندوستانی ڈیپوٹیشن
جو پروسشن کے ساتہہ جانے والے تہے ہڈپارک
مین جمع ہوے اور ٹہیک دس بجے سے پروسشن
روانہ ہونا شروع ہوا تماشبینون کی اسقدر
کثرت تہی کہ مین کچہہ بیان نہین کرسکتا ۔ کئی ادمی
اوس روز کی کشمکش مین بیہوش ہوگئے
اور معلوم ہوا کہ ایک دو شخص کشمکش کے صدمے
سے مر بہی گئے اوس روز کے تمام تجمل
اور آبی کی کیفیت پروگرام نمبر ۳۰ سے بخوبی
معلوم ہوسکتی ہے ۔ ہم سب لوگون کے واسطے
ایک بنگلہ بہت عمدہ جگہہ پر لیا گیا جہان سے

اس تمام جلسہ کی سیر خوب نظر آتی تھی میرے
ہمراہ پروسشن مین ظفر جنگ بہادر اور دلیرالملک
بہادر اور کرنل کوبرن صاحب اور بلاٹ
ویٹ تھے ہمارے علاقے کے دو گاڑیان
پروسشن مین شریک تہین اور باقی راجاؤنکی
ایک ایک گاڑی تھی۔ ہر ایک گاڑی کا
نمبر اور چلنے کا قاعدہ یہہ تمام باتین
پروگرام سے خوب ظاہر ہوسکتی ہین۔
جوبلی کی رسم ختم ہونے کے بعد چار بجے
مکان پر پہونچا۔ دس بجے شب کو خودکوئین
کے رسیپشن مین دعوت تھی۔ جناب ملکہ
معظمہ نے کمال اخلاق سے مصافحہ کرکے مزاج
پرسی فرمائی۔ ایسے ہی اور سب راجاؤنسے جو

وہان جمع تھے۔ بعد اسکے پرنس آف ویلز اور ڈیوک آف کناٹ
نے مصافحہ کر کے مزاج پرسی کی۔ ڈیوک آف کناٹ سے
پہلی ملاقات تھی اور جناب ممدوح نے جو ملاقات فرمائی
غالباً ڈیوک ممدوح نے لیڈی ری کے خط سے مجھے معلوم
کیا ہوگا۔ تھوڑی دیر کے بعد اپنے دختر سے بھی ملاقات
کرائی دختر ممدوح نے لیڈی ری کے خط کی کیفیت بیان
کی۔ حقیقت یہہ ہے کہ جو لوگ شاہی خاندان کے ہوتے
اون مین غرور مطلق نہین ہوتا۔

روشنی شب کو کچھہ بہت عمدہ نہ تہی بلکہ ہمارے
ملک کی دیوالی مین اس سے زیادہ چمک دمک
معلوم ہوتی ہے۔ وہان بعض بعض جگہون مین
گیاس کی روشنی اچہی تہی بعض بعض خاص تنگ
جگہون مین گاڑیون کا چلنا شب کو بند کر دیا گیا تہا

پیادہ نمائش مین شب کو اِس کثرت سے پہرتے تھے کہ جس کا حد و پایان نہین۔ تمام عمر اِس قدر کثرت آدمیون کی دیکہنے مین نہین آئی۔

۲۲ جون و ۲۹ رمضان روز چہارشنبہ

آج چار بجے پرنس آف ویلز معہ پرنسس اور بہت سے شاہی خاندان کے لوگون کے ہڈ پارک مین تشریف لائے تھے۔ پرنس ممدوح سے ملاقات ہوئی خود پرنسس سے بہی ملاقات کرائے۔ تہوڑی دیر کے بعد جناب ملکہ معظمہ بہی وہان تشریف لائین۔ یہہ تقریب جوبلی کے یادگار مین بچون کو جمع کر کے اون کو کچہہ کہلانے اور انعام دینے کے لئے تہی۔ چنانچہ ۳۰ ہزار بچے اوس روز ہڈ پارک مین جمع تھے۔ آج کے روز ہڈ پارک مین

آدمیون کی ایسی کثرت تہی کہ آج تک اوس مقام
مین اِس قدر لوگ کبہی نہ جمع ہوئے ہون گے۔ اِس
صرف کے لئے چندہ کیا گیا تہا۔ پارک کے اندر
گاڑیون کی بہت کثرت تہی۔ لیکن بند و بست ایسا عمدہ
کیا گیا تہا کہ آمد و رفت مین کسیکو کچہہ تکلیف نہین ہوتی
تہی اگرچہ کرایہ کی گاڑیان ہڑ پارک کے اندر نہین جاتی
تہین لیکن با اینہمہ خانگی گاڑیون کی ایسی کثرت
تہی کہ راستہ ملنا دشوار تہا اوس مجمع مین ایک
غبارہ اوڑایا گیا جس مین دو تین آدمی بیٹہے تہے
اور وہ زمین سے اوپر کو بہت کچہہ بلند ہو کر آسمان
کے طرف اوڑتا ہوا چلا گیا۔ معلوم نہین کہ کس مقام
مین اوترے گا۔ وہان ایک بہت دراز قد آدمی
بہی دیکہنے مین آیا۔ عمر بہر مین اتنے لانبے قد کا

آدمی کبھی دیکھنے مین نہین آیا تھا۔ قد آٹھہ فٹ ۹ انچ
لمبا تہا۔ وہ بہی اوس روز وہان عجائبات کے طور پر
لایا گیا تھا۔ شب کو لیڈی سالسبری کا فارن آفس مین
رسیپشن تہا لوگون کی بڑی کثرت تھی کوئین تشریف نہین
لائین سوائے جناب ممدوح کے پرنس آف ویلز معہ
پرنسس وغیرہ اور شاہی خاندان کے اور بہت سے
لارڈ وغیرہ جمع تھے۔ اگر سب کے نام لکھے جائین
تو شاید دو ایک روز مین صرف سب کے نام لکھے
جاوین گے۔ ایک بجے کے قریب مکان پر واپس آیا۔

۲۳ جون ویکم شوال روز پنجشنبہ۔ آج
لیڈی روزبیری کا اسپشن ہے۔ لیکن چونکہ
الڈر شاٹ مین قواعد دیکھنے جاتا ہے۔ لیڈی موصوف
کی دعوت قبول نہین کی جا سکی۔ تقویم کے رو سے

آج عید الفطر ہے قدیم دستور کے مطابق اول
سید رکن الدین اور سب ہمراہیون نے نذرین
گذرانین ساڑھے آٹھ بجے مکان سے روانہ ہوکر
اسٹیشن پر پہونچے۔ میرے ہمراہ کرنل کوبرن مسس
سدر لنڈ سید رکن الدین۔ عبد اللہ بیگ۔
پریم سنگھ۔ دوساجی۔ محمد یسین تھے۔
نو بجے پرنس آف ویلز معہ فوجی عہدہ دارون
اور یورپین مہمانون کے تشریف لائے۔
اور ہم سب ایک ہی ٹرین مین آلڈر شاٹ
کو روانہ ہوئے گاڑی تخمیناً ایک گھنٹے مین
آلڈر شاٹ کے اسٹیشن پر پہونچے۔ وہان
سواری کے گھوڑے وغیرہ حاضر تھے۔ ہمارے
واسطے گاڑیون کا بندوبست کیا گیا تھا ہم لوگ

گاڑیون مین سوار ہوکر قواعد کے میدان مین
پہنچے۔ پرنس آف ویلزا ور ڈیوک آف کناٹ
کیمبرج کے آنے کے بعد سلامی اور مارچ پاسٹ
وغیرہ شروع ہوئی۔ آج کے روز جو کچھ
یہان قواعد ہووہ نمبر ۴۰ کے پروگرام
سے معلوم ہوسکتی ہے قواعد کے ختم ہونے
کے بعد ۲۰ بجے ہم سب کوئین کے پیولین مین
داخل ہوئے۔ وہان پرنس آف ویلز و ڈیوک آف
کناٹ و ڈیوک آف کیمبرج سے ملاقات ہوئی
خیر و عافیت پوچھتے رہے۔

تین بجے معہ ہمراہیون کے لینچ پر بیٹھے۔ پرایوٹ
سکرٹری کے ذریعہ سے مجھے یاد فرمایا۔
لنچ سے فارغ ہونے کے بعد گاڑیون مین

سوار ہو کر اسٹیشن پر آئے اول یہہ تجویز قرار پائی تہی کہ ڈیوک آف کیمبرج سے پونے چار بجے کی ٹرین مین روانہ ہو جائین اور ۴ بجے پرنس آف ویلز روانہ ہون۔ مگر کچہہ ایسا خلل پڑا کہ ہم سب ایک ہی ٹرین مین سوار ہو کر ۵ بجے لندن مین داخل ہوئے۔ اکثر یورپین اسبات کے شاکی ہین کہ ہندوستان کے امرا وغیرہ اوقات کے بالکل پابند نہین ہوتے۔ لیکن بعض بعض جگہہ یہان بہی بڑے بڑے امیرون مین دیکہا گیا ہے کہ اوقات کی پابندی مین کچہہ فرق آہی جاتا ہے۔

۴ ۲ جون ۲ شوال روز جمعہ

آج تمام روز ابر آسمان پر گہرا رہا۔ لیکن بارش نہین ہوئی۔ ۲ بجے لارڈ کراس نے معہ کرنل کوبرن

اور کیپٹن عبد اللہ بیگ کے لنچ کی دعوت دی تہی
لارڈ نارتہبروک اور چار لارڈ بھی وہان لنچ پر موجود
تھے لیڈی کراس نے بھہ دعوت خاص میرے ہی
لئے کی تہی وہان سے فارغ ہو کر مکان پر واپس آیا۔
اوس روز ۴ بجے شام کو برہنگہم کلب مین پولو میچ
ہی جسمین پرنس آف ویلز خود تشریف لانے والے
تھے۔ گاڑی مین سوار ہو کر آدہے گہنٹے مین وہان پہونچا۔
بہت سے تماشبین وہان جمع تھے۔ اور چائے
وغیرہ کا کل سامان وہان بہت عمدگی کے ساتھ
کیا گیا تھا۔ ٹہیک ۵ بجے پرنس آف ویلز معہ
پرنسس آف ویلز اور بہت سے شاہی مہمانون
کے وہان تشریف لائے۔ جناب پرنس ممدوح
کے آنے پر کہیل شروع ہوا جس کی خلاصہ

کیفیت نمبر ۵۰ کے پروگرام سے معلوم ہو سکتی ہے۔ آج شب کو جناب ملکہ معظمہ کی جانب سے بکنگھم پاس مین اٹ ہوم اور بال تھا مجھے بڑا افسوس ہوا کہ برمنگھم سے واپسی کے بعد کچھ بخار آگیا جس کی وجہ سے وہان جانا نہین ہو سکا۔ آج میل کے آنے کا دن تہا لیکن کوئی خط نہین آیا۔

۲۵ جون ۳ شوال روز شنبہ

آج بھی کسیقدر سردی ہے لیکن ناگوار نہین معلوم ہوتی۔ اخبار کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ میل کا جہاز مسمی پداس لتس سویز کنال مین ایک پہاڑ موسوم راس الحد کے کور پر چڑہ گیا جس کی خدیو مصر کے جہاز نے مدد کر کے ڈاک وغیرہ نکال لی اس وجہ سے بھہ ڈاک سہ شنبہ کو ملے گی

۹ بجے کے قریب دلبیر الملک بہادر آئے تھے۔
بعدہ ونٹسٹ کے گھر گیا۔ وہان سے پھر تیسرے
وقت برٹش میوزیم دیکھنے گیا جہان کہ بہت سے
اسباب اور چیزین عجائب اور غرائب
نظر آئین اگرچہ ہر چیز عجیب اور غریب
ہے۔ لیکن کتب خانہ بہت بڑا اور قابل دید ہے
۱۲ لاکھ جلدین کتابون کی ہین اور ہر ایک
علم و فن کی کتابین ہین جنکی فہرست کی
ایک کتاب علحدہ چھپی ہوی ہے۔ ایک فہرست
قدیم عربی کتابون کی چھپی ہوئی نظر آئی اوس
فہرست مین جس کتاب کی ضرورت ہو اوسے
فوراً لا دیتے ہین۔ آزمایش کے طور ایک کتاب
طلب کی گئی۔ فوراً لا دی گئی۔ حال مین جنرل فریزر صاحب نے

جو کتاب چھپوائی ہے وہ بھی وہان موجود ہے۔ ایک
ٹکڑہ کاغذ کا وہان پر وکٹوریہ کے ہاتھہ کا لکھا ہوا
جسوقت جناب ممدوحہ کا سن ۴ برس کا تہا بطور یادگار
کے رکھا ہوا ہے اوس پر فقط وکٹوریہ موٹے حرفون
سے پنسل کا لکہا ہوا ہے۔ اِس میونریم کا تمام
مکان بغایت عمدہ طلائی کام سے بنا ہوا ہے۔
اس مین تین سو کے قریب ملازم ہین۔ اس مین جانے
کے واسطے کچہہ فیس نہین لیتے ہین۔
آج شب کو تہیٹر دیکہنے کا اتفاق ہوا۔ بہت دن ہوئے
کہ بور اسمتھ صاحب نے سفارش کی تہی کہ اگر بجلی
کی روشنی کی حیدرآباد مین ضرورت ہو تو یہین کے
صاحب کارخانہ سے بندوبست عمدہ طور سے ہوسکتا ہے
وہی روشنی تہیٹر ہوس مین تہی۔ تہیٹر کے دیکہنے کے بعد اوس

روشنی کے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ ۱۲ بجے کے قریب
مکان واپس آیا۔ تھیٹر کا حال کارڈ نمبر ۷ سے معلوم ہوسکتا ہے
۲۶ جون مطابق ۴ شوال روز یکشنبہ۔ آج صبح
کو فوٹو والے کے مکان پر گیا۔ اقرار کیا تھا کہ اتوار کو
مین یہہ کام کر سکتا ہون اسکے سوا گورنمنٹ کا بھی حکم ہے
کہ جو لوگ غیر ملک سے آئین اون کے فوٹو سرکار مین داخل
کیا کرے۔ یہہ شخص ڈرلی نام لندن مین اول درجے کا فوٹو
گرافر سمجھا جاتا ہے۔ واپس آنے کے بعد مسٹر راکس اور مسٹر
ورلی جنکا مکان نیلگری مین مین نے رہن لیا ہے اگر ملاقات
کی اور برکفسٹ پر شریک رہے اور چند اشخاص مسلمان
علیگڈہ کالج کے بھی تعلیم یافتہ جو کہ لندن مین کسی کالج مین
داخل ہین برکفسٹ پر شریک تھے۔ ۳ بجے راجہ پرتاب سنگھہ بہادر
ملاقات کیو اسطے تشریف لائے یہہ چونہی مرتبہ ہے کہ وہ اپنی

مہربانی سے تشریف لائے ہین۔ ۴ بجے رخصت ہوئے
اسکے بعد کیو گارڈن مین گیا یہہ بہت بڑا باغ ہے۔ آمون
کے درختون کی داشت کے واسطے بڑے بڑے
مکان تیار کئے ہین تاکہ سردی سے محفوظ رہین۔ اکثر
ہمارے ملک کے درخت مثل تاڑ اور آم وغیرہ کے
وہان ہین۔ یہہ تاڑ کا درخت بھی وہین پیدا ہوتا ہے
جہان آم ہو سکتا ہے۔ اسواسطے تاڑ کے درخت کے
موافق بلند مکان بنائے ہین اور ہندوستان کی سر
زمین کے دوسرے قسمون کے اور بہی درخت وہان
بہت ہین واپسی کے بعد لیڈی جا نگی کا نسرٹ نے
دعوت کی تہی وہان گیا۔

۲۷ جون مطابق ۵ شوال روز دوشنبہ
۴ بجے مکان کے قریب گھوڑون کا نیلام تھا۔ یہہ

نیلام ہفتے مین دو مرتبہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کو ہوا
کرتا ہے اوس نیلام مین دو گہوڑے خریدے گئے
ایک سُرنگ دوسرا کمیت۔ کمیت ابتدا مین ۶۰۰ گینی کو
خرید اگیا تہا اور سُرنگ ۳۰۰ گینی مین لیکن نیلام
مین کم قیمت کو ملے۔ آج رات کو آپرہ دیکہنے گیا۔ ہر روز
کچہہ ایسا چکر لگا رہتا ہے کہ اس قسم کے تماشے بہت
کم دیکہنے مین آئے۔ اگرچہ مکان اچہا ہے لیکن یہہ اپرہ
کچہہ قابل تعریف کے نہین ہے جیسا مکان آپرہ کا
یا اور کسی سرکش وغیرہ کے مکانات پارس
مین دیکہنے مین آئے ویسے لندن مین نہین دیکہے گئے
آج پرنس آف ویلز اور پرنسس کی خدمت مین تحفے
کپتان سدرلنڈ صاحب کی معرفت گذرانے گئے
جس کی فرد سید رکن الدین صاحب کے پاس ہے۔

۲۸ جون مطابق ۶ شوال روز سہ شنبہ

ساڑھے ۴ بجے پکاڈلی دیکھنے کے واسطے گیا جہان
ایسی بے مثل و نایاب تصویرین ہین جن کا بیان نہین
ہو سکتا۔ جب کسی ملک مین کوئی عمدہ تصویر سُنتے
ہین تو بلا لحاظ قیمت اوسے خرید لیتے ہین۔ چند
تصویرین بہت ہی عمدہ ہین تصویرون کا مکان بہت
بڑا ہے تعداد تصویرون کی نمبر الف سے معلوم ہوسکتی
ہے۔ آتے وقت ہڈ پارک مین ہوتا ہوا مکان واپس
آیا۔ ہڈ پارک مین پرنس آف ویلز سے ملاقات
ہوئی۔ آج شب کو بہت بڑا اسٹیٹ بال ہے۔ ہزار
آدمیون کے قریب وہان جمع ہون گے وہان
ضرور جاؤن گا۔ ۲ بجے کے قریب کرنل میڈ صاحب
آئے تھے اور سفارش کی کہ ڈایرکٹر لو آپ سے

ملاقات کرنا چاہتے ہین۔ ولیر الملک بہادر کے
ذریعہ سے جواب دیا گیا کہ ایک روز جانے کو
باقی ہے اور اوس روز ہی کوئین کی گارڈن
پارٹی ہے افسوس ہے کہ عدیم الفرصتی کی وجہ
سے ملاقات نہین کر سکتا۔ آج ہی شب کو لارڈ
میور صاحب کی دعوت مین جانا ہوا یہہ لنڈن
کے لارڈ ہین۔ فقط ایک سال کے واسطے مقرر
کئے جاتے ہین۔ ایک نومبر کی نوین سے دوسرے
نومبر کی نوین تک رہتے ہین وہان حد سے
زیادہ لوگون کی کثرت تہی۔ کل شاہی خاندان
اور ڈیوک اور لارڈ سوائے جناب ملکہ معظمہ کے
وہان جمع تھے بہت بڑی پارٹی تہی جس کا بیان
نہین ہو سکتا۔ یہہ گلڈ ہال بہت بڑا مکان ہے

لیکن نہین معلوم کہ اِس کا رنگ اندر سے سیاہ کیون ہے اور کچھہ روشن نہین معلوم ہوتا۔

۲۹ جون مطابق ۷ ماہ شوال روز چہارشنبہ آج حاضری پر کرنل کوبرن اور ساتھہ کے لوگون کے علاوہ کرنل مسس و مس اربتنٹ کرنل ولڈن اور دو صاحب اور شریک تھے آج شام کو ۵ بجے سے ۷ بجے تک کوئین کے گارڈن پارٹی ہے اوس مین ضرور جانا ہوگا پارٹی مین میرے ہمراہ کوپرن صاحب معہ میم صاحب دو ساجی عبداللہ بیگ اور محمد لسین جائین گے اور آج ہی فنچ لڈ صاحب کی معرفت کوئین کی خدمت مین تحفہ گذرانا جاتا ہے اِس لئے کہ ونزر کاسل سے کوئین یہان تشریف لائے ہین۔ تمامی تحفون کی

فہرست سید رکن الدین کے پاس ہے۔

۳۰ ؍ جون مطابق ۸ ؍ ماہ شوال روز پنجشنبہ

آج ضرورت کی سب چیزین درست کر لی گئین اسلئے
کہ جہاز مین اسباب کا باندہنا بہت مشکل ہوتا ہے۔
کل جمعہ کو انشاء اللہ تعالے حیدرآباد کی سمت روانہ
ہون گے۔ جمعہ کی ڈاک سے خطون کا بند و بست
کر دیا گیا ہے کہ شب کو کالیس مین ملین۔ آج ڈیوک
آف کناٹ سے بکنگہم پالس مین ملاقات ہو گی۔
اگرچہ بہت سی پارٹیون مین ملاقات ہو چکی ہے
لیکن یہہ خاص طور کی ملاقات ہے۔ کل کی گارڈن
پارٹی مین ڈیوک آف انڈنبرا سے کوبرن صاحب
کے ذریعہ سے ملاقات ہوئی تہی بہت عمدہ شاہانہ
مزاج ہے مجھہ سے فرمایا کہ چونکہ مجھے میڈی ترینیین سے

کا کام ہے اسلئے کل ہی مین یہان سے روانہ ہوجاونگا۔
یہان میرا زیادہ رہنا نہین ہوسکتا۔ آج ایک بجے
ونزر کاسل مین جانا ہے۔ سرکاری حکم ہے کہ اڈرس
حاضر رکھو۔ میرے ہمراہ کوبرن صاحب سید رکن الدین
دوساجی اور عبداللہ بیگ رہین گے۔ قبل از حاضری
مسٹر ولکنس صاحب کرنل لڈلو اور جنرل چمپبر لین
ملاقات کو آئے تھے۔ آج ہی ڈیوک اور دچیز آف
کناٹ کا تحفہ گذرانا گیا تفصیل کی فرد سید رکن الدین
کے پاس ہے۔ سوا ایک بجے ریل مین سوار ہوکر ونزر
مین داخل ہوئے۔ جو جو باتین وہان ہوئین پروگرام
نمبر ۵۵ کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتی ہین لوگون
نے جو جو تحفے داخل کئے تھے وہان رکھے تھے۔ جناب
ملکہ معظمہ قیصر ہند نے اپنے ہاتون سے مڈل

عنایت فرمایا اور اول ایک کاغذ بھی دیا اور لارڈ
کراس کے ذریعہ سے حکم فرمایا کہ ایک جوبلی
کا تمغہ اور ایک فوٹوگراف اور بعد کو عنایت ہوگا
۵ بجے کے قریب وہان سے مکان کو آیا۔ سر جان
کلارک کے مکان پر ملاقات کو گیا۔ نہایت ہی
عمدہ ضعیف شخص ہین ہنوز ہوش و حواس
درست معلوم ہوتے ہین سن اسی برس
سے زیادہ ہے۔ واپس ہوتے ہوئے مس
کوبرن سے ملا۔ آج بارہ بجے کوبرن صاحب کا
ایک بیٹا مالٹا سے آیا مگر کوبرن صاحب نے
یکایک نہین پہچانا جب اوس نے نام بتلایا
تب معلوم ہوا۔ وہان سے ہڈ مارک ہوتا ہوا
مکان پر آیا۔ کل صبح کو یہان سے سوار ہوکر ریل پر

جانا ہے۔ وہان سے دو گہنٹے مین انگلش چینل
پار ہوکر جب تک کہ رات کی ڈاک لندن سے کیلس
مین نہ پہونچے وہان رہنا ہوگا۔ وہان سے ۲ بجے۔
ریل برنڈسی کو روانہ ہوگی اور دوشنبے کی صبح کو
جہاز میسنگولیا تر سوار ہوکر سویز کو روانہ ہونگے۔

یکم جولائی مطابق ۹ شوال روز جمعہ

آج آٹہہ بجے تہوڑا اسباب پیشتر سے روانہ کردیا گیا
ہے وہ ہمن جہاز پر ملجائے گا انشاء اللہ تعالے
ہم سب دس بجے اسٹیشن کو روانہ ہون گے۔ دو ہفتے
ہوگئے کہ بارش نہین ہوئی۔ تمام لوگ بارش کی
خواہش کرتے ہین۔ آج تک طلوع وغروب
کا وہی حال ہے کہ دس بجے تک مغرب کا تہوڑا
سا وقت باقی رہتا ہے۔ اور ۲ بجے سے صبح شروع

ہوجاتی ہے تین بجے اچھی روشنی ہوجاتی ہے اور
جانور بولنے لگتے ہین لوگون کا بیان ہے کہ سرما
کے موسم مین اسکے بالکل برعکس ہوتا ہے یعنے
اسیقدر رات بڑی اور دن چھوٹا ہوجاتا ہے۔
لندن سے روزنامچہ کا تحریر کرنا ختم ہوا ساڑھے
۶ بجے روز جمعہ۔
ہم سب معہ ہمراہیون کے ۱۱ بجے ریل مین سوار
ہوکر روانہ ہوئے اسٹیشن پر بہت سے لوگ رخصت
کرنے کے لئے آئے تھے۔ دو گھنٹے مین ریل مقام
ڈوور مین پہونچی اوسیوقت ونکٹا نامی اسٹیمر مین
سوار ہوکر انگلش چینل سے پار ہوئے اور کالیس
مین داخل ہوئے۔ جہاز کو کسیطرح کا تکان نہین ہوا
ڈیرہ گھنٹے مین بڑے آرام کے ساتھہ پار ہوکر کالیس مین

ایک ہوٹل مین ٹھہرے۔ یہہ ہوٹل بالکل غیر آباد
معلوم ہوتا ہے۔ وجہ یہہ ہے کہ یہان مسافر
زیادہ نہین ٹھہرتے ہین۔ جو مسافر لندن سے
آتے ہین وہ سیدہے پارس چلے جاتے
ہین اور اسیطرح سے جو پارس سے آنے
والے ہین وہ سیدہے لندن کو چلے جاتے
ہین۔ یہان آبادی بہی بہت زیادہ نہین ہے
یہان سے فرنچ کا علاقہ ہے۔ اب شب کو
۱۲ بجے برنڈیسی کو ریل روانہ ہوگی۔ سدرلنڈ
صاحب یہان تک میرے ہمراہ آئے
ہین۔ یہان سے لندن واپس ہوجائینگے

۲ جولای مطابق ۱۰ شوال روز
سشنبہ۔ شب کو ٹہیک ایک بجے ریل برنڈیسی

کی طرف روانہ ہوئی جنگل کی وضع بہت اچھی تھی سرما کا موسم ہمارے ملک کے مانند ہے۔ جنگل مین اکثر خودرو لالہ اور نافرمان بہت نظر آتے ہین۔ ہوا مین سردی نہین معلوم ہوتی۔ یہہ فرانس کا علاقہ کیلس سے شروع ہوتا ہے گندم کی زراعت اور ترکاری اور میوہ جات اور خشخاش کی پیداوار کثرت سے ہوتی ہے۔ یہہ گاڑی شب و روز چلتی رہتی ہے کبہی زیادہ عرصے تک کہین نہین ٹہرتی۔ کھانا اور چار وغیرہ سب چلتے ہوئے گاڑی مین تیار ہوتے ہین۔ سیکڑون کوس دونون طرف بڑے بڑے کارخانہ جات ہین۔ ہر پانچ چھہ میل پر

قریب قریب گاون کی سی وضع نظر آتی
ہے۔ آج شب کو کرنل کوبرن صاحب کا لندن
سے تار آیا کوئی ڈاک حیدرآباد سے نہین آیا۔
ایک اسٹیشن پر جس کا نام وکبسرلو ہے پونے
۱۲ بجے سے دس منٹ تک گاڑی وہان ٹھہری
رہی۔ اس اسٹیشن سے سیکڑون میل تک
انگور کے کھیت ہین۔ شاید یہہ کوئی جاگیر ہے
بہت بڑے بڑے مکانات ہین درخت سرو
وغیرہ کے خودرو ہین اس قدر یہہ گاڑی
تیز جاتی ہے کہ درختون کا پہچاننا مشکل
ہو جاتا ہے۔ آج دس بجے ریل مین برگشت
ہوا۔ ہمارے باورچی نے بھی کچھہ کھانا پکا لیا تھا
ساڑھے ۱۲ بجے کے قریب ہمارے پیچھے کا

ل جس کی گرمی سے کہانا وغیرہ درست کیا جاتا ہے۔ شکستہ ہوگیا اِس وجہ پانچ منٹ تک گاڑی کہڑی رہی۔ گرمی یہان بہت ہے ہمارے شہر کے موافق یہان گرمی ہوتی ہے اِس وجہ سے کہ اطراف مین بڑے بڑے پہاڑ یان ہین شب کو سات بجے ڈنر کھایا گیا۔ ۸ بجے موڈن اسٹیشن پر پہونچے جہان کہ کسٹم ہوس ہے یعنے کروڑگیری کی جگہہ ہے لیکن ہمارے پاس چونکہ کوئی شئے محصول طلب نہین تہی اِس لئے گارڈ کے کہنے سے ہمارا اسباب نہین کہولا گیا ورنہ تہوڑی دیر تکلیف اوٹہانے پڑتی۔ تہوڑی دیر کے بعد ایک ٹنل یعنے (درہ) اِس قدر لمبا آیا کہ آدہے گہنٹے تک بہت تیزی سے ریل چلتی رہی اِس ریل

مین رات و دن چراغ روشن رہتے ہین۔
تمام شب چاندنی کی بہت بہار رہی۔ لیکن ہم
اوسی ڈبہ مین سے وہ بہار دیکھتے رہے
ریل کے دونون طرف پانی کے نالے جاری
ہین اِس وجہ سے کہ ہنوز پہاڑون پر برف
جما ہوا ہے۔ پانچ ۵ بجے کے قریب کسی قدر
بارش بھی ہوی تھی۔

۳ ۔ جولای مطابق ۱۱ ۔ شوال روز یکشنبہ

آج علے الصباح معمولی وقت پر اوٹھکر دیکھا
کہ گھڑی مین تین بجے ہین دوسری گھڑی
دیکھے کہ شاید پہلی غلط ہو اوس مین بھی وہی وقت
تھا۔ لندن سے یہان تک یون گھنٹے کا فرق
ہوگیا ہے۔ یعنے گھڑی کو ہر روز آگے بڑھاتا

پڑتا ہے۔ اٹلی کا جہاز آنا پالرمو جس پر ہم نے
الگزنڈریہ سے نیپلس تک سفر کیا تھا اوس
کے ڈاکٹر مسمی منازلی سے ۶ بجے اسٹیشن
پر ملاقات ہوئی لیکن ریل زیادہ نہین ٹھہری وہان
سے روانہ ہوگئی۔ دونو جانب زراعت ککئی
اور گندم اور پوست کی ہے۔ لالہ نافرمان
بھی خال خال ہے۔ سرو کے درخت بہت ہین
ہمارے ملک کے درخت نظر نہین آئے
دوسرے ہی قسمون کے ہین۔ انگور کی بیل
کثرت سے ہے۔ ٹھیک ۸ بجے بلو یان
اسٹیشن پر پہونچے۔ وہان جس ڈبے مین
ہم سوار تھے وہان وہ بدلا گیا دوسرا ڈبہ
نہایت عمدہ اور آراستہ ملا۔ ہر طرح کا ہمین

آرام ہے۔ پہلی گاڑی مین کھانے کا خرچ ۱۱ پونڈ ہوا ہے۔ تین وقت چار ایک وقت برکفسٹ۔ ایک وقت ڈنر۔ آج کا برکفسٹ ۲۸ فرنک کو خریدا گیا۔ یہان بہت ہموار زمین ہے۔ کہیت نہایت سرسبز ہین یہہ تمام علاقہ برنڈزی تک اٹلی کا ہے۔ یہان سے انگور کے درخت وغیرہ کی زراعت ہے۔ دور تک آبادی نظر آتی ہے۔ زمین کا رنگ سُرخ ہے لالہ نافرمان یہان کا جنگلی گہانس ہے۔ سردی بالکل نہین ہے انشاءاللہ تعالےٰ آج شب کو جہاز مینگولیا پر سوار ہونگے۔ جہاز مینگولیا ٹہیک ۹ بجے صبح کو بمبئی کے طرف روانہ ہوگا۔ مقام کسٹم ہوس کے اسٹیشن سے برنڈزی تک اٹلی کا علاقہ ہے۔ تہوڑی دیر کے

بعد ہونیان سے ایڈریاٹک سے شروع ہوتی ہے
بڑے جہاز اوس مین نظر نہین آئے برابر ریل اوس
کے کنارے کنارے جاتی ہے اور بائین طرف
دریا رہتا ہے۔ ساڑہے ۴ بجے ایک اسٹیشن پر پہونچے
وہان آدہا گہنٹہ ڈنر کے واسطے ریل کہڑی رہتی ہے
اکثر اس دریا مین چہوٹے چہوٹے پردون کی کشتیان
نظر آئین کوئی بڑا دخانی جہاز نظر نہین آیا۔

۴ جولائی مطابق ۱۲ شوال روز دوشنبہ

شب گذشتہ کو ۳ بجے جہاز کا لنگر اوٹہا دس بجے
تک دونو طرف دور سے پہاڑ نظر آتے رہے
آج صبح کو ایک صاحب مسمی پارسل خود ہی ملے اور بیان
کیا کہ جسوقت سرکار نظام بنارس کے اسٹیشن مین
داخل ہوئے تھے۔ مین اوسوقت وہان حاضر تہا۔ اور میری خدمت

بنگالے کے ضلع مین سپرنٹنڈنٹ پولیس کی تہی جس
چیز کی جہاز مین ضرورت ہوا وسکی سربراہی کے
لئے مین حاضر ہون اس جہاز مین حاضری نو بجے
تفن ڈیڑ بجے اور ڈنر سات بجے ہوتا ہے لیکن
مین نے اپنا وقت اپنے شہر کے موافق رکہا ہے
جہاز کا کیپٹن مسمی فریزر بہت اچہا شخص ہے۔ کسی جہاز مین
ایسا نہین ہوا تہا کہ جہاز والا اپنے صرف کا ہی بکرا ہمارے
آدمیون کے ہاتہہ سے ذبح کرائے یہان کے کیپٹن کا
حکم ہے کہ ہمارے آدمی ذبح کرین۔ ہوا بہت گرم ہے
دہوپ بہت تیز ہے۔ کیپٹن برون سکندرآباد کی والنیٹر
کے افسر بہی اسی جہاز مین ہمسفر ہین۔ یہہ جہاز ایک گہنٹے
مین ۱۲ میل جاتا ہے۔ سات بجے کے قریب میل کا ایک
جہاز ہمارے جہاز سے بہت قریب لندن کے طرف

جاتا ہوا معلوم ہوا کوئی مچھلی وغیرہ نظر نہین آئی۔
آج سات بجے تک ایک سو ساٹھہ میل اِس جہاز نے
کراہ طے کی۔ جہاز کے کپتان کو ہند کے کہانون کا بہت
شوق ہے برنڈسی سے باہر ہو کر آج مغرب تک لنڈن
کے وقت سے ایک گہنٹہ دس منٹ زیادہ کیا گیا۔

۵ جولائی مطابق ۱۴ شوال روز سہ شنبہ آج
سوا چار بجے صبح کو دیکہا کہ قریب نماز کا وقت زایل ہوا
چاہتا ہے۔ ٹہیک ساڑہے چار بجے آفتاب طلوع ہوگیا
آج اور پندرہ منٹ گھڑی زیادہ کرمی ہوگی دوسرے
جہازون کی بہ نسبت اسمین بہت تحقیق طلوع وغروب
کی ہے۔ شب گذشتہ کو فقط ہم سات آدمیون نے ۹ بجے
کہانا کہایا اور باقی تمام اہل جہاز پہلے ہی کہا چکے تھے۔
برنڈسی سے یہان تک ۳۰ سو اسی میل آئے۔ پی اینڈ او کمپنی

کے جہاز مین ہر ایک طرح کی تاکید رہتی ہے کہ کہانا
سب ایک ہی جگہہ کہائین۔ علحدہ علحدہ نہین دیا
جاتا۔ اگر بہت ہی ضرورت ہو تو اوسی ایک باورچیخانہ
مین پکایا جاتا ہے۔ اِس قسم کی بہت سی باتون کی تاکید
رہتی ہے۔ اِس جہاز پر ہمارا باورچی خانہ الگ ہے
جہان چاہین کہانا کہانے دیتے ہین۔ ایسا آرام کسی جہاز
مین نہین دیکہا گیا۔ دو صندوق میرے بہت شکستہ
ہو گئے تھے بہت جلد درست ہو گئے۔ برنڈسی سے
الگزنڈریہ ۸ سو پچیس میل ہے جہاز کے اطراف کی کشتیون
پر ۹ بجے پردے چڑہا رہے تھے دریافت سے معلوم
ہوا کہ ہر ہفتے مین ایک بار آزماتے ہین کہ ضرورت
کے وقت کسی طرح کی دقت نہو تمام جہاز پر یہی پردے
چڑہا رہے ہین۔ کیپٹن فریزر نے اپنی ایک عکسی

تصویر دی اور میری تصویر کے واسطے درخواست کی
ایک قلم طلائی اور ایک مہر طلائی معہ فوٹو کے اونکو
دیا گیا۔ آج ساڑھے ۴ بجے کے بعد ایک جزیرہ نظر
آیا اوس کا نام کریٹ یا کنڈیا ہے وہ ۴۸ لیگ لمبا
اور دس لیگ چوڑا ہے یہہ جگہہ کوہستان کی ہے
لیکن میوہ وغیرہ بہت پیدا ہوتے ہین اور کسی قسم
کی ندی نہین ہے مگر پانی پہاڑ سے گرتا ہے اور سب
کام آتا ہے۔ ہوا بہت صاف ہے۔ ڈسمبر اور جنوری
مین بارش ہوتی ہے برف نہین جمتا۔ ترکاری بہت
ہوتی ہے اور اطراف مین میوہ جات کے درخت
اور بادام و زیتون و گلاب وغیرہ کے بہت درخت
ہین۔ سوائے اسکے وہان ریشم اور روی کی پیداوار
ہے۔ اول یہہ استنبول کے ماتحت بہت بدعملی کیساتھہ

تہا اور عیسائیون سے کشت وخون ہوا کرتا تہا جس کا نتیجہ ۱۸۲۱ء عیسوی مین یہہ ہوا کہ اون لوگون نے مصر کے والیسرائے پر حملہ کیا لیکن محمد علے پاشاہ کے طرف سے کمک پہونچنے سے پہر مطیع ہوگیا اور انگریز لوگ وہان سے چلے گئے اب وہ جگہہ یونان کے ماتحت ہے لیکن اس وقت تک اہل روم کے ساتہہ نزاع جاری ہے۔ ۱۸۳۸ء عیسوی مین آبادی ایک لاکہہ ترپن ہزار تہی اسکے سوا ۴ ہزار اسپانی اور عربون کی جمعیت تہی اور اطراف مین اسکے یونانی لوگ ایک لاکہہ اور ترکی ۲۷ ہزار تہے۔ یقین ہے کہ اب شمار بڑہ گیا ہوگا اس ملک سے تیل دوسری جگہہ زیادہ جاتا ہے۔ اسکے سوا صابون اور شہد موم اور منقے بادام اخروٹ وغیرہ بہی جاتے ہین۔

۶ جولائی مطابق ۴ شوال روز چہارشنبہ

آج صبح کو ایک جہاز مسمی گوالیار لندن کا میل لے گیا یہہ وہی جہاز تہا کہ ایک ہفتہ پیشتر واپس ہونے کے واسطے مقرر ہوا تہا۔ تہوڑی دیر کے بعد ایک فرانسیسی جہاز جاتا ہوا نظر آیا۔ ایک صاحب اسٹنٹ کلکٹر اور ایک صاحب جالندہر کے کمشنر مسمی کرنل گارڈن بہی اسی جہاز مین ہمسفر ہین۔ شب کو ڈک پر کہانا ہوا بہ نسبت دو روز کے شب کو پانی کو جوش ہے اور دہوپ مین حدت ہے۔ آج سب صاحبون کو ہندوستانی کہانے کی آخری دعوت ہے۔ رات سے جہاز کو ہل چل ہے بعض طبیعتین سست معلوم ہوتی ہین لیکن فضل خدا سے مجہے کچہہ اثر نہین ہے۔ انشاء اللہ تعالے پانچ بجے الگزنڈریہ پہونچین گے۔ وہان سے

۹ بجے ریل سویز کی طرف جائے گی۔ ساڑہے سات بجے مقام مذکور مین پہنچینگے۔ بعد اسکے پار کے قریب جانا ہوگا۔ ۱۱ بجے سے ۱۲ تک اسقدر جہاز کو تزلزل رہا کہ بہت سے لوگون کو چکر آگیا اور اکثر انگریزین گرتے نظر آئے ۲ بجے کے بعد ہوا موافق ہوئی۔ جہاز کے کپتان ہمیشہ دل بہلانے کے لئے بہت سی کتابین اور اخبارات لا دیا کرتے ہین۔ جہاز کا ڈاکٹر بہی مسمی جی ڈیوس بہت اچہا شخص ہے۔ ہمارے ڈاکٹر سے اوسکی ملاقات کرائی گئی۔ شب گذشتہ کو دریافت کیا گیا کہ دریا یہان کس قدر عمیق ہے معلوم ہوا کہ ۶ ہزار فٹ سے زیادہ ہے۔

۷ جولائی مطابق ۱۵ شوال روز پنجشنبہ

شب گذشتہ جہاز کو بہت تنزلزل رہا۔ بدخوابی
بہت ہوی۔

۶ بجے جہاز ہاربر مین پہونچا۔ فی الفور اُترے
ریل کی روانگی مین چونکہ بہت عرصہ تہا۔ تہوڑی دیر
مین تمام بازار وغیرہ دیکہہ لیا گیا۔
پہلے ہی اِس مقام کا کچہہ تہوڑا سا ذکر لکہا جا چکا ہے
الگزنڈریہ سے دو کرسیان جہاز کے واسطے
خریدی گئین۔ الگزنڈریہ سے ۹ بجے روانہ ہوکر
شام کو سات بجے سویز مین داخل ہوئے راستے مین
اکثر گرمی بہت ہوتی ہے اور ریل مین اس قدر گرد
بہر جاتی ہے کہ جس کا بیان نہین۔ اِس جوار مین
تربوز وخربوزے بہت کثرت سے ہوتے ہین
یہان سے ایک خط رجسٹر کیپٹن سدرلند صاحب

کو لکھا گیا۔

۸ جولائی مطابق ۱۶ شوال روز جمعہ

شب کو ۹ بجے کشتی مین سوار ہوکر دس بجے پشاور جہاز مین داخل ہوئے۔ ڈاک کے آنے مین بہت عرصہ ہوا۔ اِس وجہ سے ایک بجے شب کو جہاز کا لنگر اوٹھا۔ یہہ جہاز نہایت آراستہ اور عمدہ ہے۔ مسافر اِس جہاز مین بہت کم ہین شمالی ہوا ہونے کی وجہ سے جہاز کو تکان بالکل نہین ہے۔ طلوع اور غروب مین لندن کے بہ نسبت دو گھنٹے ۱۵ منٹ کا فرق ہوگیا ہے یعنے گھڑی زیادہ ہوگئی ہے جہاز کے کپتان کا نام مولٹ ہے اور بہت اچھا مزاج ہے۔ ہمیشہ خندہ پیشانی رہتا ہے۔ دور سے کچھہ شباہت سرا سٹورٹ بیلی

سے ملتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ ۹ بجے سب
لوگون نے حاضری کہائی۔ لیکن لوگونکا وقت وہی
دس بجے مقرر رہے۔ کمال خان جمعدار اور غلام جیلانی
خان بہی اسی جہاز مین تھے۔ شب گذشتہ کو اسٹیشن
پر ملے۔ معلوم ہوا کہ ایک ہفتے سے مصر مین مقیم
تھے۔ جمعدار کمال خان ایک بہت بڑا کتّا لندن سے
لائے ہین۔ نہین معلوم کہ ریڈسی کی حرارت
کا کیونکر متحمل ہوگا۔

تمام دن بہت اچہی طرح گذرا۔ مغرب کے قریب
گرمی معلوم ہوئی سے فی الفور پردے اوتار دئے گئے
نو بجے ہوا مخالف جہاز کے بہت زور سے چلی لیکن
جہاز کو نقصان نہین ہوا کہ کیبن مین گرمی معلوم ہوئی
لیکن ڈگ پر اچہی ہوا تہی۔

۹ جولائی مطابق ۱۷ شوال روز شنبہ

آج صبح سے کسیقدر گرمی ہے۔ چھوٹے چھوٹے ٹکرے
ابر کے آسمان پر نظر آتے ہین دس بجے کے قریب
سے ایک ٹکڑہ ایک سو ایکس میل پر داہنی جانب
نظر آتا رہا تمام روز گرمی رہی اور تہوڑی تہوڑی
ہوا بہی چلتی رہی۔ اکثر لوگ کہتے ہین کہ مقام بیرن
سے ہوا شروع ہو گئی۔ وہان سے راستہ عرلف
ہے چاہئے تہا کہ وہان زیادہ گرمی ہوتی۔ اون لوگون
کو شاید ہمیشہ کا تجربہ ہے۔ اکثر شطرنج کا شغل دن
گزارنے کے واسطے رہتا ہے۔ اکثر یورپین
بیانو اور ڈرل بجاتے ہین۔ آج غلام جیلانی اور
کمال خان جمعدار ہی دس بجے کے کہانے پر تہے
اِس جہاز پر مسلمان قوم میمن وغیرہ سے پردے

وغیرہ کے کام پر بہت نوکر لوگ انگریزون کے
برابر بلکہ اون سے زیادہ محنت سے کام کرتے ہین۔

۱۰ جولائی مطابق ۱۸ شوال روز یکشنبہ

کو گرمی بہت تہی کیبنون مین ۹۰ درجے اور ڈک پر
۸۵ درجے تہی۔ اکثر وقت گذارنے کے لئے یورپین
لوگ پیانو وغیرہ کا شغل رکہتے ہین رات کی گرمی
کی تکلیف سے لوگ بہت بیقرار نظر آئے اور گرمی
کی بہت شکایت کرتے رہے۔ دس بجے کے بعد
سے سمندر کو کسیقدر جوش ہوا اور تہوڑی
ہوا بہی چلی۔ غلیظ ابر ہر سمت سے آسمان پر چہایا ہوا
ہے۔ ساڑہے دس بجے انگریزون نے اپنی نماز
ادا کی۔ ۲ بجے کے قریب ہوا پیچہے کی ہوگئی۔ جہاز
بدستور چلتا ہے تکان زیادہ نہین معلوم ہوتی ہے

اِس جہاز مین بجلی کی روشنی گیارہ بجے تک رہتی
ہے اور کسی جہاز مین بجلی کی روشنی دیکہنے مین
نہین آئی معلوم ہوا کہ یہہ اب کے مرتبہ چین کو جائیگا۔

۱۱ء جولائی مطابق ۱۹ء شوال روز دوشنبہ

شب کو بہت گرمی تہی ڈک پر کچہہ آرام تہا تمام یورپین
ڈک پر سوتے ہین۔ ابر آنے سے بہت ہی گرمی معلوم
ہوتی ہے قریب مین جانور بہت نظر آتے ہین
شب کو ایک دو جہاز بائین طرف کو نظر آئے ٹہیک
نہین معلوم ہوا کہ کہان جاتے ہین ایک آدمی جہاز
کا ملازم مسمی عبد الرزاق اِسی جہاز مین ہے چند
سال کے پیشتر میرے علاقے مین دین اسلام
سے مشرف ہوا تہا۔ سب نوکرون کا یہان صدر ہے
ڈک پر پہلی شب نو اور دس کے درمیان ۹۱ درجہ

گرمی تہی۔ حاضری کے وقت بہ سبب گرمی کے چہرے
پر مسکہ نہین آسکتا تہا نہایت گرمی تہی۔ ۲ بجے بائین
طرف پہاڑ بہت قریب نظر آئے۔ یوروپین کہتے
ہین کہ آج کل گرمی بہت کم ہے ہمیشہ اس سے دوچند
رہا کرتی ہے بعض لوگ کہتے ہین کہ ۸ بجے رات
سے سرد ہوا شروع ہوگی۔ صبح کو ۶ بجے کے جہاز
مقام عدن مین داخل ہوگا ۶ گہنٹے وہان لنگرانداز
رہیگا اور بعد اوسکے ممبئی کو روانہ ہوگا۔ اس
جہاز مین اول درجے کے کیابن ۷۵ اور پاسنجر
۱۴۰ ہین۔ اور دوم درجے کے کیابن ۱۶ پاسنجر
۴۰ ہین۔

۲۱ جولائی مطابق [illegible] شوال روز سہ شنبہ

کل مغرب کو ایسی گرمی تہی کہ تہرمامیٹر دیکہنے کا خیال

نہین رہا خیر عنایت الٰہی سے چند قطرے بارش ہوئی
ساڑھے ۸ بجے کے قریب بیرن کا لیٹ ہوس
نظر آیا اکثر یورو پین بہت خوشی سے دکہلاتے
تھے تہوڑی دیر کے بعد ہوا کا بہت زور ہوا۔ چاہیئے
تہا کہ دو اور لیٹ ہوس نظر آتے لیکن نظر نہین آئے
ہر چند سگنل وغیرہ سے بہت کچہہ اشارے
کئے۔ لیکن کچہہ ٹہیک نہین معلوم ہوا۔ اس وجہ
سے جہاز کو چند منٹ کے لئے روک دیا۔ بعد
اسکے موافق عادت کے پہر جہاز چلنا شروع
ہوا اگر دو لیٹ نظر آتے تو درمیان سے جہاز
کا گذر ہوتا۔ کپتن کے خیال مین آیا کہ شاید ایک لیٹ
ہوس شکستہ ہوگیا ہے اور راستہ فقط ایک میل
بہت کم عریض ہے۔ اسوجہ سے جہاز بہت بہیر

کے راستہ سے لیگئے عدن مین ٹہیک ۶ بجے
جہاز داخل ہوا الفضلہ تعالےٰ دو خط (ایک راجہ
گردہاری پرشاد اور دوسرا کرنل مارشل کا) وصول
ہوئے۔ کچہہ ضروری چیزین خریدنے کے لئے
ڈاکٹر اور غلام محمدؐ اور غوث خان کو کنارے
پر روانہ کیا۔ ایک پارسی جہاز پر آیا کہ جو کچہہ منظور
ہو مجہہ سے فرمایش کیجے۔ مین روانہ کیا کرون گا
کشتیون مین عرب کے بچون نے آکر شور و
غل مچانا شروع کیا۔ اب تک گرمی بہت ہے
فقط شب کو تہوڑی دیر تک سرد ہوا چلتی رہی تہی
سوا چہہ بجے ڈاک کی کشتی داخل ہوکر عدن کو روانہ
ہوئی۔ اس جہاز پر زیادہ سوداگرون کو نہین آنے
دیتے ہین۔ لیکن یہہ عربون کے بچے ایسے شریر

ہین کہ اگر کوئی رسّی جہاز کی لٹکتی اونکو مل گئی تو اُس
سے لٹک کر فوراً جہاز پر آجاتے ہین کوئی جگہ
باقی نہین رہتی جہان وہ نہین جاتے جہاز مین کوئلہ
تمام ہوگیا تہا اِس وجہ سے بہت ساکوئلہ لے لیا گیا
جہاز کے نوکرون نے جو بہت سے تربوز جہاز
مین خرید کر رکہے تہے اونہین عربون کے
بچون کے ہاتہہ فروخت کرڈالا اکثر یورپین
شتر مرغ کے بیضے مقام مذکور سے خرید کرلائے
ہمارے نوکرون نے صرف ترکاری اور پان وغیرہ
خرید کیا زیادہ ضرورت گوسفندون کی تہی۔ مگر
معلوم ہوا کہ اِن ایام مین عمدہ نہین ملتے ہین۔ جہاز
ٹہیک سات منٹ کم ۱۱ بجے بمبئی کی طرف روانہ
ہوا۔ پاو گہنٹے کے بعد مخالف ہوا شروع ہوی مغرب

کے قریب تک بہت تکان رہی۔ ۹ بجے کے بعد
تکان کم ہو گئی۔ بعض کہتے ہین کہ تین بجے یا ۶ بجے پہر
تکان شروع ہو گی لیکن فضل خدا سے نہین ہوئی
سر مغرب سیڑہی اور کشتیون کو مضبوط باندہ دیا۔

۱۳ جولائی مطابق ۲۱ شوال روز چہارشنبہ

شب کو آرام رہا لیکن ڈائیننگ روم مین بہت گرمی تہی
اسوجہ سے کہانا مین نے ڈک پر کہایا۔ اسوقت ۸ بجے
ہین تکان نہین ہے۔ ابر ہے ہوا مین سردی نہین
ہے۔ اکثر جہاز کے لوگ بیان کرتے ہین کہ ایک
روز کے بعد ہوا وغیرہ بہت زیادہ ہو گی ہمکو خداوند
کریم سے قوی امید ہے کہ اپنے فضل و کرم سے بیڑا
پار کر دے گا۔ شب کو کیابن مین سویا اِس خیال سے
کہ نہین معلوم کہ کس وقت ضرورت جلد نیچے جانیکی ہو

اگرچہ گرمی بہت تہی تہوڑی ہوا بہی آرہی تہی
اکثر صبح کو ۴ بجے سے جہاز کو ایسا صاف کرتے
ہین کہ ہمارے کارخانون مین گاڑیون کو بہی اتنا
صاف نہین کرتے ۔ کل ۱۲ بجے سے آج ۱۲ بجے تک
جہاز ۲۷۳ میل چلا ہے ۔ ۱۱ بجے سے جہاز کو زیادہ
تزلزل ہے ۔ ڈک پر چلا نہین جاتا بہت دقت معلوم
ہوتی ہے ۔ اکثر آدمیون کا چکّر سے بہت بُرا حال ہو رہا
ہے ۔ اِس وقت بہت سے لوگ روبرو میرے ڈگ
پر بدحال نظر آتے ہین ۔ دو کمسٹر ابہی بحث کر رہے
تھے کہ جہاز کو کل زیادہ لگان نہین ہوگا اسلئے کہ ہوا
داہنے طرف سے چلے گی ڈک پر پانی آئے گا
ویسا ہی ہوا کہ ڈک کے تمام کپڑا بن تر ہو گئے ۔

۲۴ جولائی مطابق ۲۲ شوال روز پنجشنبہ

شب کو اس قدر تکان رہی کہ بیان نہیں کیا جاتا
تمام رات گو سفند گائے اور بطخ نہایت چلاتے رہے
جہاز کی حرکت سے جب جانوروں کا یہ حال ہو تو ہم سب بیچاروں
کا کیا حال ہو گا۔ خیر سب کو تکلیف ہے لیکن عنایت
الٰہی سے مجھے کچھ اثر نہیں معلوم ہوتا ہے۔ ڈگ
سے کئی گز پانی اونچا ہوتا ہے۔ اس وقت دو
بجے ہیں۔ لیکن دس بجے سے جو حال ہے وہی تکلیف
سب کو ہے ہم لوگ چکر کی تکلیف بالکل برداشت
نہیں کر سکتے ہرچند کہ کیبنوں میں جا کر سب کو کھانا
کھانے کی بہت تاکید کرتا ہوں اس لئے کہ ایسی
حالت میں بھوکا رہنا منع ہے مگر وہ سب مجبور ہیں اور لیٹے
کچھ نہیں ہو سکتا۔ میز کا یہ حال ہے کہ باوجود
لکڑی کے چوکھٹے وغیرہ رکھنے کے سب برتن

تلے اوپر ہوئے جاتے ہین۔ سب لوگ شب کو کیابن
مین سوئے۔ سب سے برا حال دوساجی کا ہے۔ ہرایک
حال لکہنے سے بہت طول ہوتا ہے۔ جہاز کے کپتان کہتے
ہین کہ انشاء اللہ تعالے ۲۵ تاریخ روز یکشنبہ کو بمبئی
مین دوپہر کو جہاز پہونچے گا۔ ہم کو پہلا سفر ہے
تکلیف ہونی ضرور ہے لیکن جو لوگ ہمیشہ سفر کرتے
ہین اون کی مزاج بہی خراب ہین۔ شب کو چند جانور ہوا
کے خوف سے جہاز پر آگئے تھے۔

۱۵ جولای مطابق ۲۳ شوال روز جمعہ

شب کو بہ نسبت شب گذشتہ کے ہوا کا زور کسیقدر
کم تہا۔ تین نئے ملازم جہاز والون مین سے پنکہے چلنے
کے واسطے بمبئی تک نوکر رکہنے پڑے اسلیے کہ تمام
شب کیابن مین پنکہا چلتے ہین جس کی وجہ سے بڑا آرام

رہتا ہے۔ کل کے روز گھڑی ۲۵ منٹ زیادہ ہوی
تھی آج اور ۲۳ منٹ کرنی پڑی۔ پرسون ۱۲ بجے سے
کل ۱۲ بجے تک ۲۲۳ میل جہاز چلا۔ آج ہم لوگ اچھے
نظر آتے ہین کسیکو زیادہ تکلیف نہین ہے تموج
کسیقدر کم ہے اور کچھہ عادت بھی ہو گئی ہے۔ پانچ
روز کا عرصہ ہوا کہ کمال خان جمعدار نے ایک
چھڑی مجھے اور ایک دو ساجی کو اور ایک برنجی مہر
معہ نگ کے غوث خان کو تحفے کے طور پر دی شب
کو ڈک پر کھانا ہوا ڈائننگ روم مین گرمی بہت
رہتی ہے لوگ کہتے ہین کہ میل کا جہاز آج ملے گا
اگر دن کو ملا تو نظر آئے گا اور اگر شب کو گیا تو معلوم
نہ ہو گا۔ کل ۱۲ بجے سے آج ۱۲ بجے تک ۲۳۴ میل
جہاز چلا۔ ابر کل شب سے بہت ہے لیکن بفضلہ تعالےٰ

بارش نہین ہوئی ہوا بھی موافق ہے جہاز پر پردے
دو تین روز سے برابر چڑھے ہوے ہین اوتارے
نہین گئے ہوا مین سردی زیادہ نہین ہے
لیکن تلاطم اتبک ویسا ہی ہے۔

۱۶ جولائی مطابق ۱۴ شوال روز شنبہ
کل سر مغرب خفیف سے بارش ہوئی چہت لگادے
جہاز کو شب مین کبہی کم کبہی زیادہ تزلزل رہا
اکثر طلوع قمر کے پیشتر پانی کو تلاطم زیادہ
رہتا ہے۔ اسوجہ سے تین بجے زیادہ تھا
صبح کو اکثر پردار مچھلیان جہاز پر آتی ہین
جنکو جہاز کے بلیان پکڑ کر کہاتے ہین۔ اب
اسیوقت ۸ بجے ہین ڈک پر پانی آرہا ہے
ابر ہے آفتاب نظر نہین آتا ہے دو گہنٹے سے تہوڑی

تہوڑی باریک بوندین ہین اور پہر موقوف ہوجاتی ہین جہاز پر ایک لاٹری ہوئی کہ آجتک مین جہاز کتنا چلا چندے مین ۲۰ روپئے جمع ہوے یہہ لاٹری کو جہاز کے ڈاکٹر نے جیتی یہان سے بمبئی ۲۳۴ میل ہے انشا اللہ تعالے کل ۱۲ بجے اپالو بندر پر پہونچین گے اسوقت تین بجے ہین ہوا بہت موافق ہے لیکن جہاز کو تزلزل ہے جہاز کے سفر کے واسطے جو چیز لازم ہے وہ آیندہ لکہی جائیگی لیکن پختہ رائے ہے کہ بارش کے ایام مین جہاز کا سفر خطرناک ہے بغیر اشد ضرورت کے بارش کے دنون مین سفر نہ کرے فقط

تمت بالخیر

قطعهٔ تاریخ طبع کتاب من نتایج افکار جناب مولوی سید سجاد علیصاحب نائب معتمد مجلس انتظامی پائیگاه نواب سر آسمانجاه مرحوم و مغفور

گشته هرگاه این صحیفه نو	از دبیر شهیر خوش‌ هنگ است
سال تاریخ شد زروی حجاب	یادگار از امیر رفعت جنگ
	۲۱ ۱۳ ه

ایضاً از نتیجهٔ فکر عالیجناب مولوی ڈاکٹر

شاہ محمد عزیز اللہ صاحب علاقہ فوج باقاعدہ نواب صاحب مرحوم و مغفور

منشئ زیبا خصائل تیجرائے
خوب عمدہ آپنے لکھی کتاب
اتفاقاً فکر مین تاریخ کے
از سر ابجد ہوئی تاریخ طبع

ذی فتوت صاحب ذہن رسا
واہ واصد آفرین صد مرحبا
مصرعۂ تاریخ بہی ہاتہہ آگیا
خوب ہی احوال تاریخی ہوا

۱۹۰۳ ع

تاریخ طبع از رشحات خامہ جناب منشی محمد عبد الحفیظ خان صاحب

رامپوری

طرفہ کارے ست از دانشوری	تیجرائے آن صاحب رائے
وقت ختم طبع این عبدالحفیظ	طالب لطفِ خداوند مجید
از سر بام فلک در عیسوی	ذکرِ خیر آسمانجاہی شنید
	۱۹۰۳ ع

مادۂ تاریخ طبع رقمزدۂ کلک جناب

مولانا مولوی محمدؐ عبدالجلیل صاحب

نعمانی مؤلف تائید ربانی وغیرہ

واوستاد نواب افسر الملک بہادر

کرنل وکمانڈر انچیف افواج وایڈیکانگ

اعلیٰحضرت قدر قدرت حضور پرنور

حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

سوانح عمری نواب آسمانجاہ مرحوم طبع ہوئی
۱۳۲۱ھ

قطعہ تاریخ طبع کتاب ہذا طبعزاد صاحب

طبع وقاد و ذهن نقاد منشی فیض محمد خان

صاحب خوشنویس دار الطبع سرکار عالی

آن صحیفه کز آسمان جاهی / مشتهر شد میان اهل صفا

رشحهٔ خامهٔ دبیرے هست / که بگویند نیّر اے ورا

آن دبیرے که از اصابت رای / بے عدیل و نظیر و بے همتا

آنکه ذی فهم نیک پندارد / دایما راے مستنیرش را

ذات والاش از تکلف پاک / در ولا نیز او حد و یکتا

وانکه در کیش خویش لاثانی / وز ریاؤ تصنع است جدا

باد در پایگاه پایهٔ او / مایهٔ برترین عز و علا

سال طبع صحیفه طبعم گفت / زهے احوال اعظم مرا

١٣٢١ ه



[illegible]مۂ صحیفہ آسمان جاہی

باوجود نہایت اہتمام صحت کاپی و پروف چند غلطیان رہگین جو لازمۂ انسانی ہے لہذا ناظرین سے التماس ہے کہ قبل مطالعۂ کتاب اس غلط نامہ کی روسے کتاب کو صحیح کرلین۔

حصۂ اول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۲	سگرٹری	سکرٹری
۳۷	۱۲	بلگرپ	بلغرپ
۳۸	۴	پائل کہیڑا	بیل کہیڑا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۵۰	۷	رعا	رعایا
۵۶	۸	لارڈرہن	لارڈرپن
۵۷	۱۳	کورنمنٹ	گورنمنٹ
۵۹	۱۳	استرخوان	دسترخوان
۶۸	۱	کبہو	کبہی
۷۰	۱	مشابعت	مشایعت
۷۵	۵	گونیر	گورنر
۷۸	۶	سدرلیڈ	سدرلنڈ
۷۹	۱۲	ڈنڈلرکاسٹل	ڈنڈسرکیاسٹل
۸۳	۷	نارتھ بروگ	نارتھ بروک

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۸۳	۸	سرئیل	سریل
۸۴	۸	اسکاٹ لیڈ	اسکاٹلنڈ
۹۹	۸	جائے	جائی
۱۱۸	۱۳	اڈمٹریشین	اڈمنسٹریشن
۱۲۷	۱۳	مع سٹ	موسٹ
۲۰۹	۷	دونو	دونون
۲۲۱	۴	اپنی	اسکی
۲۲۸	۷	کرائیل	کرانیکل
۲۵۳	۶	پریس	پرنس
۲۷۵	۴	آپ پروانہ	آپ پرپروانہ

غلط نامہ حصہ دوم صحیفہ آسمانجاہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۲۸۵	۴	اوترے تھے	اوتری ہتین
۲۸۷	۷	ڈامی نیکو	دامی نیکو
۲۸۷	۱۲	مشابعت	مشایعت
۳۵۵	۳	بکھگم	بکنگھم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۳۸۲	۵	جبگا	جبکا
۳۸۴	۳	انج	اپج
۳۸۷	۸	چنیوا	جنیوا
[illegible]	۱۲	لنک	ریت
۴۱۰	۴	ٹنکمری	منگمری
۴۱۱	۱۴	آئے	آیا

نوٹ

عالیجناب لالہ تیجرامی صاحب مؤلف کتاب

ہذا نے حق تالیف اس کمپنی کو مرحمت فرما دیا ہے

اور کمپنی ہذا نے حسب ضابطہ اسکی رجسٹری کرادی ہے

لہذا کوئی صاحب قصد طبع نہ فرماویں فقط

ہرپرشاد مادھورام مینیجر و مالک کمپنی